قرآن وحدیث اور جدید طب کی روشنی میں لکھی جانے والی اپنی نوعیت کی منفرد و تحقیقی کتاب

آبِ زم زم اور عجوہ کھجور سے علاج

آبِ زم زم کی کہانی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی زبانی

آبِ زم زم سے روحانی مراتب کا حصول

آبِ زم زم اور عجوہ کھجور سے جسمانی امراض کا علاج

ڈاکٹر محمد اعظم رضا تبسم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آبِ زم زم و عجوہ کھجور سے علاج

تالیف: ڈاکٹر محمد اعظم رضا تبسم

فضائل و فوائد طب نبوی اور جدید سائنسی تحقیق کی روشنی میں

آبِ زم زم و

عجوہ کھجور سے علاج

تالیف:

ڈاکٹر محمد اعظم رضا تبسم

رُمیل ہاؤس آف پبلی کیشنز

نام کتاب	:	آبِ زم زم اور عجوہ کھجور سے علاج
مؤلف	:	ڈاکٹر محمد اعظم رضا تبسم
تعداد کتب	:	1000
موسمِ اشاعت	:	اکتوبر 2014ء
مطبع	:	فیض الاسلام پرنٹرز، راولپنڈی

Rs. 300.00

ادارہ کا مقصد ایسی کتب کی اشاعت کرنا ہے جو تحقیق کے لحاظ سے اعلیٰ معیار کی ہوں۔ اس ادارے کے تحت جو کتب شائع ہوں گی اس کا مقصد کسی کی دل آزاری یا کسی کو نقصان پہنچانا نہیں بلکہ اشاعتی دنیا میں ایک نئی جدت پیدا کرنا ہے۔ جب کوئی مصنف کتاب لکھتا ہے تو اس میں اس کی اپنی تحقیق اور اپنے خیالات شامل ہوتے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ آپ اور ہمارا ادارہ مصنف کے خیالات اور تحقیق سے متفق ہوں۔ اللہ کے فضل و کرم، انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کمپوزنگ، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری احتیاط کی گئی ہے۔ بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہِ کرم مطلع فرمائیں۔ انشاءاللہ اگلے ایڈیشن میں ازالہ کیا جائے گا۔ (ادارہ)

رُمیل ہاؤس آف پبلی کیشنز

اقبال مارکیٹ اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی Ph:051 - 5551519

ڈسٹری بیوٹرز / اشرف بک ایجنسی کمیٹی چوک اقبال روڈ راولپنڈی فون 051-5531610

انتساب

اُم اسماعیل علیہما السلام

حضرت ہاجرہ

کی ان بے آب و گیاہ وادیوں میں کی گئی کوششوں کے نام
جن سے آج ہمیں رُوئے زمین پر مقدس و معطر و افضل پانی

آبِ زم زم

کا تحفہ ملا

اور

اماں ہاجرہ کے صدقے

اپنی والدہ ماجدہ کے نام

فہرست

حرف حرف خوشبو ڈاکٹر محمد اعظم رضا تبسم 19

آبِ زم زم

زم زم کی کہانی حیات اسماعیل کی زبانی 23

آسمانی کتابوں میں زم زم شریف کا ذکر 50

آبِ زم زم کے دیگر اسماء شریف 55

۱۔ سیدۃ 58

۲۔ شراب الابرار 58

۳۔ خیر الماء 59

۴۔ سابق 59

۵۔ سالمۃ 59

۶۔ برۃ 60

۷۔ برکۃ و مبارکۃ 60

۸۔ بشریٰ 60

۹۔ صافیۃ 61

۱۰۔ طاہرۃ 61

۱۱۔طعام الابرار 61
۱۲۔شفاء سقم 62
۱۳۔طعام طعم 62
۱۴۔شباعۃ العیال‘ الشباعۃ 62
۱۵۔الدواء 63
۱۶۔حفیرۃ عبدالمطلب 63
۱۷۔مرویۃ 63
۱۸۔رکضۃ جبرائیلؑ 63
۱۹۔سقاۃ الحجاج 64
۲۰۔حرمیۃ 64
۲۱۔مکتومۃ 64
۲۲۔عاصمۃ 64
۲۳۔عاصمۃ 65
۲۴۔عافیۃ 65
۲۵۔ظلیبۃ 65
۲۶۔ظاہرۃ 65
۲۷۔طیبۃ 65
۲۸۔عونۃ 66
۲۹۔کافۃ 66
۳۰۔غیاث 66
۳۱۔لاتنزف ولا تذم 67

۳۱۔ مضونۃ 67
۳۲۔ مجلیۃ البصر 67
۳۳۔ مغداۃ 68
۳۴۔ معذبۃ 69
۳۵۔ مغذیۃ 69
۳۶۔ نافعہ 69
۳۷۔ میمونۃ 70
۳۸۔ مؤنسۃ 70
۳۹۔ قریۃ النمل، نقرۃ الغراب 70

آب زم زم کے فضائل و اسماء (شعراء کرام کے کلام کی روشنی میں) 72

شاعری میں زم زم کے اسماء 72
ایک دوسرے شاعر کا بیان 74
حضرت فاکہیؒ کے اشعار مبارک 75
حضرت میمورقیؒ کی شاعری میں زم زم کا خوبصورت تذکرہ 76
محمد بن ابی بکرؒ کا قصیدہ 76
برہان الدین القیر اطیؒ کا کلام 77
محمد بن العلیفؒ کا کلام 78
ابن ناصر الدین مشقیؒ کا کلام 79
نجم الدینؒ کا کلام 81
ابراہیم الزمزمیؒ کا کلام 83
احمد بن مصریؒ کا کلام 84

علامہ سیوطیؒ کا کلام 85
ابن علان الصدیقیؒ کا کلام 86
قاضی جمال الدین مالکیؒ کا کلام 87

طب نبوی کی روشنی میں آب زمزم کے فضائل 88

حضرت ابوذر غفاریؓ کا بیان 89
دنیا کا بہترین پانی 90
بیماری کے لیے شفا 90
حضور ﷺ کا زمزم طلب فرمانا 91
مومن اور منافق میں فرق 91
ہادیٔ برحق کا معمول مبارک 92
فتاوی عالمگیری سے ایک مسئلہ 93
حضور ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پیا 93
زم زم نوش کرتے وقت دعا کرنا 93

زم زم کے فوائد 95

ابوذر غفاریؓ کا تذکرہ بزبان مصطفیٰ کریم ﷺ 96
اماں ہاجرہ علیہا السلام کے لیے دعا 97
آب زم زم شفاعت اور معاون 98
زم زم کا پانی اور جہنم کی آگ 98
اہل مکہ کی سبقت کی وجہ 99
گناہوں کی معافی کا نسخہ 101

شاہ روم اور آب زم زم 102

ذلت کا خاتمہ 103

سر درد کا خاتمہ 103

میٹھے پانیوں کا اٹھایا جانا 103

حضور ﷺ کے دل مبارک کا دھویا جانا 103

آب زم زم طبی اور شرعی حیثیت 104

خطاؤں کا ازالہ 105

آب زم زم کے طبی فوائد 105

اخیار کی جائے نماز اور ابرار کا مشروب 105

ہر مرض کی دواء 106

ہر مقصد کا حصول 106

زمین کا افضل اور بدترین پانی 106

سفید لباس والے لوگ 107

زمانہ جاہلیت اور آب زم زم 107

زم زم ضرورت مندوں کے لیے تحفہ 108

سرور دو عالم ﷺ کا قلب اطہر اور زم زم مبارک 108

صلح حدیبیہ اور آب زم زم 112

حضور ﷺ کا زم زم کے لیے خط لکھنا 113

حضور ﷺ کا پسندیدہ مشروب 114

حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کا قول 114

حضرت سعیدؓ بن جبیر کا عمل 114

حضرت مجاہدؒ کا قول 114
حضرت کعبؒ احبار کا قول 115
حضرت عطاءؒ کا قول 115
حمید بن بکرؒ کا قول 116
حضرت عمرو بن دینارؒ کا قول 116
مہمانوں کی مہمان نوازی 116
ایک مستحب عمل 117
دعا کی مقبولیت 117

پانچ اُمور عبادت 118
۱۔ قرآن شریف کی طرف دیکھنا 118
۲۔ کعبہ شریف کی زیارت کرنا 118
۳۔ والدین کے چہرے کی زیارت 119
۴۔ زم زم شریف کو دیکھنا کہ اس سے بھی گناہ جھڑتے ہیں 121
۵۔ عالم دین کے چہرے کی زیارت کرنا 121
زم زم پینے کا سنت طریقہ 121
حضور ﷺ کا معمول مبارک 123
حضور ﷺ کا ایک اور عمل مبارک 123
حضرت معاویہؓ کا عمل مبارک 124
ام معبد رضی اللہ عنہا کا ایک قول 124
حضرت عائشہ صدیقہؓ کا معمول مبارک 125
حضرت کعب احبارؒ کا فعل مبارک 125

مسافر کے بارے میں خصوصی تاکید 125
حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی دعا 126
حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کی دعا 127
امام شافعیؒ کی دعا 127
امام حاکمؒ کی دعا 128
حافظ شہاب الدین عسقلانیؒ کی دعا 128
حافظ ابن الہمامؒ کی دعا 129
سو احادیث سننے کی دعا 129
امام سیوطیؒ کی دعا 130
حضرت رباح بن اسودؓ کا معاملہ 130
امام سفیان ثوریؒ کی حیات مبارکہ کا ایک واقعہ 131
امام وھب منبہؒ کا طریقہ 133
مردوں کا غسل 133
دوات میں آب زم زم کی برکت 134
ٹھاٹھیں مارتا سمندر 134
ماءِ زم زم پھوڑے پھنسی کا خاتمہ 134
امام احمد بن حنبلؒ کا انداز 135
فالج سے شفاء یابی 136
بخار کا علاج 137
حضرت اسماءؓ بنت ابی بکرؓ کا معمول 138
بخار کے متعلق فرمان ذیشان ﷺ 138

ایک افریقی کا بیان 139
تاریخ مکہ کی ایک روایت 139
حضرت وہب بن منبہؒ کا بیان 139
فرات اور نیل سے زیادہ میٹھا پانی........................ 140
حضرت عبدالمطلب کے زمانے کی بات........................ 141
بینائی لوٹ آئی 141
قیامت کے دن کی پیاس سے آزادی........................ 142
علم نافع کی طلب 143

شفاء کامل نصیب ہوئی 144

تاتاری قاضی کا ذاتی مشاہدہ و تجربہ........................ 144
سید نظام علی شاہ اور جمعہ شریف........................ 146

زم زم پر سائنسی تحقیقات........................ 148

مصری اور پاکستانی سائنسدانوں کی زم زم پر سائنسی تحقیق........................ 148
مصری سائنسدانوں کی تحقیق 149
میگنیشیم سلفیٹ 151
سوڈیم سلفیٹ 151
سوڈیم کلورائیڈ........................ 152
کیلشیم کاربونیٹ 153
ہائیڈروجن سلفائیڈ........................ 153
پوٹاشیم نائٹریٹ........................ 154

پروفیسر ڈاکٹر غلام قریشی کی تحقیق 155
میاں نذیر احمد کی رپورٹ 155
ڈاکٹر عبدالمنان اور ابوسمن کی تحقیق 156
زم زم کا دیگر پانیوں سے موازنہ 157
زم زم شریف ایک طائرانہ جائزہ 160
مآخذ ومراجع 165

کھجور

کھجور 167
قرآنی نام 167
قرآنی آیات بسلسلہ کھجور 168
کھجور کی قسموں اور گھٹلیوں کی تفصیل 176
کھجور کے نباتاتی نام 177
سائنس اور کھجور کا درخت 178
کھجور اور غذائیت 179
شجر کاری کی اسلام میں ایک مثال 180
کھجور کے طبی فوائد 181
سات کھجوریں کھانے کی تلقین 182
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل مبارک 182
کھجور کھانے سے منع فرمانا 182
حضرت مریم اور کھجور کا تذکرہ 183
نخلستان کا بادشاہ 183

اہم معلومات 183
حسن کا نشان اور ادیب و شاعر 184
کھجور کی پیداوار 185
بیماریوں کا علاج 187
ہر بیماری کی شفا 187
وقت زچگی کھجور کا استعمال 188
پروٹین کی کمی کی دوری 188
خون کی کمی کا خاتمہ 188
دل کے لیے نبوی تحفہ 188
دل کا پہلا دورہ تاریخ میں 189
ام الامراض کا علاج 189
پیٹ کے مسائل 189
معدہ کی درستگی کا نایاب نسخہ 190
جسمانی کمزوری کا علاج 190
اسہال کے لیے مفید نسخہ 190
پیٹ کی تیزابیت کا خاتمہ 190
کوڑھ کا علاج 191
مردانہ بانجھ پن کا خاتمہ 191
تین امراض سے شفاء 191
دانتوں کی بیماریوں کا علاج 192
بواسیر کے مرض کا خاتمہ 192

بہتا خون بند کیا جا سکتا ہے 192
بلغم کا خاتمہ 192
عمل تنفس کے امراض کا خاتمہ 193
عجوہ میں جنون سے شفا ہے 193
دمہ کا خاتمہ 193
یادداشت کی کمزوری کا علاج 193
عجوہ میں دوران سر سے شفا 194
اعصابی کمزوری کا علاج 194

عجوہ کھجور کے فضائل 195

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب ترین کھجور 195
جنت کا پھل 195
زہر اور سحر کا خاتمہ 195
حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کاشت کردہ درخت 196
عجوہ کھجور کی تاثیر سحر و زہر سے حفاظت 196
عمدہ کھجور 196
کئی قسم کے زہر کا علاج 196
وحی کے ذریعے خبر ہونا 197
علامہ ابن اثیری کا قول 197
سات کے عدد میں حکمت 197
حافظ ابن حجر کا قول 198
امام نووی کا قول 198

سات کے عدد میں عجیب نقطہ 198
سات عدد کے متعلق علامہ ابن قیمؒ کی تحریر 199
عجوہ میں شفاء 201
عالیہ کی عجوہ میں شفا 201
عجوہ میں دوران سر سے شفا 202
عجوہ کی دائمی خاصیت 202
قلب کے مرض کی شفا عجوہ کے ذریعہ 202
عجوہ میں جنون سے شفا ہے 203
عجوہ جنت کی کھجور ہے 203
عجوہ جنت کا میوہ ہے 204
جنت کی تین چیزیں 205
حدیث کا مفہوم 205
عجوہ حضور ﷺ کا محبوب پھل 206

حرف حرف خوشبو

مولای صل وسلم دائما ابدا
علی حبیبك خیر الخلق كلهم
امن تذكر جیران بذی سلم
مزجت دمعاجری من مقله بدم
(صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وبارک وسلم)

شبِ معراج حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور نبی کریم ﷺ کو ایک سرزمین پر لے کر اترے جہاں بے شمار کھجوروں کے باغات تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے دریافت کیا اے جبرائیل یہ کون سی سرزمین ہے تو جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا یہ طیبہ ہے اور ہجرت کے بعد یہ ہی آپ کی قیام گاہ ہوگی۔

خاکِ طیبہ از دوعالم خوشتر است
آبِ خنک شہرے کہ آں جا دلبر است

ایک بات تو برحق ہے کہ جس چیز کا تعلق اللہ کے نبی سے ہو گیا وہ ایک لازوال عظمت کی حامل ہوگئی اس کی عزت و عظمت میں اضافہ ہوگیا یہ نسبت ان کے لیے مقامِ عروج ثابت ہوئی۔ ویسے بھی نسبت کا معاملہ کچھ الگ سے ہوتا ہے جسے ادنیٰ کی نسبت اعلیٰ سے ہو جائے تو وہ ادنیٰ نہیں رہتی۔ بُرے کی نسبت اچھے سے ہو جائے تو وہ بری نہیں رہتی جیسے عطر فروش کی دکان میں بار بار جانے والے کے بدن سے بھی خوشبو آنے لگتی ہے اور کوئلے کی بھٹی پر جانے والے یا اس کے پاس سے

گزرنے والے سے بُو۔ اگرچہ انہوں نے عطر دان یا کوئلہ کو چھوا نہ بھی ہو۔ نسبت کا معاملہ کپڑے کی مثال میں ہے کہ جب اس کا تعلق قرآن سے بحیثیت غلاف کے ہو جاتا ہے تو وہ اعلیٰ ہوتا ہے اسے چوما جانے لگتا ہے ایسے ہی کپڑے سے اپنا تن بھی ڈھانپا جائے تو اس کو وہ مقام حاصل نہیں ہوتا۔

کھجور حضور ﷺ کا پسندیدہ پھل تھا پھر عجوہ کھجور کو تو جو مقام حاصل ہے وہ نسبت مصطفیٰ ﷺ کی برکت کا ہی نتیجہ ہے آج جب بھی کھجور کا نام لیا جاتا ہے تو ترجیح عجوہ کو دی جاتی ہے اس کی وجہ بھی تو آخر یہ ہے کہ محبت کا عنصر ہی ایسا ہے کہ محبوب کی جس شے سے نسبت ہو وہ شے بھی محبوب ہو جاتی ہے۔ آج جو شخص بھی سعودیہ کی سرزمین سے واپس لوٹتا ہے اس کا تحفہ میں عجوہ کھجور کا دینا اور دوسرے احباب کا اس تحفہ کی طلب رکھنا اور قبول کرنا اسی لیے زیادہ پسندیدہ ہے کہ اس کی نسبت بھی محبوب سے ہے۔

یوں تو کھجوریں ساری دنیا میں کسی نہ کسی طرح پائی جاتی ہیں مگر شہر خنک کی کھجور اپنا مقام آپ رکھتی ہے۔

تاجدار کائنات ﷺ نے فرمایا:

"من تصبح كل يوم سبع تمرات عجوة، لم يضره في ذلك اليوم سم ولا سحر"

"جو شخص ہر صبح سات عجوہ کھجوریں کھائے گا اس دن اس پر کسی زہر اور جادو کا اثر نہیں ہوگا۔"

یہ نسبت محبوب کا ہی فیضان ہے بلکہ یہ تو ایک اشارہ ہے آج طبِ نبوی ہی نہیں جدید سائنس بھی اور حکماء و اطباء بھی اس بات کی خوب تصدیق کر چکے ہیں اس کھجور کے فضائل پر پوری پوری کتابیں شائع ہو چکی ہیں اس کی فضیلت کا ایک مقام اماں مریم علیہا السلام کی زندگی کے ساتھ بھی قرآن میں ذکر کیا گیا ہے۔

کتاب ہذا میں راقم نے بھرپور کوششیں کی اور تحقیق کے ساتھ کھجور کے نام، پیدائش، فوائد و فضائل میں سے ہر ایک کا الگ باب باندھا ہے۔

کتاب ہذا کا دوسرا باب حضور ﷺ کے جد امجد حضرت اسماعیل علیہ السلام سے جڑے ایک تاریخی واقعہ کی یاد سے وابستہ ہے جو حرم شریف کا ایک تحفہ ہے جسے آب زم زم کہا جاتا ہے۔ آج بہت سی فوڈز کمپنیوں نے بہت سی خاصیتوں اور غذائیت سے بھرپور خوش ذائقہ پانی تیار کر لیے ہیں جن کی اشتہار بازی میں بھی کسی قسم کی کمی نہیں چھوڑی جاتی مگر رُوئے زمین پر آبِ زم زم ایک ایسا پانی ہے جس کی ایڈورٹائزنگ نہیں کی گئی نہ ہی اسے کسی کمپنی نے تیار کیا ہے بلکہ آج کی سائنس اس کی غذائیت، اس کے فوائد و فضائل پر تحقیق کر کے حیرت میں مبتلا ہے کہ مسلمان جس پانی کو استعمال کر رہے ہیں یہ اس بات کی دلیل بنتا ہے کہ اس کا کوئی خاص خالق ہے۔ انہیں نسبت کی بات کون سمجھائے کہ جناب یہ تو اللہ کریم عزوجل کی وہ نعمت ہے جس نے ایک ماں کی تڑپتی پریشان ممتا کو بطور تحفہ عنایت فرمایا تھا۔ اس کا تعلق اس وقت کے پیغمبر اسماعیلؑ کی ایڑیوں سے ہے اس کے لیے جبرائیل انجینئر مقرر کیے گئے یہ محبت اور قربت خداوندی کی وہ علامتی باتیں ہیں جس کے سر کو نہاں کرنے کے لیے تمہارا لا الہ الا اللہ کے دائرے میں داخل ہونا ضروری ہے اور جب تم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار باللسان کے بعد تصدیق بالقلب والا مرتبہ پا لو گے تو یہ راز تمہاری صداقت سے بھرپور جستجو کے آگے خود افشاء ہو جائیں گے۔

حجاج یا عمرہ کرنے والے جب مکہ مدینہ کی سرزمین سے لوٹتے ہیں اور اپنے عزیز و اقارب کے لیے یہ دو تحفے لے کر آتے ہیں تو میں نے ان دو تحفوں کو بہت ہی محبت والا پایا ہے میرے ذاتی مشاہدات میں یہ بات آئی ہے کہ ویسے بھی تحفہ دینے سے محبت بڑھتی ہے مگر ان دو تحفوں سے تو کینہ، حسد اور نفرت جیسی بیماریوں کا صفایا بھی ہو جاتا ہے اور محبت کے ساتھ ساتھ قربت بھی بڑھتی ہے۔

کتاب ہذا میں ''آبِ زم زم'' کی تاریخ، نام، فوائد، فضائل اور طب نبوی ﷺ کو الگ الگ موضوعات کے نام سے تفصیلی طور پر بیان کر دیا ہے۔ یہ ہی نہیں اہلِ ادب کے ذوق کو بھی سلامت رکھنے کے لیے آبِ زم زم کے فضائل پر لکھے گئے اشعار کو مع ترجمہ ذکر کیا ہے۔ اب آخر میں جہاں اس کتاب کی مقبولیت کی دعا کروں گا وہاں میں سمجھتا ہوں کہ اس شخص کا تذکرہ نہ کرنا خیانت ہو گا جس کی وجہ سے مجھے ان دو تحفوں سے بے حد محبت ہو گئی۔ پیارے بھائی میاں جواد رسول (ایگزیکٹو، پروگریسو پبلی کیشنز) ان کے ہاں جب بھی فیصل مسجد جانا ہوا انہوں نے نہایت محبت سے ان دو تحفوں کے ساتھ خدمت کی اور اس بات کا اعتراف ہے کہ ان کے ان تحفوں نے مجھے بہت سے معاملاتِ حیات میں آسانی دی۔ اللہ کریم ان کی اسی محبت کو اپنی بارگاہ میں قبول کرے اور صرف یہ ہی نہیں بلکہ اس محبت کو سلامت بھی رکھے۔

آخر میں اللہ کریم کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ اے کریم و رحیم و شفیق رب! اپنے خصوصی خزانوں سے ہمارے قلم اور سوچ کو زوایوں کو حقیقی و صدیقی تقویت، عطا فرما اور ان زوایوں سے اہلِ علم و عمل کو بھی اور بے معلم و ناتوا کو بھی ہدایت اور توفیق کے خزانے عطا فرما اور راقم کی وہ التجائیں جو علم کے طالب لوگوں کے لیے کی ہیں اور کرتا ہے ان کو بھی قبول فرما اور اس کتاب کو ہر حوالہ سے نافع بنا اور ادارہ رمیل کو ایسے کارِ عظیم پر برقرار فرما۔ امین یا رب العالمین۔ بجاہ النبی الکریم ﷺ

ڈاکٹر محمد اعظم رضا تبسم

اسلام آباد

drazamraza@gmail.com
www.knowledge4learn.com

زم زم کی کہانی حیات اسماعیل علیہ السلام کی زبانی

یہ شہر بابل تھا اس کے ارد گرد ۸۰ میل کی فصیل تھی جو گول تھی اور اس کی اونچائی ۲۰۰ ہاتھ تھی اور اس کی چوڑائی ۵۰ ہاتھ تھی۔ فصیل کے اوپر پہرہ دار ہر وقت پہرہ دیا کرتے تھے شہر بابل کی حفاظت کے لیے یہ ہی ناکافی سمجھا گیا یہاں کے حاکم وقت نے فصیل کے گرد گہری خندق کھودنے کا حکم دے دیا اور پھر اسے پانی سے بھر دیا گیا۔ وقت کے بادشاہ کا سکہ خوب رائج تھا تاریخ کے اوراق میں اس بادشاہ کا نام نمرود لکھا ہے نمرود کو نمرود جسیم بھی کہا جاتا تھا اور اس کی وجہ اس کا بھاری بھرکم جسم تھا۔ طویل قد و قامت اور بھاری دیو ہیکل جسم رکھنے کی وجہ سے اس کا شخصی رعب بھی کسی تصوراتی منظر سے کم نہ تھا۔

نمرود شاہِ وقت تو تھا ہی لیکن اس کی امارت نے اسے متکبر کر دیا اور وہ غرور کے نشے میں ایسا مست ہوا کہ پنی ذات کے لیے خدائی کا دعوی کرنے لگا۔ وہاں تو پہلے ہی لوگ مشرک اور بت پرست تھے اب نمرود کے خدائی دعوی کے ساتھ تو یوں سمجھیں کہ انہیں پتھروں سے آزادی مل گئی اور انہیں ایک چلتا پھرتا، کھاتا پیتا، سوتا جاگتا انسانی صفات سے متصف ایک خدا مل گیا جو انہیں میں سے انہیں کی مثل تھا۔ رعایا نے بادشاہ کو معبود کا درجہ دینا شروع کیا ان میں بھی اختلاف رائے ضرور تھا مگر

زاویہء فکر شرک کی حد بندیوں سے آگے نہ تھا سوچ کا محور و مرکز ہر صورت میں شرک ہی تھا۔

مشرکانہ عقائد کے اس متعفن ماحول میں اب ضرورت تھی کسی ایسے مسیحا کی آمد کی جو گمراہ انسانیت کو جہالت کی اس ذلالت سے نکال کر نور کی راہوں پر لے جائے جو شرک کی دلدل میں ڈوبتی دم توڑتی انسانیت کو نکال کر انہیں آب شفاء سے غسل دے کر ان کے دلوں سے شرک کے زنگ کو اتارے اور اشرف المخلوقات پھر سے اپنے منصب جلیلہ کے قابل ہو جائے۔ آخر زمین و آسمان کے خالق نے ایک دفعہ پھر سے اس ارض ناپاک پر اپنی باران رحمت برسانے کا ارادہ کر لیا اور ان میں ایک ہادی، رہنما، رحیم و شفیق لیڈر کی صورت میں اپنا پیغمبر ابراہیم علیہ السلام پیدا کیا اور قدرت نے اس ننھے بچے کو بلا کی ذہانت و فطانت عطا کی۔ ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اسی خدائی صلاحیت کے بل بوتے پر ان کے جھوٹے معبودوں کا طلسم توڑ دیا۔ اس ننھے بچے نے جب پہلی مرتبہ ستارہ چمکتے دیکھا تو خود سے ایک سوال کیا کہ کیا یہ میرا خالق ہے؟ پھر جب دیکھا کہ وہ ستارہ ڈوب گیا ہے تو خالق حقیقی کی عطا کردہ فہم و فراست سے اس حقیقت کو جان لیا کہ جو ڈوب جایا کرتا ہے بھلا وہ خدا کیسے ہو سکتا ہے؟ پھر آسمان کی طرف نظر اٹھائی اور چودھویں کے چاند کو دیکھا جو پوری آب و تاب سے چمک دمک رہا تھا خود سے سوال کیا کہ کیا یہ میرا رب ہے؟ لیکن جب وہ بھی غروب ہو گیا تو اس راز کو پا لیا کہ جسے خود کو قرار نصیب نہ ہو بھلا وہ کیسے رب ہو سکتا ہے۔ اب طلوع آفتاب کا منظر تھا سورج اپنی کرنوں سے سارے عالم کو روشن کر رہا تھا پھر خود سے سوال کیا، کیا یہ خدا ہے؟ یہ تو ان دونوں سے بڑا ہے اور خوب روشن بھی ہے وہ دونوں تو اس کے سامنے بہت حقیر ٹھہرے لیکن جب غروب آفتاب کا مرحلہ شروع

ہوا یہ سورج بھی اپنی ضیاء پاشیوں کی بہار دکھانے کے بعد افق کے اندھیروں میں گم گیا تو اب آپ کو یقین ہو گیا کہ یہ چیزیں تو خود اپنے قرار میں کسی کی محتاج ہیں ان کی یہ بقا اور آب وتاب کسی کاریگر کی کاریگری کا نمونہ ہیں وہی کاریگر جو ان کا خدا ہے وہی میرا خدا بھی ہے۔

اس ذاتی مشاہدہ کے بعد آپ علیہ السلام نے اپنی قوم کو صاف صاف الفاظ میں کہہ دیا:

"اے میری قوم! میں بیزار ہوں،ان چیزوں سے جنہیں تم شریک ٹھہراتے ہو۔" (الانعام۔۷۸)

نمرود کے متعلق یہ بات تو مؤرخین نے لکھی ہے کہ وہ ظالم و جابر بادشاہ تھا اس نے بھی دنیا کے دوسرے آمرین کی طرح اپنی رعایا کا رزق اور دیگر وسائل اپنے قبضہ میں لے رکھے تھے پھر جب کوئی اس سے کسی ضرورت کا سوال کرتا تو پہلے اپنے ظلم وستم کا نشانہ بناتا پھر اس سے خود کو خدا منواتا اپنے سامنے جھکنے پر مجبور کرتا اور اتنے مصائب دینے کے بعد صرف مٹھی بھر غلہ دیتا۔

ایک دن حضرت ابراہیم علیہ السلام نمرود کے محل میں تشریف لے گئے۔آپ علیہ السلام نے وہاں دیکھا کہ لوگ اپنے اپنے کشکول پھیلائے نمرود سے رزق کی بھیک مانگ رہے ہیں اور ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ جو چند لوگ آئے انہوں نے بھی یہ ہی کام کیا اس پر نمرود نے بلند آواز میں پوچھا۔

من ربکم

"تمہارا پروردگار کون ہے؟"

قالوا انت

تو سب نے بلند آواز میں جواب دیا ''تو ہمارا پروردگار ہے۔''

اس طرح پھر باری باری لوگ اس کے قریب جاتے وہ ہر ایک سے یہی سوال کرتا اور یہی جواب سن کر خوش ہوتا اور ان کو تھوڑے تھوڑے غلے سے نوازتا کچھ لمحے گزرے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی باری آ گئی۔ آپ علیہ السلام نوخیز جواں تھے۔ آپ علیہ السلام اپنے ذاتی مشاہدے کے بعد خدا کی عطا کردہ فہم و فراست سے حقیقت خدا سے واقف ہو چکے تھے۔ اس نے جب آپ سے سوال کیا۔

من ربکم

تمہارا رب کون ہے؟

تو آپ علیہ السلام نے اسے خلاف توقع اور مبنی بر حقیقت جواب دیا۔

ربی الذی یحی و یمیت

''بھئی میرا رب تو وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے''

نمرود یہ سن کر حیران ہو گیا اور پھر بڑی چالاکی سے بولا۔

انا احی وا امیت

یہ صفت تو میری ہے میں جسے چاہے زندگی دیتا ہوں اور جسے چاہوں موت کی نیند سلا دیتا ہوں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام فوراً بولے۔

فان اللہ یاتی بالشمس من المشرق فات بھا من المغرب

کہ میرا خدا تو سورج کو مشرق سے طلوع کرتا ہے تو اسے مغرب سے طلوع کر۔

فبھت الذی کفر

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ بات سن کر وہ یک دم پریشان ہو گیا ابھی یہی نہیں آپ علیہ السلام نے ساتھ ہی یہ بھی سوال کر لیا اگر تو خدا ہے تو، تو سورج کو مغرب سے نکال اور مشرق میں غروب کر کے دکھا۔

اب جب کچھ نہ بن پایا تو نمرود نے غصہ کا اظہار کیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو غلہ نہ دیا اس طرح آپ علیہ السلام کو خالی گھر کی طرف لوٹنا پڑا۔ گھر واپس آتے ہوئے آپ علیہ السلام نے مٹی کے ایک ڈھیر سے کچھ مٹی اٹھا کر اپنی چادر میں باندھ لی تاکہ گھر والے چادر کو دیکھ کر اطمینان حاصل کریں گھر پہنچ کر اس ذہنی کیفیت کے ساتھ آپ علیہ السلام نے گٹھڑی رکھی اور سو گئے اس دوران آپ علیہ السلام کی اہلیہ نے گٹھری کھولی تو اس میں بہترین قسم کی گندم پائی اسے پیس کر روٹی تیار کی پھر کھانا پکانے کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جگایا۔ آپ علیہ السلام نے جب روٹی دیکھی اور چادر میں اعلیٰ قسم کی گندم کو پایا تو آپ علیہ السلام نے اس عنایت و رحمت پر اپنے رب کا شکر ادا کیا۔

اس قوم میں ایک بڑے سالانہ میلے کا اہتمام ہوا کرتا تھا جس میں بہت سی قبیح رسومات ادا کی جاتیں تھیں۔ یہ لوگ اس روز اپنے خداؤں (بتوں) کو خوب تیار کرتے ان کے سامنے مٹھائی کے بڑے بڑے تھال رکھ کر شہر سے باہر میدان میں جمع ہوتے اس مرتبہ بھی انہوں نے ایسا ہی کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کی عدم موجودگی میں کلہاڑا اٹھایا اور اس جانب رخ کیا وہاں جا کر سب بتوں کو توڑ دیا ان کا خدائی جنازہ نکالنے کے بعد کلہاڑا سب سے بڑے بت کے کندھے پر رکھ دیا۔ جب

قوم واپس آئی تو اس پر سب حیران ہو گئے۔ آخر پتہ چل گیا کہ یہ کام اس نوجوان کا ہے جس نے بادشاہ وقت کی شان میں بھی گستاخی کی تھی اور اسے سزا پر غلہ نہ ملا تھا لیکن اب جو حرکت اس نے کی ہے اس کی کوئی بڑی سزا ہونی چاہیے تاکہ یہ نوجوان آئندہ کسی ایسی حرکت کا ارتکاب نہ کرے۔ ایک طویل مناظرے کے بعد جب کچھ نہ بن پایا تو نمرود نے موقع کی نزاکت سے فائدہ اٹھانے کے لیے ایک آتش کدہ روشن کرنے کا حکم دے دیا۔ نمرود کے حکم کو بجالاتے ہوئے ایک بڑے آتش کدے کا اہتمام کیا گیا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس میں پھینک دیا گیا۔ جب آپ علیہ السلام کو آگ میں پھینکا گیا تو تمام ملائکہ آپ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے لیکن آپ علیہ السلام نے سب کو ایک ہی جواب دیا۔

اما اليك فلا

"مجھے تمہاری کسی قسم کی مدد کی ضرورت نہیں ہے۔"

كفانى عليه على بحالى من سوالى.

ساتھ میں یہ بھی ارشاد فرماتے جب وہ میرا خالق میرے تمام حالات سے خوب واقف ہے تو مجھے تم سے سوال کرنے کی بھی ضرورت نہیں اور تمہاری مدد کی بھی ضرورت نہیں۔

یہی وجہ تھی ابرہیم علیہ السلام مطمئن تھے عوام کو نظر آنے والی آگ کے سرخ انگارے آپ علیہ السلام کے لیے سرخ گلاب بن چکے تھے۔

اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے شادی کی آپ کی شادی حضرت سارہ بنت حران سے ہوئی حران بادشاہ وقت تھا اور سارہ اس کی بیٹی تھی جو حسن و جمال میں

اپنی مثال آپ تھی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام چونکہ ہجرت میں تھے آپ علیہ السلام نے اپنی زوجہ کو بھی اس سفر میں ساتھ لیا اور مصر کی طرف بڑھے مصر کی سرزمین پر اس وقت حکومت فراعنہ کے خاندان کا ایک فرعون حکومت کر رہا تھا۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام مصر پہنچے اور اس کے علم میں آیا کہ ایک غریب الوطن شخص اپنی بیوی کے ساتھ سفر کر رہا ہے اور اس کی بیوی اس قدر حسین وجمیل ہے کہ اس کے سامنے مصر کا حسن حقیر پڑ جاتا ہے تو اس نے سارہ کو محل میں طلب کیا اور پھر جب اپنے بُرے ارادوں کو پورا کرنا چاہا تو اس کا جسم خشک اور بے جان سا ہونے لگا۔ یہ دیکھ کر وہ مارے شرمندگی کے عجز و انکساری سے عرض کرنے لگا کہ آپ اپنے رب سے دعا مانگو کہ میں ٹھیک ہو جاؤں آئندہ میں ہرگز ایسا نہیں کروں گا۔ چنانچہ حضرت سارہ علیہا السلام کی دعا سے وہ شخص ٹھیک ہو گیا۔ اب اس نے اپنی خطا کی معافی پر خوشی سے آپ علیہ السلام کو ایک پاکباز اور خوبصورت کنیز عطا کی جس کا نام ہاجرہ تھا۔ حضرت سارہ علیہا السلام کے ہاں چونکہ اولاد نہیں تھی اس لیے حضرت سارہ علیہا السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت ہاجرہ علیہا السلام سے شادی کرنے کے لیے کہا۔ حضرت حاجرہ علیہا السلام درحقیقت کنیز نہ تھیں بلکہ قبطی قوم کے بادشاہ کی بیٹی تھیں۔ بہرکیف حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت سارہ علیہا السلام کی خوشی کے لیے حضرت ہاجرہ علیہا السلام سے شادی کر لی اس طرح حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی گود سے اللہ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو پیدا کیا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ اپنی بیوی ہاجرہ علیہا السلام اور ان کے بیٹے کو لے کر مکہ مکرمہ آئیں۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حکم الٰہی کی تعمیل کے لیے ملک شام سے مکہ کا سفر اختیار کیا۔ اس وقت حضرت اسماعیل علیہ السلام بہت ہی چھوٹے تھے اور یہ آپ علیہ السلام کا زمانہ رضاعت تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام دونوں ماں

بیٹے کو لے کر اس جگہ پہنچ گئے جہاں آج حرم شریف موجود ہے۔ اس طویل تھکا دینے والی مسافت کے بعد آپ علیہ السلام نے حضرت ہاجرہ علیہا السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو یہاں چھوڑا اور ان کے لیے ایک مشک پانی اور کچھ کھجوریں بھی چھوڑ دیں اور خود واپس چل دیئے۔ چونکہ اس وقت یہ بے آباد علاقہ تھا یہاں چرند پرند کے علاوہ کچھ نہ تھا اس مقدس سرزمین پر دور دور تک نہ تو انسانوں کی کسی آبادی کا نام و نشان تھا نہ ہی زندگی کے کوئی آثار تھے۔ حضرت ہاجرہ علیہا السلام یہ سب منظر دیکھ کر پریشان ہوئیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے یہ سوال کرنے لگیں۔ کیا آپ کو معلوم ہے آپ ہمیں ایسی وادی میں چھوڑ کر جا رہے ہیں جہاں زندگی کے دُور دُور تک آثار نظر نہیں آتے؟

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جواب نہ دینے پر حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے پھر سے سوال کیا۔

یا ابراھیم الی من تکلنا

کہ آپ ہمیں کس کے سپرد کیے جا رہے ہیں؟

تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس وقت جواب دیا۔

الی اللہ

میں تمہیں اللہ کے سپرد کیے جا رہا ہوں۔

حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے جواب سنا تو آپ علیہا السلام کی ساری پریشانی رفع ہو گئی۔ اور اس آزمائش پر اپنے کریم رب کا شکر بجا لاتے ہوئے کہنے لگیں۔

اذا لا یضیعنا

''اگر یہ بات ہے پھر تو وہ ہمیں ضائع نہیں ہونے دے گا۔''

چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام شفقت پدری کے درد سے آنسو بہاتے ہوئے واپس ملک شام کو روانہ ہو گئے۔

چنانچہ اس طرح چند روز گزرے اور پھر وہ وقت آیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دی ہوئی پانی کی مشک بھی بالکل خشک ہو گئی اور کھجوریں بھی ختم ہو گئیں۔ اب پیاس کی شدت اور بھوک کی تڑپ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اپنی لپیٹ میں لیا اور ادھر حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی پریشانی میں اضافہ ہونے لگا۔ پہلے تو آپ علیہا السلام خود کھجوریں کھا کر پانی پی کر حضرت اسماعیل علیہ السلام کو دودھ پلاتیں لیکن اب نہ پینے کو پانی نہ کھانے کو کچھ غذا تھی۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو بھوک سے تڑپتے دیکھ کر بے چینی کے عالم میں آپ علیہا السلام اِدھر اُدھر بھاگنے لگیں۔ آپ علیہا السلام کا قیام چونکہ ایک درخت کے نیچے تھا جو صفا و مروہ دو پہاڑیوں کے درمیان تھا۔ آپ علیہا السلام پہلے بھاگ کر صفا پہاڑی پر چڑھیں تا کہ ارد گرد دیکھیں کہ کہیں کوئی پانی یا خوراک کا بندوبست ہو جائے لیکن پھر اس خوف سے نیچے بھاگ آئیں کہ کہیں کوئی جنگلی جانور میرے بچے کو کوئی نقصان نہ پہنچا دے۔ پھر اپنے ننھے شہزادے کا رونا اور تڑپنا دیکھا تو مروہ کی پہاڑی کی طرف لپکیں اس امید سے کہ شاید اس پہاڑی کے دامن میں کوئی پانی کا چشمہ یا حوض موجود ہو یا کوئی پھلدار درخت مل جائے لیکن پھر سے جب بچے کا خیال آتا کہ کوئی جنگلی جانور نقصان نہ پہنچا دے تو پھر واپس بھاگ آئیں۔ اس طرح آپ علیہا السلام نے صفا اور مروہ کے درمیان سات مرتبہ چکر لگایا۔ چونکہ آپ علیہا السلام اس وقت اللہ کی آزمائش میں مبتلا تھیں آپ علیہا السلام نے اپنی زبان پر کوئی شکوہ تک نہ لایا۔ اللہ کو آپ علیہا السلام کی یہ ادا اس قدر پسند آئی کہ حجاج کے لیے اس انداز میں چکر لگانا لازم کر دیا۔

جب حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے آخری مرتبہ پہاڑی کی طرف سے واپس اترتے

ہوئے دیکھا کہ بچہ بلک رہا ہے اور اپنی ایڑیاں رگڑ رہا ہے۔ ایک مرتبہ تو ماں کی ممتا مارے خوف کے کانپ اٹھی اور اس خیال نے جھنجھوڑ دیا کہ شاید یہ اس کے بچے کی آخری سانسیں ہیں لیکن اگلے ہی لمحے عین اس جگہ سے پانی ابلتے دیکھا جہاں بچہ ایڑیاں رگڑ رہا تھا۔ حضرت ہاجرہ علیہا السلام فوراً اس طرف دوڑیں اور اس اُبلتے ہوئے پانی کے گرد مٹی کی ایک دیوار بنا دی اور کہنے لگیں۔ ''زم زم'' مطلب ٹھہر جا ٹھہر جا۔ آپ علیہا السلام نے اس کے گرد یہ مٹی کی بنی اس اندیشہ سے بنائی کہ کہیں سارا پانی بہہ نہ جائے اور مشکیزہ خالی رہ جائے چنانچہ آپ علیہا السلام نے اس سے مشکیزہ بھرا عین اس وقت فرشتوں نے حضرت ہاجرہ علیہا السلام کو کہا کہ آپ علیہا السلام اندیشہ نہ کریں یہاں کے رہنے والوں کو پیاس کی تکلیف کبھی نہ ہوگی۔ یہ چشمہ ہمیشہ جاری رہے گا اور تا قیامت اللہ کے مہمان جو یہاں آئیں گے وہ اس سے فیض یاب ہونگے۔ اس وقت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت ہاجرہ علیہا السلام کو یہ بشارت بھی دی کہ اس بچے کا باپ واپس لوٹے گا اور پھر یہ دونوں باپ بیٹا مل کر اللہ کا گھر تعمیر کریں گے اور یہیں وہ جگہ ہوگی جہاں دونوں مل کر اللہ کے گھر کی تعمیر کریں گے۔

اس طرح پھر کچھ عرصہ گزرا تو قبیلہ جرہم کا ایک قافلہ جو ملک شام کی طرف جا رہا تھا اس کا ادھر سے گزر ہوا قافلے والوں نے یہاں کے خشک پہاڑوں میں پرندوں کے چہچہانے کی آواز سنی تو اندازہ لگایا کہ شاید ادھر کوئی چشمہ وغیرہ ہے چنانچہ وہ پہاڑی پر چڑھے اور اس وادی میں اترے جہاں حضرت ہاجرہ علیہا السلام اور آپ کا بیٹا تھے۔ انہوں نے حضرت ہاجرہ علیہا السلام سے وعدہ کیا کہ وہ آپ علیہا السلام کے لیے خیر کی سوچ رکھتے ہیں بس آپ انہیں یہاں قیام کی اجازت دے دیں۔ چنانچہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام نے انہیں اجازت دے دی۔ اس طرح حضرت ہاجرہ علیہا السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے

بعد اس شہر کے پہلے مکین وہ لوگ ٹھہرے لیکن چشمہ کی ملکیت دونوں ماں بیٹے ہی کی پاس تھی۔

اس طرح کچھ دن گزرے پھر ان لوگوں نے اپنے تمام اہل وعیال کو بھی اسی جگہ بلا لیا۔ انہوں نے اس جگہ کو اپنا مستقل مسکن بنا لیا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام یہیں پروان چڑھے۔ آپ علیہ السلام کی مادری زبان عبرانی تھی جبکہ قبیلہ جرہم کی مادری زبان عربی تھی حضرت اسماعیل علیہ السلام نے ان لوگوں سے عربی زبان بھی سیکھ لی۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام جوان ہوئے تو قبیلہ والوں نے آپ کی شادی اپنے قبیلہ کی ایک پارسا عورت سے کر دی۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی شادی کے کافی عرصہ کے بعد حضرت ہاجرہ علیہا السلام کا انتقال ہوا تو آپ کو مقام حجر یعنی حطیم میں دفن کیا گیا۔ اس کے بعد دونوں باپ بیٹا نے مل کر یہاں خانہ کعبہ کی تعمیر شروع کی۔ تعمیر خانہ کعبہ عین اسی انداز پر کی گئی جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیا۔ اس نقشہ اور ہدایت کے مطابق خانہ کعبہ کی تعمیر مکمل ہوگئی۔ بے شمار لوگوں نے اس کے اردگرد اپنی رہائش رکھی اور اس کو آباد کیا۔ قبیلہ بنو جرہم نے بیت اللہ شریف کی حرمت کو قائم نہ رکھا تو ان پر اللہ تعالیٰ کا عتاب نازل ہوا۔ بعض روایات کے مطابق قبیلہ بنوخزاعہ کو اللہ نے ان پر مسلط کر دیا اور بعض روایات کے مطابق قبیلہ بنو جرہم وہی آباد رہے لیکن قدرت الہیہ کی ناراضگی کے سبب چاہ زم زم خشک ہونے لگا۔ یہاں تک کہ نہ صرف اس کا پانی ختم ہوگیا بلکہ اس کے آثار بھی ختم ہوگئے۔ مورخین میں سے اکثریت نے اس کی وجہ صرف اور صرف قبیلہ جرہم کو قرار دیا کہ یہ لوگ حرم شریف کا احترام بھی نہ کرتے تھے اور بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا ہو چکے تھے انہیں اسی بات کی سزا ملی۔

اب مکہ کی سرزمین پر بسنے والے لوگ پھر سے ایک مرتبہ پانی کی نعمت سے

محروم ہوتے نظر آنے لگے۔ اس کے حصول کے لیے انہوں نے مختلف مقامات پر کنویں کھودے مگر اس چٹیل پہاڑوں کی سرزمین پر یہ کام خاصا مشکل تھا نہ تو یہاں قریب قریب دریا تھے نہ ہی چشمے اور نہروں کا بندوبست تھا۔ انہیں پانی کا انتظام زمین سے ہی کرنا تھا جو خاصا مشکل تھا۔

وقت گزرتا گیا اور حکومتیں بدلتی رہیں آخر حضرت عبدالمطلب کے پردادا قصی بن کلاب کا وقت آیا۔ آپ حجاج کو پانی پلایا کرتے تھے چونکہ یہ سخت گرمیوں کے ایام ہوتے تھے اسی لیے اس موقع پر پانی کا مسئلہ سب سے اہم مسئلہ جانا جاتا تھا۔ قصی بن کلاب نے اس صورتحال سے نمٹنے کے لیے مکہ مکرمہ میں چمڑے کے حوض بنائے۔ آپ ان حوضوں کو مکہ کے باہر سے پانی لاکر بھر دیتے مکہ کے باہر جن کنوؤں سے پانی لایا جاتا وہ دور بھی تھے اور خاصے گہرے بھی تھے جن سے پانی نکالنا جوئے شیر لانے کے مترادف تھا۔ ان کنوؤں میں سے ایک کنواں میمون الحضری کا کنواں تھا۔ قصی بن کلاب نے مکہ کے اندر ام ہانی بنت ابی طالب کے مکان میں ایک کنواں کھودا جس کا نام عجول رکھا۔ تاریخی اعتبار سے مکہ کے اندر یہ پہلا کنواں تھا۔ اہل مکہ اس سے پانی حاصل کرتے اور بہت خوش ہوتے۔ پانی نکالتے وقت وہ لوگ مارے خوشی کے یہ شعر گنگناتے۔

نروی علی العجول ثم ننطلق

اء ن قصیا قدوفی و قد صدق

ہم عجول سے سیراب ہو کر جاتے ہیں۔

اور یہ بات سچ ہے کہ قصی نے اپنی وفاداری اور سچائی کا حق ادا کر دیا ہے۔

اس طرح شہر مکہ کے باشندے اس کنواں سے استفادہ کرتے رہے اور یہ

کنواں قصی بن کلاب کی زندگی میں اور آپ کی وفات کے کافی عرصہ تک رہا مگر پھر جب قصی کے بیٹے عبد مناف کا زمانہ آیا تو قبیلہ جعیل کا ایک آدمی اس میں گر گیا جس وجہ سے لوگوں نے اس کو نجس شمار کیا اور اس کا پانی پینا چھوڑ دیا اس کے بعد آہستہ آہستہ وقت گزرتا گیا اور کنواں ختم ہو گیا۔ اب چونکہ پھر سے مکہ میں کوئی ایسا کنواں نہ تھا کہ جس سے لوگ اپنی اس بنیادی ضرورت کو پورا کرتے چنانچہ ہر قبیلے نے یہ ارادہ کیا کہ وہ اپنے لیے کنواں کھودیں گے۔ اس مقصد کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لیے ہر قبیلہ نے اپنی اپنی جگہ کھدوائی کا کام شروع کر دیا۔

چند قبیلوں اور ان کے کنوؤں کے نام درج ذیل ہیں۔

بنو تمیم بن مرہ نے جفر نامی کنواں کھودا۔ اس کنواں کو ہی مرۃ بنت کعب کا کنواں کہا گیا۔

دوسرا کنواں عبد شمس بن عبد مناف نے کھودا اس کا نام طوی رکھا گیا۔

تیسرا کنواں حضرت ہاشم نے کھودا اس کا نام سجلہ رکھا گیا۔ حضرت ہاشم کے وصال کے بعد یہ کنواں آپ کے فرزندوں کی ہی ملکیت میں رہا۔

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا جان عبدالمطلب نے چاہ زمزم کی تلاش شروع کی جب آپ نے اس کی تلاش کر لی تو آپ نے اپنا کنواں سجلہ بنی نوفل بن عبد مناف کو ہبہ کر دیا۔ ان کے علاوہ کنوؤں میں امیہ بن عبدالشمس کا بھی ایک کنواں تھا اس نے بھی یہ کنواں اپنے لیے خاص تیار کروایا۔ اس کا نام حضر رکھا لیکن وہ اس میں سے کسی دوسرے کو پانی نہ لینے دیتا وہ اس کا پانی اکیلا استعمال کرتا۔

ایک اور قبیلہ سہم نے بھی اپنے لیے کنواں تیار کیا جس کا نام الغمر رکھا۔

مکہ میں موجود ان کنوؤں کے علاوہ مکہ سے باہر بھی کئی کنویں کھودے جانے

لگے اور ان کی کھدائی کا آغاز بھی زعمائے قریش کے ابتدائی زمانہ میں ہوا جب مرہ بن کعب اور کلاب بن مرہ کا دور تھا۔ ان کنوؤں کے علاوہ اس وقت کے مشہور زمانہ کنوؤں میں بیر رم اور ضم تھے۔ بیر رم کو مرہ بن کعب نے کھودا تھا اور بیر ضم جسے کلاب بن مرہ نے کھودا تھا۔ حضرت عبدالمطلب کے زمانہ میں جب حجاج کی تعداد آہستہ آہستہ بڑھنے لگی اس وقت کعبہ کے انتظامات تین قسم کے مناصب پر مشتمل تھے۔ سدانہ، سقایہ اور رفارہ وغیرہ۔ سدانہ کے مقام پر فائز شخص کے ذمہ کعبے کی نگہبانی ہوتی اسی کے ہاتھ میں کعبہ کی کنجیاں بھی ہوتیں۔ وہی لوگوں کے لیے کعبہ کا دروازہ کھولتا اور وہی بند کرتا۔ دوسرا منصب سقایہ کا ہوتا اس کے ذمہ حاجیوں کے پانی کی وافر مقدار کا انتظام کرنا ہوتا اور یہ کوئی آسان کام نہ تھا کیونکہ مکہ کی سرزمین پر تو پہلے ہی پانی کی قلت تھی چنانچہ اس کمی کو پورا کرنے کے لیے اونٹوں پر مشکیزے لاد کر مکہ کے باہر دور ونزدیک جہاں سے بھی پانی میسر آتا پانی لایا جاتا اور یہ ہی وہ منصب تھا جس پر حضرت عبدالمطلب بن ہاشم اپنے والد کے وصال کے بعد جب جوان ہوئے تو فائز ہوئے۔ آپ نے اس منصب کو پوری ذمہ داری سے نبھایا۔

حضور نبی کریم ﷺ کے دادا عبدالمطلب کا اصلی نام شیبہ تھا۔ آپ بڑے نیک نفس اور عابد وزاہد تھے۔ آپ نے سادہ زندگی گزار دی آپ کا زندگی بھر معمول رہا کہ آپ غار حرا میں کھانا پینا لے کر چلے جاتے اور کئی کئی دنوں تک خدا کی عبادت میں مصروف رہتے۔ رمضان المبارک کے مہینے میں بھی اکثر اوقات غار حرا میں ہی اعتکاف کرتے اور اپنی توجہ خداوند قدوس کی طرف رکھتے۔ رسول اللہ ﷺ کا نور نبوت آپ کی پیشانی میں چمکتا تھا۔ آپ کے بدن مبارک سے خوشبو آتی تھی۔ اہل عرب میں آپ کو بہت زیادہ مقام حاصل تھا۔ آپ کی شان مبارکہ کے متعلق بہت سی

کتابوں میں لکھا جا چکا ہے جب کبھی اہل مکہ پر کوئی مصیبت آتی تو وہ لوگ آپ کو ساتھ لے کر پہاڑ پر چڑھ جاتے اور آپ کے وسیلہ سے دعا مانگتے۔ آپ جب بھی کسی کے لیے دعا کو ہاتھ بلند کرتے تو اللہ کریم اس کے حق میں آپ کی دعا قبول فرماتا۔ آپ کا ایک لقب مطعم الطیر بھی تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ آپ پرندوں کو بھی کھانا کھلاتے تھے۔

اصحاب الفیل کا واقعہ آپ کے زمانہ میں ہی پیش آیا۔ حضور نبی کریم ﷺ کی پیدائش سے صرف پچپن دن پہلے یہ واقعہ پیش آیا جب ابراہہ نے اپنے ہاتھیوں کی فوج لے کر کعبہ ڈھانے کے لیے مکہ پر حملہ کیا چونکہ ابراہہ نے یمن کے دار السلطنت صنعاء میں ایک بہت ہی شاندار عالی شان گرجا گھر بنایا تھا اور اس کی خواہش تھی کہ لوگ خانہ کعبہ جانے کی بجائے صنعاء آئیں اور اس کا طواف کریں چنانچہ اپنی اس آرزو کو جو بعد میں حسرت میں بدل گئی پورا کرنے کے لیے اس نے کعبہ پر حملہ کیا۔ حضرت عبدالمطلب نے ابراہہ کے حملہ سے قبل اپنے تمام خاندان کو ساتھ لیا اور پہاڑوں پر چڑھ گئے۔ پھر آپ اپنے ساتھ چند آدمیوں کو لے کر نیچے اترے اور خانہ کعبہ میں تشریف لے گئے آپ خانہ کعبہ کے دورازہ کا حلقہ پکڑ کر انتہائی بے قراری اور گریہ زاری کے ساتھ دربار خداوندی میں یوں عرض کناں ہوئے

اللهم ان المر همنع. رحله جامنع رحالك.

وانصر على ال الصليب و عابديه اليوم الك

اللهم لا يغلبن صليهم ... ومحالهم غدا محالك

”اے اللہ! بے شک ہر شخص اپنے اپنے گھر کی حفاظت کرتا ہے لہٰذا تو بھی اپنے گھر کی حفاظت فرما اور صلیب والوں اور صلیب کے پجاریوں (عیسائیوں) کے

مقابلہ میں اپنے اطاعت شعاروں کی مدد فرما۔ اے اللہ! ان کی صلیب اور ان کی سازش تیری تدبیر پر ہرگز غالب نہیں آسکتی۔"

یہ دعا مانگنے کے بعد عبدالمطلب اپنے خاندان کے ان افراد کو لے کر واپس پہاڑوں میں تشریف لے گئے کیونکہ آپ کی دعا بارگاہ خداوند قدوس میں بہت مقبول تھی اس لیے آپ کی دعا کے فوراً بعد قدرت الٰہی کا جلوہ دیکھنے کو ملا کہ ابراہہ جب صبح کعبہ ڈھانے کے لیے اپنے لشکر جرار اور ہاتھیوں کے ساتھ قطار کی صورت میں آگے بڑھا تو مغمس کے مقام پر پہنچ کر اس کا ہاتھی جس کا نام محمود تھا ایک دم بیٹھ گیا۔ ہر چند کوشش کی مگر ہاتھی نہ اٹھا۔ اس حال میں اللہ کی آسمانی فوج ابابیل آئی اور اس نے ان پر کنکریاں برسانا شروع کر دیں۔ یہ قہر خداوندی کا نزول تھا۔ اس طرح ابراہہ کا لشکر تہس نہس ہو گیا۔ اس کے بعد حضرت عبدالمطلب پہاڑی سے نیچے اترے اور خدا کا شکر ادا کیا۔ آپ کی اس کرامت کا ذکر ہر خاص عام میں ہونے لگا۔ اس طرح تمام اہل عرب میں ایک خدارسیدہ بزرگ کی حیثیت سے مشہور ہو گئے۔

قرآن مجید میں اس واقعہ کا تفصیلی تذکرہ پارہ نمبر ۳۰ میں ملتا ہے جس کی چند معلومات درج ذیل ہیں۔

سورۃ کا نام۔۔۔۔سورہ الفیل

مکی۔۔۔مدنی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مکی سورۃ

آیات کی تعداد

رکوع کی تعداد

حروف کی تعداد

کلمات کی تعداد

لشکر کے سربراہ کا نام۔۔۔۔ابراہہ

لشکر مشتمل تھا۔۔۔۔ہاتھیوں پر

بڑے ہاتھی کا نام۔۔۔۔۔محمود

حملے کرنے والے پرندے۔۔۔۔۔ابابیل

الم تر كيف فعل ربك باصحب بالفيل

الم يجعل كيدهم فى تضليل

و ارسل عليهم طيرا ابابيل

ترميهم بحجارة من سجيل

فجعلهم كعصف ماكول

اے محبوب! کیا آپ ﷺ نے نہ دیکھا کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں کا کیا حال کر ڈالا؟

کیا ان کی چال کو تباہی میں نہ ڈالا۔۔

اور جن پر پرندوں کی ٹکریاں بھیجی

تا کہ انہیں چھوٹے چھوٹے کنکروں سے ماریں

پس انہیں چبائے ہوئے بھس کی طرح بنا ڈالا۔

کعبہ پر حملہ کے واقعہ کے بعد اللہ کریم نے عبدالمطلب کو فرزند عطا کیا جس کا نام آپ نے حارث رکھا۔ حارث جب عاقل و بالغ ہوئے تو اللہ کریم نے حضرت عبدالمطلب کو ایک خواب دکھایا جس میں آب زم زم کے کنواں کی طرف اشارہ تھا۔ آپ نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص آپ سے کہہ رہا ہے۔ اے! عبدالمطلب اٹھو اور زم زم کھودو جو کہ بڑے شیخ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مخفی یادگار ہے۔ اس خواب پر

حضرت عبدالمطلب کی آنکھ کھل گئی۔ اس طرح ایک اشارہ تو مل گیا کہ کنواں کی کھدائی کا کام کرنے کی سعادت آپ کو حاصل ہو گی لیکن پریشانی یہ تھی کہ چاہ زم زم کو تلاش کس جگہ کیا جائے۔ چنانچہ اس کے لیے آپ نے خاص عبادت کے ساتھ یہ دعا فرمائی کہ چاہ زم کی موجودگی آپ پر واضح کی جائے۔ اللہ کریم نے آپ کی اس دعا کو قبول فرمایا اور خواب میں آپ کو اس طرف اشارہ کر دیا گیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالمطلب کا ایک قول اس طرح بیان کیا ہے کہ عبدالمطلب فرماتے ہیں کہ میں ایک روز حطیم میں سویا ہوا تھا۔ خواب میں مجھ سے کسی نے کہا کہ ''طیبہ'' یعنی پاکیزہ چیز کو کھودو میں نے اس سے پوچھا۔ یہ طیبہ کیا ہے؟ لیکن اس کا کچھ جواب نہ ملا' پھر دوسرے دن میں نے خواب دیکھا کسی کہنے والے نے کہا کہ ''برہ'' نفیس چیز کو کھودو۔ میں نے پھر پوچھا بھئی یہ برہ کیا چیز ہے مجھے کچھ بتاؤ تو صحیح لیکن اس دن بھی مجھے میرے سوال کا جواب نہ ملا' تیسرے دن پھر میں نے خواب دیکھا اس دن کسی نے ندا دی کہ اے! عبدالمطلب ''مضنونہ'' (محفوظ شے) کو کھودو۔ اب اس مرتبہ پھر میں نے دریافت کیا کہ یہ مضنونہ ہے کیا چیز' اس کے متعلق کچھ تو خبر دو لیکن آج تیسرے روز بھی مجھے میرے سوال کا کچھ جواب نہ ملا۔ آخر چوتھے روز پھر یہ ہی معاملہ ہوا اور کہنے والے نے کہا کہ زم زم کو کھودو۔ میں نے عرض کیا کہ یہ زم زم کیا ہے اس کے متعلق کچھ خبر دو۔ آج میرے سوال کا جواب مجھے ملا اور بتایا گیا کہ زم زم وہ پانی ہے جو نہ کبھی ختم ہوا اور نہ کبھی کم ہوا اور یہ اشارہ بھی دیا گیا کہ وہ بھورے پاؤں والے کوے کی کریدی ہوئی زمین کے قریب ہے۔ وہاں چونٹیوں کا مسکن ہے۔ اور وہ جگہ سرخ بتوں کے بالکل سامنے واقع ہے۔

حضرت عبدالمطلب اٹھے اور حرم شریف میں آ کر بیٹھ گئے اب آپ کا ادھر

قیام کرنے کا مقصد خواب کی تعبیر کے علاوہ کچھ نہ تھا۔ آپ اپنے خواب کی تعبیر کے منتظر تھے۔

کچھ لمحات گزرے تھے کہ ایک ذبح کی ہوئی گائے جس کی گردن صحیح نہ کٹی تھی۔ اپنے ذبح کرنے والوں سے چھوٹ کر بھاگ آئی اور یہاں حرم میں آ کر زمین پر گر گئی اس کے مالک بھاگتے ہوئے ادھر ہی آ نکلے۔ انہوں نے اسے ادھر ہی صحیح طرح ذبح کیا اور پھر وہیں اس کا گوشت کاٹا گیا اور گوشت اٹھا کر لے گئے اس جگہ خون تھا جو کہ آپ نے خواب میں بھی دیکھا تھا کچھ لمحوں بعد اس خون کے اردگرد چونٹیوں نے جمع ہونا شروع کر دیا اور اتنے میں آسمان سے اڑتا ایک کوا بھی نیچے اتر آیا جس نے اپنے پنجوں کے ساتھ زمین کریدنا شروع کر دی چونکہ آپ نے خواب میں یہ ہی نشانیاں دیکھیں بلکہ بتانے والے نے آپ کو یہ نشانیاں بتائیں اس طرح سے آپ کو خواب کی تعبیر مل گئی نہ صرف چاہ زم زم کی خبر بلکہ اس کی درست جگہ کا علم بھی ہو گیا۔

حضرت عبدالمطلب نے بلا تاخیر اپنے بیٹے حارث کو ساتھ لیا اور اس جگہ کو کھودنا شروع کر دیا۔ قریش کو جب اس بات کی خبر ہوئی تو قریش کے بہت سے افراد آپ کے اردگرد جمع ہو گئے چونکہ آپ کی شرافت و عظمت سے تو ہر کوئی واقف تھا اس لیے انہوں نے آپ سے اس سلسلہ میں دریافت کیا کہ آپ ہماری مسجد میں یہ کھدائی کیوں کر رہے ہیں۔ آپ نے ان سے اپنے خواب کا ذکر کیا تو وہ تھوڑے تلملائے اور آپ کی بات کو قبول کرنے سے بظاہر انکار کر دیا لیکن حسد کی وجہ سے جب رہا نہ گیا تو آپ کو مختلف انداز میں ایذاء پہنچانی شرع کر دی۔

حضرت عبدالمطلب نے جب محسوس کیا کہ یہ لوگ اس کام میں زیادہ

رکاوٹ بن رہے ہیں جو مجھے اللہ نے اپنی طرف سے سونپا ہے تو آپ نے منت مانی کہ اگر اللہ نے مجھے دس بیٹے دئے تو ان میں سے ایک کو میں اللہ کی راہ میں بطور قربانی پیش کرونگا۔ اس منت ماننے کے بعد آپ نے کفار کی طرف توجہ نہ کی اور مسلسل اپنے کام میں مشغول ہو گئے۔ قریش والے اور دیگر کفار آپ کے بارے میں عجیب عجیب باتیں کرنے لگے لیکن چونکہ آپ کو یقین کامل حاصل تھا کہ وہ امر اللہ کی طرف سے ہے اور اس کا اجر بھی وہی دے گا اور اس کام کو پایا تکمیل تک بھی وہی پہنچائے گا۔ آپ اس یقین کے ساتھ اپنے کام میں مشغول رہے۔ مسلسل محنت کے بعد آپ نے دیکھا کہ اب مٹی بھیگی ہوئی نکل رہی ہے تو آپ نے بلند آواز میں اللہ اکبر کا نعرہ لگایا۔ قریش جو کچھ لمحے پہلے آپ کے اس فعل کا تمسخر بنا رہے تھے وہ سمجھ گئے کہ عبدالمطلب اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا ہے چنانچہ وہ لوگ آپ کی کامیابی کی تصدیق کے لیے فوراً آپ کے اردگرد جمع ہونے لگے اور اس بات کو دیکھ کر دنگ رہ گئے کہ آپ نے جس خواب کا ذکر ان سے کیا تھا وہ تقریباً سچ ہی نکلا اور گیلی مٹی کا نکلنا بھی وہاں پانی کی موجودگی کی تصدیق کر رہا تھا۔ یہ سب دیکھ کر قریش کے دل میں حسد پیدا ہو گیا جس کا اظہار انہوں نے اس انداز میں شروع کر دیا۔

قریش والے جمع ہو کر عبدالمطلب کے پاس آئے اور کہنے لگے اے عبدالمطلب! تم جو کام کر رہے ہو یقیناً یہ اچھا کام ہے مگر تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ چاہ زم زم حضرت اسماعیل علیہ السلام کا ہے اور وہ صرف تمہارے ہی نہیں ہمارے بھی جد امجد ہیں لہٰذا اس کنواں میں ہمارا بھی حق ہے اس لیے ہم بھی اس کام میں تمہارے برابر کے شریک ہیں۔ ان کی بات سن کر حضرت عبدالمطلب نے فرمایا۔ مجھے تمہارا یہ کہنا نہ تو پسند ہے اور نہ ہی مجھے کسی طرح بھی یہ بات منظور ہے۔ قریش نے جب دیکھا کہ

آپ اس طرح نہیں مان رہے چنانچہ انہوں نے کہا ہمیں انصاف چاہیئے اور ہم تمہیں اس وقت تک اس کام کو مزید نہیں کرنے دیں گے جب تک کوئی عادل اس کا ہمارے تمہارے درمیان فیصلہ نہ کر دے۔ آپ نے بھی دیکھا کہ اگر چہ میں اس کام میں حق پر ہوں مگر یہ لوگ بنا کسی فیصلے کے اپنی خواہش سے پیچھے نہیں ہٹیں گے تو آپ نے عدل کے معاملہ کو قبول کر لیا کہ کوئی عادل مقرر کرو جو اس بات کا فیصلہ کر دے۔ قریش کہنے لگے ہم اس بات کے فیصلہ کے لیے بنی سعد بن ہزیم کی ایک کاہنہ کو مقرر کرتے ہیں چونکہ اس وقت یہ کاہنہ بہت شہرت یافتہ تھیں۔ لوگ اپنے معاملات میں اسے ترجیح دینا پسند کرتے تھے۔ عبدالمطلب ان کے اس فیصلے پر متفق ہو گئے۔ یہ کاہنہ چونکہ ملک شام میں رہائش پذیر تھی اور بنو سعد کی ایک بزرگ خاتون تھی اس لیے سب نے فیصلہ کیا کہ اب ہم میں سے ہر خاندان کے چند معزز افراد اکٹھے ہو کر شام کا سفر طے کریں گے تاکہ کسی طور بھی اس معاملہ میں غیر دیانتداری نہ ہو چنانچہ قریش، بنو امیہ اور ہر خاندان نے سفر کے لیے تیاری شروع کی۔ عبدالمطلب بھی ان کے ساتھ سفر میں شامل ہو گئے۔ اور شام کی طرف صحرائی سفر پر روانہ ہو گئے۔ مکہ سے شام کافی دور تھا سخت گرمی کے ایام، صحرا کی تپتی ریت اور گرم ہوا جیسے درپیش چیلنجز کے باوجود سب نے اس معاملہ کے حل کے لیے حامی بھر لی۔ حجاز اور شام کے درمیان ایک بیابان بہت ہی طویل تھا یہاں پانی کا نام ونشان بھی نہ تھا اس طویل بیاباں سے گزرتے ہوئے جو آزمائش آئی وہ یہ کہ عبدالمطلب اور آپ کے ساتھیوں کے پاس پانی ختم ہو گیا آپ نے دوسرے ہمسفر لوگوں سے پانی طلب کیا تو انہوں نے پانی دینے سے انکار کر دیا اور کہنے لگے جو معاملہ تمہارے ساتھ ہے وہی معاملہ ہمارے ساتھ بھی ہے اور اس کے نتیجے میں جس بات کا تمہیں اندیشہ ہے اسی بات کا اندیشہ

ہمیں بھی ہے۔ ان لوگوں کی اس بات سے عبدالمطلب بہت ہی رنجیدہ خاطر ہوئے۔ آپ نے اپنے ساتھیوں کی حالت دیکھی تو آپ کو اور پریشانی لاحق ہوگئی چنانچہ آپ نے اپنے ساتھیوں سے کہا تمام صورت حال تمہارے سامنے ہے۔ اب تم لوگوں کی کیا رائے ہے انہوں نے کہا ہم اپنے لیے بھی کوئی رائے نہیں رکھتے بلکہ تمہاری رائے اور تمہارے حکم کے منتظر ہیں آپ جو کہیں گے وہی حرف آخر ہوگا آپ جیسا کہیں گے ہم ویسا ہی کرنے کو تیار ہیں۔

ان کی یہ بات سن کر آپ نے کہا میری تو رائے یہ ہے کہ ہم میں سے ہر کوئی اپنے بدن میں اتنی طاقت رکھتا ہے کہ اپنی قبر آپ کھودے۔ اس طرح ہم میں سے جو آدمی پہلے مرے گا دوسرے آدمی مل کر اسے دفنا دیں گے اس طرح ایسا تو نہیں ہوگا کہ ہم سب مر جائیں اور ہمیں قبر نصیب نہ ہو اور اگر میری رائے پر عمل ہوگا تو آخر میں کوئی ایک شخص ہی رہ جائے گا جسے قبر نصیب نہ ہوگی اور وہ غیر مدفون ہوگا یہ اس سے بہتر ہے کہ پورا قافلہ غیر مدفون ہو۔ آپ کے ساتھیوں نے اس رائے کو قبول کر لیا اور اپنی قبریں تیار کرنا شروع کر دیں۔ جب قبریں تیار ہوگئیں سب اپنی اپنی قبروں میں بیٹھ گئے اور موت کا انتظار کرنے لگے۔ کافی دیر گزرنے کے بعد عبدالمطلب اٹھے اور اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ہم سب جو اپنی موت کے انتظار میں بیٹھ گئے ہیں اور اپنے آپ کو ہلاک کرنے پر آمادہ ہو گئے ہیں یہ اس یاس کا نتیجہ ہے کہ ہم اپنے لیے کچھ بہتر حل تلاش کرنے کو تیار ہی نہیں ورنہ اللہ کی ذات ہمارے لیے ضرور کہیں نہ کہیں سے پانی کا انتظام کر دے مگر ہم لوگوں نے ہی ہمت ہار دی ہے چلو اٹھو ممکن ہے اللہ ہمارے حق میں بہتر فیصلہ اور بہترین سبب پیدا فرمائے گا۔

عبدالمطلب اور آپ کے ساتھیوں کا یہ عجیب وغریب معاملہ قریش کے دیگر

افراد بھی دیکھ رہے تھے مگر تعجب یہ تھا کہ سب پتھر دل تھے اور ہر کسی کو اپنی ذات کے علاوہ کچھ دیکھتا ہی نہیں تھا۔ جب عبدالمطلب اپنے ساتھیوں کو لے کر اٹھے اور چلنے کو تیار ہوئے اپنی اونٹنی پر اللہ کا نام لے کر سوار ہوئے تو جونہی آپ کی اونٹنی اٹھی تو نیچے سے پانی کا ایک چشمہ ابل پڑا۔ یہ صحرا میں شیریں چشمہ تھا جو آپ کی کرامت بھی کہلایا۔ آپ کے ساتھیوں نے اور آپ نے خوب پانی پیا اور قافلے کے دوسرے پتھر دل لوگوں کو بھی دعوت دی کہ لو دیکھ لو اور اس چشمہ سے تم بھی سیراب ہو جاؤ۔ اور اپنے پاس موجود مشکیزوں کو بھی بھر لو۔ جب قریش والوں نے اتنی فیاض دلی دیکھی، یہ سارا خدائی معاملہ دیکھا تو انہیں شرم بھی آ گئی اور تمام قبائل نے ایک ساتھ آپ کی کرامت و عظمت کا اعتراف کیا۔ ساتھ میں چاہ زم زم جس کے بارے میں نزاع تھا اس کے بارے میں بھی یہ اقرار کیا کہ عبدالمطلب تم حق پر ہو اور یہ سب معاملہ بھی خدا کا اسی طرح اشارہ ہے کہ آپ حق پر ہیں لہٰذا اب ہمارا تمہارا چاہ زم زم پر کوئی نزاع نہیں آپ جو کام کر رہے تھے آپ اسے جاری رکھیں ہمیں کسی کاہنہ کے پاس نہیں جانا بلکہ یہ خدائی فیصلہ ہے جو اللہ نے آپ کے حق میں کر دیا ہے بس ہمیں یہ ہی منظور ہے۔ چنانچہ سب نے واپسی کا ارادہ کیا اور واپس مکہ کی طرف لوٹ آئے۔ اس طرح یہاں پر بھی حضرت عبدالمطلب کی بزرگی اور شرافت و پاکدامنی کا اظہار ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کس طرح مرتبہ عطا فرمایا۔

طویل بیابان سے واپس آ کر آپ نے خلق خدا کی منفعت کے لیے پھر اس کام کو شروع کر دیا۔ آپ نے مٹی نکلوائی اس دوران زم زم کے کنواں سے سونے کے دو ہرن کچھ تلواریں اور زرہ بکتر بھی نکلے ان برآمد ہونے والی چیزوں کے بارے میں مختلف آراء ہیں ایک رائے کے مطابق یہ چیزیں ایرانی زائرین کی پھینکی ہوئی ہیں

اور کچھ دوسرے مورخین کا کہنا ہے کہ یہ چیزیں کسی شکست خوردہ لشکر نے اپنے تعاقب کرنے والے فاتح سے بچانے کے لیے اس کنویں میں پھینک دیں۔ بہر حال کچھ بھی تھا حضرت عبدالمطلب نے وہ اشیاء نکلوالیں۔ آپ نے دو میں سے ایک ہرن کے نصف سونے سے کعبہ شریف کے دروازوں پر سونے کی پتریاں چڑھا دیں۔ دوسرے کو خانہ کعبہ میں بطور نمائش رکھ دیا اس طرح سے عبدالمطلب نے آب زم زم شریف کا کنواں نئے سرے سے تلاش کر کے مکہ والوں کے لیے پانی کا مسئلہ حل کر دیا۔ قریش نے حجاج کو پانی پلانے کے لیے ''السقایا'' کا شعبہ قائم کیا جس کا کام ہی یہ تھا کہ دوران حج حجاج کو کسی طرح سے بھی پانی کے لیے تکلیف نہ اٹھانی پڑے بلکہ حج کے تمام مقامات پر ''السقایا'' نے ایسے حوض بنا دیئے گئے تھے جن میں السقایا کے مختلف گروہ پانی بھرتے رہتے حجاج ان حوضوں سے اپنی ضرورت کے مطابق پانی حاصل کرتے۔

عبدالمطلب نے چونکہ چاہ زم زم صاف کیا اور اس کی بہترین انداز میں اس وقت کے مطابق تعمیر کی اور اس کے دہانے پر ایک منڈیر بنوائی تاکہ حجاج کے لیے پانی نکالنا مشکل نہ ہو اس کے علاوہ کنوئیں کے متصل ایک حوض بھی بنایا تاکہ ہر کسی کو پانی نکالنے کی مشقت نہ اٹھانی پڑے بلکہ جس کے لیے پانی کا نکالنا ممکن نہ ہو وہ اس حوض میں سے پانی لے لے۔ قریش والوں کو پھر سے آپ سے حسد ہو گیا۔ کچھ لوگ اپنے اس حسد کی آگ بجھانے کے لیے رات کو آتے اور آپ کا بنایا ہوا یہ حوض توڑ کر چلے جاتے۔ آپ اپنے بیٹے حارث کے ساتھ مل کر پھر سے اس حوض کی تعمیر کرتے لیکن ہر رات وہ شریر لوگ ایسا ہی کرتے۔ جب ان لوگوں نے ایسا بار بار کیا تو آپ نے اس تکلیف کے ازالہ کے لیے خدا کی بارگاہ میں ہاتھ بلند کر دیئے۔ اس دعا

کے بعد آپ نے ایک خواب دیکھا کہ یہ بھی پہلے والے خواب کی طرح خدا کی طرف سے اشارہ ہی تھا کہ کوئی پکارنے والا پکار رہا تھا کہ تم یہ الفاظ زم زم کے پاس کھڑے ہو کر کہہ دو ''اے اللہ! میں اسے نہانے والوں کے لیے حلال نہیں کرتا' یہ صرف پینے والوں کے لئے مباح ہے۔'' آپ نے اگلے روز زم زم شریف کے کنوئیں کے پاس کھڑے ہو کر قریش کو حرم میں جمع کر کے یہی الفاظ دوہرائے۔ آپ کے اس طرح کرنے کے بعد جب بھی کوئی حوض کو خراب کرنے کے لیے اس کے پاس آتا تو وہ شدید تکلیف میں مبتلا ہو جاتا اور اپنے اس برے مقصد میں ناکام ہو کر لوٹ جاتا۔ اس طرح سے بھی لوگوں میں آپ کی عظمت و کرامت کا چرچا ہونے لگا اور بالآخر قریش کے شریر لوگوں نے ایسا کرنا چھوڑ دیا۔ یوں آہستہ آہستہ وقت گزرتا گیا۔

۱۹۰۹ء میں زم زم شریف کے کنواں میں طوفان آ گیا اور اس کا پانی خوب تیزی سے ابلنے لگا اور اس قدر پانی نکلا کہ اس کے آس پاس کی آبادیاں ڈوب گئیں۔ تاریخ کی کتابوں میں یہ بھی ملتا ہے کہ اس طوفان اور سیلاب کی زد میں بہت سے لوگ آ گئے اور جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ پھر جیسے جیسے وقت گزرتا گیا لوگوں کے رہن سہن میں تبدیلیاں واقع ہونے لگیں۔ تہذیب نئی شکل اختیار کرنے لگیں ہر صاحب اقتدار نے اپنی حیثیت کے مطابق چاہ زم زم کی تعمیر اور بہتری پر اپنے انداز میں توجہ دی۔ ترک حکمرانوں نے اس کے اردگرد غلام گردش بنا کر اوپر گنبد نما چھت بنا دی۔ پھر سنگ مر مر کے استعمال کا دور شروع ہوا تو صاحب اقتدار و ارباب اختیار نے اس کے گرد سنگ مرمر کی منڈیر بنا دی جس کی اونچائی پانچ فٹ تھی۔ اس کے اوپر چھت تک مضبوط لوہے کی جالی بنا دی گئی اور ان میں پانی نکالنے والی چرخیاں نصب کر دیں۔ ان چرخیوں پر دن رات کام جاری رہتا۔ لوگ بطور مزدور ان کو دن رات گھماتے اور

ان سے پانی نکالتے اس طرح پانی سے جو ڈول بھر جاتے وہ سقوں کو دیئے جاتے وہ ان سے حجاج کو چمکدار کٹوروں میں پانی پلاتے۔ حجاج ان کو اس خدمت پر بطور انعام کچھ نہ کچھ درہم وغیرہ عطا کر دیتے اس طرح سے ایک زم زم شریف سے بہت سے لوگوں کا کاروبار حیات منسلک تھا۔ کنویں کے ساتھ ہی تکونی نوکدار صراحیوں کا ایک وسیع سلسلہ تھا ان صراحیوں سے بھی زائرین کو پانی پلایا جاتا اور گھروں میں بھی ان کی مدد سے ہی پانی پہنچایا جاتا۔ بہت سے لوگ صرف یہ ہی مزدوری کر کے اپنا پیٹ پال رہے تھے کہ وہ لوگوں کے گھروں میں پانی پہنچاتے تھے۔

یہ تمام معاملات اگرچہ اپنے اپنے ادوار میں مختلف ہوتے رہے مگر جب سعودی حکومت آئی اور دور بھی سائنس کا آ گیا تو سعودی حکومت نے مسجد کے صحن کو اور وسعت دے دی اور پانی پینے کی نظام کو یہاں سے منتقل کر دیا کنوئیں کو جدید شکل دے دی اور اس کے اوپر مضبوط چھت بنا کر اسے ڈھانپ دیا اور اس کے اندر جدید موٹرز لگا کر پانی نکالنے کا ایسا سسٹم نصب کر دیا کہ پانی نکلتا ہی رہتا ہے۔

سعودی حکومت سے پہلے بھی حجاج جب آتے تو اپنے لیے کفن خریدتے اور اسے آب زم زم میں ڈبو کر خشک کر لیتے اور یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے اس وقت بھی زائرین اس بات کے خواہش مند ہوتے کہ ہم اس بابرکت پانی کو اپنے گھر والوں کے لیے بطور تحفہ لے کر جائیں آج بھی اس خوبصورت روایت کے محبت و اخوت سے سرشار مناظر دیکھنے کو ملتے ہیں۔ پہلے پہل پانی لانے کے لیے کنستر استعمال کیے جاتے تھے ان کنستروں میں آب زم زم بھر کر ان کو ٹانکا لگا دیا جاتا تھا اس طرح سے آب زم زم محفوظ انداز میں کسی بھی ملک تک پہنچایا جا سکتا تھا۔ اگر کوئی یہ کنستر اٹھائے جانے کی طاقت نہیں رکھتا تھا تو ان کے لیے ٹین کی گول کپیاں بنائی جاتیں تھیں ان

میں زم زم کی تھوڑی مقدار آتی تھی۔ ان کے سرے پر منہ بنا ہوتا تھا انہیں ''زمزمی'' کہا جاتا تھا اس میں تقریباً ایک گلاس پانی آجاتا تھا۔ اگر ایک طرح سے غور کیا جائے تو یہ بھی ایک طرح سے ایک خوبصورت تحفہ شمار کیا جا سکتا ہے بہر حال یہ تو اس دور کی بات ہے جب لوگ پیدل یا گھوڑوں اور اونٹوں پر سفر کیا کرتے تھے۔ اب لوگ ترقی یافتہ شمار ہوتے ہیں۔ ان کنستروں کی جگہ پلاسٹک کے ٹین اور گیلن لے چکے ہیں ان زمزمیوں کی جگہ پلاسٹک کی چھوٹی چھوٹی بوتلوں نے لے لی ہے۔ یہ پلاسٹک کے گیلن اور بوتلیں ہر سائز ہر وزن میں مل جاتیں ہیں۔ سعودی حکومت کی آمد سے قبل حجاج اپنے لیے جس عقیدت سے کفن تیار کیا کرتے تھے وہ سلسلہ آج بھی جاری ہے لیکن اس وقت چونکہ زم زم شریف کے کنواں پر ایسا نظام نہ تھا جو آج ہے اس لیے صحن حرم میں ہی لوگ یہ کام کرتے اب اس سلسلہ کو مسجد سے باہر منتقل کر دیا گیا ہے۔

خیر یہ ساری تاریخ کہانی زم زم کی ہے اس کو لکھتے ہوئے بھی ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ اللہ کریم نے اس کنواں کو کتنی ہی برکت و فضیلت عطا کی ہے دنیا کے پانیوں میں اس قدر عقیدت، محبت کسی پانی کو حاصل نہیں۔ اس کے پینے والے ان گنت ہیں اس کے حصول کی خواہش رکھنے والے بھی ان گنت ہیں ہر سال لوگوں کی ایک خاصی تعداد حج کے فریضہ کی ادائیگی کے لیے اللہ کے گھر کا رخ کرتی ہے جن کی مہمان نوازی ایک ایسے پانی سے کی جاتی ہے جس میں برکات اور انوارات ہیں۔ فریضہء حج کی ادائیگی کے بعد حجاج اپنے اہل خانہ، رفقاء و دیگر احباب کے لیے بطور تحفہ بھی اس پانی کو لے کر جاتے ہیں اس کی پیشکش بھی محبت بڑھاتی ہے گویا یہ پانی نہ صرف باطنی بلکہ ظاہری برکات و انوارات سے بھی متصف ہے۔

آسمانی کتابوں زم زم شریف کا ذکر

زم زم شریف کا ذکر پہلی آسمانی کتابوں میں بھی آیا ہے جیسا کہ توریت میں اس کا ذکر آیا ہے اگرچہ یہ توریت اپنی اصلی حالت پر برقرار نہیں لیکن پھر بھی زم زم کی عظمت وفضیلت کے لیے اس کی یہ آیت جس کی اصل اشارہ کے طور پر سمجھی جا سکتی ہے۔ ''خدا کے فرشتے نے آسمان سے حضرت ہاجرہ علیہا السلام کو پکارا اور کہا اے ہاجرہ! تجھ کو کیا ہوا؟ مت ڈر کیونکہ خدا نے اس جگہ سے جہاں لڑکا پڑا ہوا ہے اس کی آواز سن لی ہے۔ اُٹھ اور لڑکے کو اٹھا اور اسے اپنے ہاتھ سے سنبھال کیونکہ میں اس کو ایک بڑی قوم بناؤں گا۔ خدا نے اس کی آنکھیں کھولیں اور اس نے پانی کا ایک کنواں دیکھا اور جا کر مشک کو پانی سے بھر لیا اور لڑکے کو پلایا۔'' (پیدائش ۲۱ ص ۱۷ تا ۲۰)

یاد رہے ہمارے نزدیک درست بات وہ ہے جو احادیث میں ذکر ہے۔ اس لیے ہم نے یہاں زم زم کے بارے میں جن چیزوں کا ذکر کیا ہے وہ درج ذیل ہیں۔

☆...... زم زم شریف کا تعارف

☆...... معلومات

☆...... اسماء

☆...... اسماء کی تشریح

☆...... زم زم کے متعلق چند معلومات

☆...... زم زم اور صحابہ کرام

☆...... زم زم اور ائمہ کرام

☆...... زم زم اور سلف صالحین

زم زم شریف کا تعارف

زم زم کا کنواں حرم شریف کے صحن میں کعبہ شریف سے ۱۵ میٹر ہٹ کر جنوب مشرق میں حجر اسود کے بالکل سامنے واقع ہے۔

زم زم شریف کا یہ کنواں کعبہ سے بھی پرانا ہے۔

زم زم کے کنواں کی گہرائی کے متعلق کوئی حتمی روایت نہیں ملتی البتہ قیاس یہ ہے کہ وہ ۱۴۰ فٹ ہے مگر قریب ہی جب تعمیراتی کام کے دوران اس کی پیمائش کی گئی تو اسے ۲۰۷ فٹ گہرا پایا گیا ممکن ہے پانی کے تسلسل سے نکالے جانے کی وجہ سے اس کی گہرائی میں اضافہ ہو گیا ہو۔

زم زم کو زم زم کیوں کہا جاتا ہے؟

آب زم زم مسلمانوں کے نزدیک متبرک پانی ہے جیسا کہ ہم نے اس کتاب میں زم زم کی عظمت پر ایک آیت توریت سے بھی پیش کی کہ اس کا تذکرہ قدیم کتابوں میں بھی ملتا ہے اس کی عمر خانہ کعبہ سے بھی زیادہ ہے لیکن اس کے نام زم زم ہونے پر اہل لغت اور مورخین کا اختلاف ہے کہ اسے زم زم کیوں کہا جاتا

ہے۔ ان تمام اختلافات کو میں یہاں وجوہات کے نام سے ذکر کر رہا ہوں۔

پہلی وجہ زم زم کے معنی ہیں اجتماع کے۔ اور اجتماع اہل لغت کے نزدیک لوگوں کے اس ہجوم کو کہتے ہیں جہاں ۵۰ یا اس سے زیادہ آدمی پائے جائیں زم زم شریف کے کنواں پر چونکہ لوگوں کا اتنی تعداد میں بلکہ اس سے کثیر تعداد میں ہر لمحہ اجتماع رہتا ہے جیسے عربی میں کہا جاتا ہے ''زمزمہ من الناس'' تو اس وجہ سے اس ماء متبرک کا نام زم زم شریف رکھا گیا۔

دوسری وجہ زم زم کے ایک معنی ہیں کثیر کے۔ چونکہ اس متبرک کنواں میں پانی کی کمی کبھی واقع نہیں ہوئی ہر لمحہ یہاں سے پانی کی ایک کثیر مقدار نکلتی ہے اور یہاں پانی کے دوبارہ کثیر ہونے کا انتظار بھی نہیں کرنا پڑتا تو پانی کی اتنی وافر اور کثیر مقدار کے پائے جانے کی وجہ سے اسے زم زم کہا جاتا ہے۔

تیسری وجہ علامہ حربی نے اسے زم زم کہنے کی وجہ اس کے متحرک ہونے کو کہا ہے کہ یہ پانی ہر وقت متحرک ہے کبھی ٹھہرا نہیں اس لیے اسے زم زم کہا گیا ہے ویسے بھی اس کا ٹھہراؤ تو ممکن نہیں ہے کیونکہ یہ ہر لمحہ نکالا جاتا ہے اور مسلسل نکالنے کی وجہ سے اس کا ہر گھونٹ تازہ ہوتا ہے جو اپنے پینے والے کو ایک خاص نوعیت کی لذت اور تروتازگی فراہم کرتا ہے۔

چوتھی وجہ زم زم کا ایک معنی روکنا بھی ہے جب یہ دریافت ہوا تو اماں ہاجرہ علیہا السلام نے اس کے گرد پتھروں اور کنکروں کا بند باندھا اور اسے

ایک جگہ جمع کر دیا۔ ویسے بھی حدیث رسول ﷺ کے مطابق اگر اماں ہاجرہ علیہا السلام ایسا نہ کرتیں تو اس کا پانی سیلاب کی صورت اختیار کر لیتا۔ ۱۹۰۹ء کا واقعہ بھی ہم نے ذکر کیا جب زم زم شریف کے کنوئیں سے پانی ابلنے لگا اور ارد گرد کی آبادی اس میں ڈوب گئی۔

پانچویں وجہ — زم زم عربی زبان کے لفظ زمزمہ سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہیں ایڑی کو زمین پر اس قدر زور سے ضرب دینا کہ زمین میں گڑھا بن جائے۔ چونکہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عین اس جگہ اپنی ایڑی سے ضرب لگائی جہاں حضرت اسماعیل علیہ السلام اپنے پاؤں رگڑ رہے تھے تو اس کے نتیجہ میں پانی نکل آیا اس لیے بھی اسے زم زم کہا گیا۔

چھٹی وجہ — جب اماں ہاجرہ علیہا السلام صفا مروہ پر بے چینی کی کیفیت میں چکر لگا رہی تھیں اس وقت جب پانی کا ظہور ہوا اور پانی بہہ کر پھیلنے لگا تو اماں ہاجرہ علیہا السلام نے کہا زم زم جس کے معنی ہیں ٹھہر جا۔ اس طرح بھی اس کا نام زم زم پڑ گیا۔

ساتویں وجہ — عربی زبان میں زم زم اور زم زمہ کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ دور سے گنگناہٹ کا سنائی دینا۔ بکھری ہوئی چیزیں جمع کرنا، حفاظت کرنا۔ فرشتے کی ایڑی لگنے سے جب پانی نکلنا شروع ہوا تو اس کے نکلنے کی ایک مخصوص آواز تھی جو زم زمہ اماں ہاجرہ علیہا السلام نے سنا اسی بناء پر آپ ﷺ نے اس کو زم زم کہہ کر پکارنا شروع کر دیا تب سے اس کا نام زم زم پڑ گیا۔

آٹھویں وجہ ایک روایت کے مطابق جب پانی نکل کر بہنے لگا تو اماں ہاجرہ علیہا السلام نے اس کے گرد منڈیر بنائی اور سریانی زبان میں زم زم کہا جس کے معنی ہیں رک جا، رک جا تو اس کا نام زم زم پڑ گیا۔

زم زم شریف کی نسبت چونکہ حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ہے اس لیے اسے چاہ اسماعیل علیہ السلام بھی کہا جاتا ہے۔

آب زم زم کے دیگر اسماء شریف

عمومی طور پر جب کسی چیز کے اسماء اس کی صفات و ذات کی وجہ سے کثیر ہوں تو یہ اس کی خوبی و خامی پر دال ہوتا ہے کہ اگر کسی چیز کی اچھی صفات کی بناء پر اس کے بے شمار نام ہیں تو یہ بات اس کی عظمت اور فضیلت کی علامت ہے۔

عربی شعراء میں سے ایک شاعر نے بھی اپنے کلام میں اس بات کا ذکر یوں کیا ہے۔

واعلم بان کثرة الاسامی
دلالة ان المسمی سام

"اور خوب جان لو کسی چیز کے کثیر ناموں کا ہونا اس بات پر دلالت ہے کہ وہ چیز بڑی قدر و منزلت والی ہے۔"

ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے تو اس بات سے انکار کسی طرح پر بھی ممکن نہیں کہ آب زم زم کی اہمیت ہر ایک پر مسلّم ہے۔ پھر آب زم زم سے محبت و عقیدت محض مذہبی لگاؤ نہیں بلکہ ظاہری و باطنی ہر دو ثمرات کی وجہ سے ہے۔ حجاج کرام حج اور عمرہ کے ایام میں جس محبت سے اسے سیراب ہو کر پیتے ہیں وہ ناقابل بیان ہے پھر مکہ سے واپسی پر جب حجاج سے ملاقاتیں کی جاتی ہیں شہر خدا اور شہر

محبوب کی باتیں کی جاتی ہیں تو ہر کوئی اس آب خنک کا تذکرہ اپنے ہی والہانہ انداز میں کر رہا ہوتا ہے ہر ایک کی زبان سے اس کی مشاہداتی برکات سننے کو ملتی ہیں جن کو نہ صرف سن کر ہمارا دل باغ باغ ہو جاتا ہے بلکہ روح بھی تروتازہ ہو جاتی ہے۔ آب زمزم کے فضائل کے پیش نظر اس کے بہت سے نام ہیں جن کا تذکرہ پہلے ہم اجمالاً کریں گے پھر ان میں سے حسب توفیق چند اسماء شریف کی وضاحت و تشریح بھی کریں گے۔ بہت سے مصنفین نے اس کے اسماء ساٹھ سے زیادہ گنوائے ہیں جتنے ہمارے علم میں آئے وہ درج ذیل ہیں۔

☆......زم زم
☆......مکتوبه
☆......مبارکة
☆......برة
☆......بشری
☆......تکتم و مکتومة
☆......شباعه
☆......الروا
☆......مضنونه
☆......رکضة جبرائیل علیہ السلام
☆......هزمة جبریل علیہ السلام
☆......شفائے سقم
☆......طعام طعم
☆......حفیرة عبدالمطلب
☆......زمازم
☆...... ماء زمزم
☆......حرمیة
☆......هزمة جبرائیل علیہ السلام
☆......الرواء
☆......مرویة
☆......قریة النمل
☆......نقرة الغراب
☆......سابق
☆......سالمة

سقیاالله اسماعیل علیہ السلام	☆......سقاة الحجاج
☆......سيدة	☆......شباعة العيال
☆......شراب الابرار	☆......شراب الحجاج
☆......صافية	☆......طاهرة
☆......طعام الابرار	☆......ظبية
☆......عاصمة	☆......عافية
☆......عصمة	☆......عونة
☆......غياث	☆......كافة
☆......لاتنزف ولاتذم	☆......مأثرة العباس بن عبدالمطلب
☆......مجلية البصر	☆......مضنونة
☆......معذبة	☆......مغذية
☆......مفداة	☆......مونسه
☆......ميمونة	☆......نافعة
☆......كافية	☆......عافية
☆......عونة	

مذکورہ بالا تمام اسماء اپنے معانی کے اعتبار سے اسم با مسمی کی حیثیت رکھتے ہیں اب ہم ان میں سے چند عام اور کثیر الاستعمال اسماء کے معانی اور وضاحت پیش کریں گے۔

ا۔ سیدۃ

''سیدۃ'' عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں ''سردار''۔ آب زم زم کو اس لیے سیدۃ کہتے ہیں کیونکہ روئے زمین پر موجود تمام پانیوں سے یہ معتبر پانی ہے۔ اس کی عظمت و برکت تمام پانیوں پر حاوی ہے اسے عقیدت بھی تمام پانیوں سے بڑھ کر ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ کی زندگی میں آپ ﷺ کی زندگی میں آپ ﷺ کے جسم مبارک سے مس کیا ہوا پانی سب سے افضل تھا یہ ہی صحابہؓ کا عقیدہ ہے اور بالاجماع امت و علماء امت یہی ایک مسلمان کا عقیدہ بھی ہونا چاہیے۔

۲۔ شراب الابرار

''شراب'' عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں پینے کی چیز۔ جیسے مشروب وغیرہ پیا جاتا ہے اور الابرار بھی عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں نیکیاں ''بر'' کی جمع ہے جس کے معنی ہیں نیک۔ ابرار نیک لوگوں کو بھی کہا جاتا ہے یعنی نیکیاں کرنے والے لوگ۔ خیر کے کام کرنے والے لوگ۔ چونکہ حج اور عمرہ کرنے والے لوگ حرم شریف میں ہر قسم کے گناہوں سے دور رہنے اور کثرت سے نیک اعمال کرنے لگے ہوتے ہیں لہٰذا وہ اس پانی کے پینے پر حریص ہوتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ اسے پینے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ صبح و شام اسی سے اپنی پیاس ختم کرتے ہیں اس لیے اسے نیکوکاروں کا مشروب شراب الابرار کہا جاتا ہے۔

۳۔ خیر الماء

خیر الماء کا مطلب ہے بہترین پانی۔ زم زم شریف روئے زمین پر موجود تمام پانیوں سے بہترین پانی ہے اس کی تصدیق خیر الماء علی وجہ الارض ماء زم زم (ابن حبان، طبرانی)

حضور ﷺ کا فرمان عالیشان ہے:

''اس کرہ ارض پر سب سے بہترین مفید اور عمدہ پانی زم زم کا ہے۔'' خیر کے مطلب میں بھلائی اور مبارک دونوں ہی ہیں اب اس سے یہ بھی مراد لیا جا سکتا ہے کہ یہ پانی بھلائی کا ذریعہ ہے۔ اس کے پینے سے انسان میں نیکی کے جذبات خیر کے کاموں کی رغبت پیدا ہوتی ہے۔

۴۔ سابق

سابق عربی زبان کا لفظ ہے جو سبق سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں سبقت لے جانے والا۔ آگے بڑھنا، آگے نکل جانا، فوقیت حاصل کرنے والا۔ چونکہ یہ زم زم ایسا پانی ہے جو اپنی فضیلت وعظمت کے اعتبار سے روئے زمین پر موجود تمام پانیوں پر سبقت رکھتا ہے یعنی سب فضیلت والے پانیوں پر اس کی فضیلت مقدم ہے اور فوقیت رکھتی ہے۔

۵۔ سالمۃ

سالمۃ یہ عربی زبان کے لفظ سلام سے بنا ہے جس کے معنی ہیں سلامتی اور حفاظت، چونکہ ماء زم زم پینے والے کے لیے ہر حوالہ سے یہ پانی سلامتی وخیر والا

ہے۔ پینے والے کو صحت عطا کرتا ہے اس لیے اسے سلامتی وہ خیر والا کہا گیا ہے۔

٦۔ برۃ

برۃ کے پانی ہیں نیکی اور احسان یہ عربی زبان کے لفظ بر سے بنا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کنوئیں کو پیدا کر کے سب سے پہلے تو اسماعیلؑ پر احسان کیا پھر اولاد اسماعیلؑ پر اور پھر آج یہ تمام امت مسلمہ پر احسان ہے کہ وہ اس خیر و برکت والے پانی سے سیر یاب فیض یاب ہو رہے ہیں۔

برکۃ ومبارکۃ

برکت کا لفظ اردو زبان میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ جس کے معنی ہیں زیادتی اور بڑھنا چونکہ اس پانی کے پینے سے اس کی رغبت اور زیادہ بڑھتی ہے اس کی لذت سے اور لطف اندوز ہونے کو دل کرتا ہے اس کا کثرت سے استعمال بھی کثیر فوائد کو لاتا ہے۔ اس لیے اس کا یہ نام بھی رکھا گیا ہے۔

بشریٰ

بشری بھی عربی زبان کا لفظ ہے جو بشارت سے ہے اس کے معنی بھی خوشخبری دینے کے ہیں۔

جب بے آب و گیاہ ویرانے میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کے والد محترم اپنی زوجہ اور اس کے بیٹے کو چھوڑ کر گئے جہاں زندگی کی کوئی امید نہیں تھی جہاں کسی بشر کا نام ونشان نہ تھا ماں نے کئی دن سے کچھ کھایا نہ تھا۔ بیٹا بھی بھوک پیاس سے بلک رہا

تھا ماں کی ممتا بیٹے کی آخری سانسیں دیکھ کر پریشان حال تھی۔ کبھی دائیں تو کبھی بائیں دیکھ رہی تھی پانی کی تلاش بھی ضروری تھی۔ کسی درندے سے حفظ و امان کی طلب بھی تھی صفا و مروہ کے چکر کاٹ رہی تھی۔ اس وقت جب ہر دو جانب سے موت منہ کھولے آگے بڑھتی معلوم ہوتی تھی اللہ نے ننھے اسماعیلؑ کی ایڑی کے عین نیچے سے پانی کا چشمہ جاری فرما کر اسے خوشخبری بنا دیا۔ یہ موقع دونوں ماں بیٹے کے لیے بشریٰ ثابت ہوا۔

۹۔ صافیۃ

صافیۃ کا معنی ہے پاک صاف۔

زم زم کا پانی ہر قسم کے گدلے پن اور کوڑا کرکٹ سے بالکل پاک صاف ہے پھر آج کے دور میں سائنس کی تحقیق سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ زم زم ہر قسم کے جراثیم سے پاک ہے۔ اس لیے تو یہ قابل شفا بھی ہے۔

۱۰۔ طاہرۃ

طاہرۃ یہ بھی بمعنی پاکی کے ہیں چونکہ یہ پانی ہر طرح سے مکمل طور پر پاک صاف ہے اس میں کسی قسم کا کوئی عیب یا نقص نہیں پایا جاتا۔ یہ اپنے پینے والوں کے لیے ہر طرح سے نفع منداور لذت بخش ہے۔

۱۱۔ طعام الابرار

ماء زم زم ایک ہی وقت میں مشروب بھی ہے اور طعام بھی ہے۔ یہ نیک

کے معنی بعض شعراء عرب نے بازو کو حرکت دینا بھی لیے ہیں اب یہاں اس سے مراد یہ ہوگا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اپنا پیر زمین پر مارا تو زمین سے پانی نکل آیا۔

۱۹۔ سقاۃ الحجاج

جیسا کہ نام سے پتہ چل رہا ہے کہ وہ کنواں جس سے حاجی سیراب ہوتے ہیں تو اس کو آب زم زم کے لیے بطور اسم استعمال کرنا بہت درست ہے۔

۲۰۔ حرمیۃ

یہ حرم کی طرف سے منسوب ہے اور یہ کنواں حرم شریف میں موجود ہے بلکہ حرم کے صحن میں اسی نسبت سے اسے حرمیۃ کہا گیا ہے۔

۲۱۔ مکتومۃ

مکتوم عربی زبان میں چھپنے کے معنی میں ہے اور یہ بئر زم زم اپنی جگہ اور محل سے چونکہ مخفی ہو گیا تھا۔ لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ ہو گیا تھا پھر اللہ نے اپنے بندوں میں سے نیک پارسا فضیلت والے بندے عبدالمطلب کو خواب کے ذریعے اس کی موجودگی کا اشارہ دیا۔ اس اشارہ کے مطابق عبدالمطلب نے اس عظمت و فضیلت والے پانی کے مقام کو تلاش کیا اور اسے کھود کر لوگوں پر ظاہر کیا۔

۲۲۔ عاصمۃ

بمعنی حفاظت کرنے کے ہیں۔

جس نے ماء زم زم پیا تو وہ ہر قسم کے نفاق سے محفوظ و ممنون رہے گا اس کا

یہ نام حدیث مبارکہ کی تصدیق سے بھی متعین کیا گیا ہے۔

۲۳۔ عافیۃ

عافیت کے معنی سلامتی کے ہیں۔

ماء زم زم کو جس نے طلب شفاء کے لیے پیا تو وہ ہر قسم کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔

۲۴۔ ظبیۃ

ظبیۃ دراصل عربی زبان میں چمڑے کے ایسے برتن کو کہا جاتا ہے جس میں کوئی قیمتی مشروب موجود ہو۔ آب زم زم کے کنواں کے لیے یہ لفظ استعارہ اسی لیے لیا کہ اس میں ایک قیمتی حیات بخش پانی موجود و محفوظ ہے جس سے لوگ آج تک استفادہ کر رہے ہیں اور یہ رہتی دنیا تک جاری رہے گا۔

۲۵۔ ظاہرۃ

آب زم زم کا ایک نام ظاہرہ بھی ہے اور اس کے یہ نام ہونے کی وجہ یہی ہے اس کی منفعت سب پر ظاہر ہے اس کے فوائد سے ہر خاص و عام واقفیت رکھتا ہے۔

۲۶۔ طیبۃ

طیب عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی پاکیزہ کے ہیں ہر ایسی پاکیزہ چیز خواہ وہ کھانے کی ہو یا پینے کی جس سے انسان لذت حاصل کرتا ہے اسے طیبہ کہا

جاتا ہے اور یقیناً آب زم زم اپنے اس اسم مبارک کے لیے کسی وضاحت کا محتاج نہیں۔

۲۷۔ عونۃ

عون سے ہے جس کے معنی ہیں مدد، تو ماء زم زم اماں ہاجرہ علیہا السلام کے لیے زندگی کی بقاء کے سلسلہ میں مددگار ثابت ہوا اور آج بھی حجاج کے لیے دوران حج تھکن، بھوک اور پیاس کو ختم کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

۲۸۔ کافۃ

یہ بھی اسی طرح ہے جیسے لفظ کفایہ بولا جاتا ہے۔ ماء زم زم اپنے پینے والے کے لیے بھوک اور پیاس کے رفع کرنے میں کفایت رکھتا ہے مطلب حاجت کے خاتمہ کے لیے کافی ہے۔ اس کے غذائی اجزاء طاقت و تندرستی کے حصول کے لیے بھی کفایت کرتے ہیں۔

۲۹۔ غیاث

غیاث بھی عربی زبان کا لفظ ہے جیسے عام طور پر لفظ غوث بولا جاتا ہے۔ جس کے معنی مراد لیے جاتے ہیں مددگار۔ یہ پانی ایک وقت میں اماں ہاجرہ علیہا السلام کے لیے مددگار ثابت ہوا تھا اور اب حجاج کے لیے مددگار ثابت ہوتا ہے اس لیے اسے غیاث کہا گیا ہے۔

۳۰۔ لاتنزف ولاتذم

ماءزم زم کی دوخوبیوں کی نسبت سے اس کا یہ نام رکھا گیا ہے۔

لاتنزف کا معنی ہے ایسی چیز جو نہ کبھی ختم ہو نہ اس میں کوئی عیب یا قابل مذمت وصف پیدا ہو۔ آب زم زم میں نہ تو کبھی کوئی عیب پیدا ہوگا نہ ہی کوئی ایسا وصف سننے میں آیا ہے کہ دل کراہیت محسوس کرے بلکہ جب بھی کسی سے اس کے متعلق سنا ہے تو اس کی طلب کی چاہت اور بڑھ گئی۔ لاتذم کا معنی ہے ایسی چیز جو کبھی تکلیف دہ نہ ہو۔ آب زم زم نہایت زود ہضم ہے۔ اپنے پینے والے کے لیے شفا لانے والا ہے اگر کوئی اسے طلب سے زیادہ پی لے تب بھی یہ اپنے پینے والے کو نقصان نہیں دیتا۔

۳۱۔ مضنونۃ

اس نام کا مطلب جاننے والے ایک دفعہ تو حیرت کا شکار ہوتے ہیں کہ مضنونۃ تو عربی زبان میں بخل کے معنی میں آتا ہے تو اس معنی کا اطلاق ماءزم زم پر کیسے ہوگا۔ تو ہم اس کی تاویل حدیث رسول ﷺ کی روشنی میں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ منافق آدمی کبھی پیٹ بھر کر آب زم زم نہیں پیئے گا۔

۳۲۔ مجلیۃ البصر

یہ جلو سے ماخوذ ہے اس کے معنی ہیں واضح اور صاف نظر آنا۔ حدیث مبارکہ کی روشنی سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ماءزم زم دیکھنے سے بھی نظر صاف اور اچھی ہوتی ہے اب تو بازاروں میں زم زم کے نام سے سرمہ بھی آ رہا ہے۔ بقول شخصے

اس سرمہ کی تیاری نہایت خاص انداز میں ماء زم زم کے ساتھ کی جاتی ہے اگر ایسا ہی ہے تو یہ یقیناً قابل شفاء ہو گا اللہ کریم اس کے تیار کرنے والوں کو رزق حلال اور اس کے استعمال کرنے والوں کو شفاء کا صلہ عطا فرمائے۔

۳۳۔ مغداۃ

یہ عربی زبان کے لفظ فداۃ سے ہے جس کے معنی کسی چیز کو قربان کرنے کے بھی ہیں مطلب ایک چیز کی عظمت بڑائی کو مسلم جانتے ہوئے دوسری چیز کو اس کے لیے قربان کر دینا یا ایسی خواہش رکھنا جیسا کہ صحابہ کرامؓ حضور ﷺ کے عشق میں اس قدر مستغرق ہوا کرتے تھے کہ اکثر گفتگو کرنے سے پہلے بارگاہ جناب میں یوں عرض کناں ہوتے (فداک امی وابی) (اے اللہ کے رسول ﷺ) آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔

یہاں ماء زم زم کے کنویں کا یہ نام اس لیے پڑا کہ جب عبدالمطلب نے خدائی اشارہ کے مطابق کنواں کھودنا شروع کیا تو ابتداء میں سب نے ایذاء پہنچائی آپ نے یہ نذر مانی کہ اے اللہ! اگر تو نے مجھے دس بیٹے دیئے تو میں ایک کو تیری راہ میں قربان کرونگا اس طرح آپ کی یہ منت قبول ہوئی اور آپ زم زم کے کنواں کو کھودنے میں اور اس کے درست مقام کو پا لینے اور اسے دوبارہ سے پالینے اور جاری کرنے کے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔

پھر عبدالمطلب نے اپنے دس بیٹوں کے نام کا قرعہ ڈالا تو اس میں عبداللہ جو کہ آپ کو اپنے تمام بیٹوں میں سے پیارے تھے ان کا نام نکلا اور ہر دفعہ قرعہ ڈالنے پر انہیں کا نام آتا۔ اس مرتبہ بھی آپ کو خواب میں اشارہ دیا گیا آپ نے

عبداللہ کے بدلے سو اونٹ ذبح کیے اور ان کا گوشت تقسیم کیا اس طرح اس کا نام مغداتہ پڑ گیا۔

۳۴۔ معذبۃ

یہ عربی زبان کے لفظ عذوبۃ سے ہے جس کے معنی ہیں مٹھاس، میٹھا مشروب۔ آب زم زم میں ایک خاص قسم کی لذت ہے جو اپنے پینے والے کو ایک خاص قسم کی چاشنی مہیا کرتا ہے اس خاص قسم کی مٹھاس اور لطف کی وجہ سے اس کا یہ نام رکھا گیا۔

۳۵۔ مغذیۃ

یہ عربی زبان کے لفظ غذا سے ہے اس کی وضاحت پہلے کر چکا ہوں یہاں اتنا جاننا کافی ہے کہ آب زم زم مشروب اور طعام دونوں کا کام دیتا ہے یہی نہیں اس میں بدن انسانی کی ضروریات کے عین مطابق قدرتی غذائی اجزاء شامل ہیں جو انسانی نشونما میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اگر کسی کو گندم یا جو کی روٹی میسر نہ بھی آئے تو صرف آب زم زم پینے سے بھی اس کے بدن کی غذائی ضروریات پوری ہو جاتی ہیں۔ یہ بات نہ صرف فرمان رسول ﷺ سے ثابت ہے بلکہ آج کی سائنس نے بھی اس بات کو ثابت کر دیا ہے جس کی مزید تفصیل ہم آئندہ ذکر کریں گے۔

۳۶۔ نافعہ

نفع سے مشتق ہے یہ پانی چونکہ اپنے پینے والوں کے لیے ظاہری اور باطنی

ہر دو طرح کے فوائد رکھتا ہے۔ ہر دو طرح سے انہیں نفع دیتا ہے اس لیے اسے نافعہ کہا گیا ہے۔

۳۷۔ میمونۃ

یہ یمن سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہے بابرکت۔ چونکہ کسی کو بھی اس ماء مبارکہ کی برکات سے انکار نہیں پھر اس کی برکات صرف ظاہری ہی نہیں پوشیدہ بھی ہیں انہیں برکات کی بنا پر اسے میمونۃ کہا گیا ہے۔

۳۸۔ مؤنسۃ

یہ عربی زبان کے لفظ انس سے ہے جس کے معنی محبت اور لگاؤ کے ہیں اور یہ وحشت کی ضد ہے۔ ماء زم زم پینے والے کا دل اس کے پینے سے مانوس ہو جاتا ہے۔ اور اس کے دل میں محبت اور الفت اور بڑھ جاتی ہے۔

۳۹۔ قریۃ النمل، نقرۃ الغراب

لغوی طور پر اس کا معنی ہو گا چونٹیوں کا مسکن لیکن دراصل یہ اس خواب کی طرف اشارہ ہے جو حضرت عبدالمطلب نے دیکھا جس میں یہ اشارہ دیا گیا تھا کہ ماء زم زم کے درست مقام پر آپ کو چیونٹیوں کی کثرت نظر آئے گی۔ آپ کو یہ بھی اشارہ دیا گیا ہے کہ ایک علامت یہ بھی ہو گی کہ وہاں کوا نظر آئے گا جو اپنے پاؤں سے زمین کریدتا ہو گا۔

آپ حرم میں جب اس جگہ آ کر تشریف فرما ہو گئے تو ایک نیم ذبح گائے

آئی جس کا خون وہاں گرا۔ چونٹیاں جمع ہو گئیں اور کوا بھی آیا جس نے زمین کریدی۔ اس طرح تمام علامات مکمل ہو گئیں۔

آپ نے اس جگہ سے کھودنا شروع کر دیا اور اس جگہ ہی زم زم کے کنواں کو پایا اس وجہ سے اس کا نام قریۃ النمل اور نقرہ الغراب (کوّے کے کریدنے کی جگہ) پڑا۔

آبِ زم زم کے فضائل و اسماء

شعراء کرام کے کلام کی روشنی میں

شاعری میں زم زم کے اسماء

زم زم اسماء انت فھی برہ

سیدۃ بشری و عصمۃ فاعلم

زم کے کئی نام ہیں پس اس کا نام برہ ہے اور خوب جان لو اس کا نام سیدہ، بشری اور عصمۃ بھی ہے۔

نافعۃ و مضنونۃ عونۃ الوریٰ

و مرویۃ سقیا وظیبۃ فافھم

اور یہ نافعہ، مضنونہ اور عونۃ الوریٰ ہے (مخلوق کا مددگار)
پس یہ بھی سمجھ لو یہ مرویہ سقیا (سیراب کرنے والے، خوب سیراب کرنے والا) اور ظیبہ ہے۔

وهمزة جبريل و هزمة كذا

مباركة أيضا شفاء لاسقم

اور ہمزۃ جبرائیل اور ہزمۃ جبرائیل ہے اسی طرح مبارکہ بھی اور شفا والا بھی ہے (بیماریوں کے لیے)

و مُونسة ميمونه حرمية

و كافية شباعة بتكرم

اور یہ مونسۃ میمونہ حرمیہ ہے اور یہ کافیہ اور شباعۃ ہے جو عزت و تکریم سے پیا جاتا ہے۔

و مغذية عدت و صافية غدت

و سالمة ايضا طعام لاطعم

اور یہ زم زم ایسا پانی ہے جسے غذا بھی شمار کیا جاتا ہے نیز یہ دوسری چیزوں کی ملاوٹ سے پاک صاف ہے اور یہ سلامتی والا ہے یہی نہیں بلکہ یہ کھانوں میں سے ایک کھانا ہے۔

شراب الابرار و عافية بدت

وطاهرة تكتم فاعظم بزمزم

زم زم نیک لوگوں کا مشروب ہے اس کی عافیت تو عیاں ہو چکی ہے اور یہ پاکیزہ ہے ایسی پاکیزگی رکھتا ہے جس کا چھپانا محال ہے اور زم زم بڑی فضیلت و عظمت والا پانی ہے۔

حضرت ابراہیم بن عبداللہ الطائی رحمۃ اللہ علیہ برہان الدین القبراطی کی شاعری میں آب زم زم کے اسماء

حضرت ابراہیم بن عبداللہ الطائی رحمۃ اللہ علیہ ایک ولی اللہ گزرے ہیں آپ چونکہ عربی شاعری کیا کرتے تھے اس لیے آپ نے بھی آبِ زم زم پر کچھ اشعار کہے جن میں سے چند درج ذیل ہیں تکرار سے بچنے کے لیے میں یہاں ان کا ترجمہ نہیں کر رہا فقط عربی اشعار ملاحظہ فرمائیں۔

لزمزم اسماء منها زمزم
طعام طعم و شفا من يسقم
سقيا نبی الله ء اسماعيلا
مروية هزمة جبرائيلا
مغذية عافية و كافية
سالمة و عصمة و صافية
و بره بركة مباركة
نافعة سريغشی ناسكة
مونسة مرمية ميمونة
وظبية طاهرة مضنونة
سيدة وعونة قدعيت
شباعة العيال قد ماسميت

ایک دوسرے شاعر کا بیان

تبارکت انهار البلاد سوائح
بعذب رخصت بالمارحة زم زم

''دوسرے شہروں کی نہریں اپنی روانی کے لیے بابرکت ہیں۔
لیکن زم زم کا پانی اپنی شیرینی' مٹھاس نمکینی اور ملاحت کے لیے
مخصوص ہے۔''

حضرت فاکھی کے اشعار مبارک

نحن حضرنا للحجيج زمزما

ہم نے حجاج کرام کے لیے زم زم کا کنواں کھودا

شفاء سقم و طعام مطعما

زم زم میں مرض کی شفا ہے اور یہ کھانے کے وقت کھانا ہے۔

ركضة جبريل و لما تعظما

زمزم حضرت جبرائیل علیہ السلام کی ایڑی کی چوٹ سے پھوٹا ہے اور
اسی وجہ سے اسے عظمت وشرف حاصل ہے۔

سُقيا نبي الله فيما حرما

ابن خليل ربنا المكرما

اس وقت سے اللہ کے نبی کو حرم میں سیراب کر رہا ہے وہ نبی جو
خلیلؑ کا بیٹا ہے اور خلیلؑ ہمارے رب کی بارگاہ میں مکرم و معظم
ہیں۔

حضرت میورقی کی شاعری میں زم زم کا خوبصورت تذکرہ

فلیت لنا من ماء زمزم شربة

کاش ہمیں بھی آبِ زم زم سے ایک گھونٹ حاصل ہو جائے

تکون لنا أمناً لدی موقف الحشر

اور یہ گھونٹ ہمیں میدان حشر میں جہاں سب نے کھڑے ہونا ہے اس مقام پر امان دینے کا باعث بن جائے۔

فیا حبذا ماءٌ لما قد شربته

پس یہ کیا ہی خوب پانی ہے جسے تم نے نوش کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

کماصح فی اخبار صدق بلانکر

جیسا کہ حدیث مبارکہ کی صحیح روایات میں یہ بلا اختلاف ذکر ہوا ہے۔

(درة الحجال فی اسماء الرجال، جلد اول صفحہ ۱۷۷)

محمد بن ابی بکر کا قصیدہ

محمد بن ابی بکر نے ایک قصیدہ لکھا جس میں آپ نے بصورت شاعری حج کے تمام اعمال کا تذکرہ کیا اور یہ بات آپ کے کمال شاعر ہونے پر بھی بہترین دلیل ہے۔ آپ کا مکمل نام مع کنیت اس طرح ہے حضرت ابن رشید البغد ادی محمد بن ابی

بکر رحمتہ اللہ علیہ ہے آپ نے ۶۶۲ء میں انتقال فرمایا۔ آپ نے بہترین انداز میں زم زم کے متعلق اشعار کہے جو درج ذیل ہیں۔

وصلی بار کان المقام حجیجنا

اور ہم حاجیوں نے مقام ابراہیم علیہ السلام پر نماز ادا کی

وفی زمزم ماء طهور و ردناه

اور پھر ہم زم زم شریف کے چشمہ پر آتے ہیں اور چاہ زمزم میں پاک پانی ہے۔

و فیه الشفاء فیه بلوغ مرادنا

اور اس زمزم میں شفا ہے اور اس میں ایسی تاثیر ہے کہ ہم اپنی مرادیں پوری پاتے ہیں۔

لما نحن ننویه اذا ماشر بناه

وہ مرادیں جن کی نیت ہم پانی پیتے ہوئے کرتے ہیں۔

(نشرالآس)

برہان الدین القیر اطی کا کلام

آپ کا پورا تعارف مع نام و کنیت اس طرح ہے۔ حضرت شیخ شاعر برہان الدین القیر اطی ابراہیم بن شرف الدین رحمتہ اللہ علیہ۔

آپ کا انتقال ۷۸۱ھ میں ہوا۔ آپ کے اشعار مبارک شاعری میں ایک خاص مقام کے حامل ہیں آپ کے معاصرین آپ کی شاعری اور کمال فصاحت و

بلاغت کے معترف ہیں۔

آپ نے بھی زم زم شریف کے متعلق کچھ اشعار کہے ہیں جو نشر آلاس نامی کتاب سے آپ کے لیے درج کر رہا ہوں۔

واشربا من شراب زمزم کاساً

تم دونوں زمزم نامی مشروب سے ایک پیالہ پیو

دب منه السرور فی الاعضاء

اس مشرب کے پینے سے لذت و سرور تمہارے جسم کے ہر ہر عضو میں سرایت کر جائے گا۔

فهی حقا طعام طعم لجوع

زم زم کے متعلق ایک حق سچ بات یہ بھی ہے کہ وہ بھوک کے وقت کھانے کی طرح ایک کھانا ہے۔

و بما للسقيم ای شفاء

اور زمزم شریف بیمار کے لیے کتنی بہترین شفا حاصل کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔

محمد بن العلیف کا کلام

محمد بن علیف ۸۱۵ھ میں آپ کا وصال ہوا آپ کی زم زم شریف کے متعلق کہی ہوئی ایک رباعی اس طرح سے ہے۔

الاليت شعری هل ابتين ليلة

اے کاش مجھے اس بات کا علم ہوتا کہ میں ایک رات بھی گزار سکوں گا۔

واضحی و يهنانی مناك مقيل

اور اس بات کی بھی خبر نہیں ہوتی کہ میں حرم میں دن گزار سکوں گا اور وہاں پر آرام کرنا مجھے کتنا بھلا معلوم ہوتا ہے۔

و هل اردن من حوض زمزم شربة

اور کیا دوبارہ یہاں حرم میں آ سکوں گا اور زم زم شریف کے حوض سے پانی پینا نصیب ہوگا۔

تميت سقامی فالفواد عليل

تاکہ اس کے پینے سے بیماری ختم ہو جائے اس لیے کہ میرا دل بیمار ہے۔

ابن ناصر الدین مشقی کا کلام

ابن ناصر الدین مشقی کا اصل نام علامہ حافظ شمس الدین محمد بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ تھا۔ آپ مشہور ابن ناصر الدین مشقی کے نام سے تھے۔ آپ کی وفات ۸۵۲ھ میں ہوئی۔ آپ نے بھی زمزم شریف کی مدح میں مختلف اشعار کہے اور آپ کے اشعار امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنے مجموعہ میں ذکر کیے ہیں۔ آپ نے زمزم شریف پر کہے اشعار میں زمزم کے فضائل و فوائد دونوں کا تذکرہ کیا ہے۔ آپ

کے چند اشعار درج ذیل ہیں۔

خير المياه بلا نزاع زمزم

بغیر کسی اختلاف کے زمزم پانیوں میں سے بہترین پانی ہے۔

لا سلسبيل و كوثر ايتقدم

نہ کہ سلسبیل اور کوثر سے بھی مقدم ہے۔

علم النبی مياه جنة ربه

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کی جنت کے تمام پانیوں کو جان لیا ہے۔

و يقول زمزم خير ماء فافهموا

اور فرمایا سمجھ لو زم زم بہترین پانی ہے۔

لا يلتقی أبداً و نار جهنم

ماءِ زمزم کبھی بھی جہنم کی آگ کے ساتھ جمع نہیں ہوگا۔

فی جوف من هو فی الحقيقة مسلم

اس شخص کے پیٹ میں جو حقیقی طور پر مسلمان ہوگا۔

یہ مذکورہ اشعار امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ کے مجموعہ سے لیے گئے ہیں اب "تحفة الراكع و الساجل"

کتاب سے چند اشعار ذکر کیے جا رہے ہیں۔

بـئـیــــر مبــار کۃ و بیـــر طیبـــہ

شبـــاعۃ ام الــعـیـــال و زمـــزم

زم زم بابرکت کنواں ہے اور زمزم پاکیزہ کنواں ہے۔

زم زم کی حیثیت ایک بچوں والی ماں کی طرح ہے جو اپنے بچوں

کا پیٹ بھرتی ہے اور وہ زم زم ہے۔

یـنـفـی الـنـفــاق تـضلع من مشربـه

یشفـی الـسـقـام، طـعــام طعم یعلم

اس کا سیر ہو کر پینا نفاق کو ختم کر دیتا ہے

یہ بیماروں کو شفا دیتا ہے، اور یہ کھانوں میں سے ایک کھانے کی

حیثیت سے جانا جاتا ہے۔

و تــضــلـع مـنـهــا یـکـون عبــادۃ

وجلا الـحـیـون و لـلـخـطـایا یهدم

اس سے خوب سیر ہو کر پینا بھی ایک عبادت ہے۔ اور اس کا

دیکھنا بھی آنکھوں کو جلا بخشتا ہے اور گناہوں کا گرا دیتا ہے۔

نجم الدین کا کلام

آپ حافظ قرآن ہونے کی وجہ سے مشہور تھے اس کے علاوہ آپ کا شمار مورخین میں بھی ہوتا ہے آپ کا مکمل نام مع اللقلب وکنیت اس طرح جانا جاتا ہے حافظ مورخ نجم الدین بن فہد المکی عمر بن محمد۔ آپ کو شاعری میں کمال ملکہ حاصل تھا۔ آپ کے آب زم زم کے متعلق کہے گئے اشعار کا شمار بھی آپ کی شاعری کے اعلیٰ

اشعار میں ہوتا ہے۔ آپ کا وصال مبارک ۶۸۵ھ میں ہوا۔
چند نمونے کے اشعار درج ذیل ہیں۔

أیا زمزم الخیرات و الری والشفاء

اے! ڈھیر ساری خیر والے اور سیراب کرنے والے اور شفا یاب کرنے والے زمزم

ویرء الذی امسی سقیما علی شفا

اور اس کے لیے دواء جو کہ کنارے پر بیمار پڑا تھا۔

ویا خیر ماء قل جری متدفقا

اور اے بہترین پانی جو کہ بلا شبہ پھوٹ کر جاری ہوا

منالبیت والارکان والحجر والاصفاء

یہ بیت' ارکان اور حجر اور صفاء کے درمیان سے پھوٹا۔

لفضلك قلب المصطفیٰ ﷺ بل غله

حضور نبی کریم ﷺ کے قلب انور کو تجھ سے تیری فضیلت کی وجہ سے غسل دیا گیا۔

و بورك من قلب صفی و مصطفی ﷺ

پھر حضور نبی کریم ﷺ کے پاک دل کی وجہ سے تجھے اور برکت دے دی گئی۔

ویا اصفا من ماء زمزم فضله

اور اے زم زم کے اوصاف اور فضائل بیان کرنے والے

نبی الھدی فی وصفه منك اور صفا

ہدایت کے نبی ﷺ اس کے اوصاف و فضائل بیان کرنے میں تجھ سے زیادہ فصیح و بلیغ ہیں۔

ابراہیم الزمزمی کا کلام

وماء زمزم فیه للانام غذا

اور زمزم شریف ایسا پانی ہے جس میں جانداروں کے لیے غذا ہے۔

كذا دواء من الارض والعلل

اسی طرح بیماریوں اور آفات سے تحفظ کی دوا ہے۔

فھو الشفاء لاسقامی و ان کثرت

پس ماء زم زم میری بیماریوں کے لیے شفاء ہے۔ اگرچہ وہ بیماریاں کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہوں۔

وھو الطعام لقول سید الرسل ﷺ

اور حضور نبی کریم ﷺ سید المرسلین کے فرمان کے مطابق ماء زم زم کھانا بھی ہے۔

ابراہیم الزمزی کا مکمل نام مع لقب و کنیت علامہ برہان الزمزمی ابراہیم بن علی ہے آپ کا وصال ۸۶۴ھ میں ہوا۔

احمد بن مصری کا کلام

حضرت شیخ احمد بن مصری کا شمار اعلیٰ پائے کے شعراء کرام میں ہوتا ہے آپ کا وصال ۹۱۱ھ میں ہوا جہاں آپ نے دیگر موضوعات پر طبع آزمائی کی وہاں آپ نے زم زم کی تعریف میں بھی اشعار بیان کیے جو کہ آپ کے زمزم کے مشاہدات کا خلاصہ ہیں۔

شفیت یا زمزم داء السقیم

فانت اصفی ماتعاطی الحکیم

اے زمزم! تو نے بیمار کو بیماری سے شفا دی ہے۔ سو ایک حکیم جو کچھ بھی استعمال کرتا ہے تو ان سب میں سے زیادہ صاف ہے۔

وکم رضیع لك اشواقه

الیك بعد الشیب مثل العظیم

تجھے پینے والوں کی اتنی کثرت ہے کہ وہ بڑھاپے میں بھی تیرا شوق رکھتے ہیں۔

ان کا مشتاق ہونا اس قدر ہے جیسے دودھ چھڑایا ہوا بچہ دودھ کا مشتاق ہوتا ہے۔

و زم زم فاقت کل ماء بطیبها

و لو ان ماء النیل یجری علی المسك

اور زم زم کی عظمت و فوقیت تمام پانیوں کی طہارتوں اور پاکیوں پر ہے اگرچہ دریائے نیل کا پانی مہک کی طرح بہے اور سارے

جہان کو معطر کر دے تب بھی زمزم کو فوقیت حاصل ہے۔

علامہ سیوطی کا کلام

علامہ سیوطی کو اللہ کریم نے علم حدیث میں بڑا مقام عطا کیا۔ عشق رسول ﷺ میں آپ اپنے زمانے کی مثال ہیں بلکہ آج بھی آپ کی حیات مبارکہ پڑھنے کا شرف حاصل ہو تو عشاق زار و قطار بوجہ رشک رونے لگتے ہیں کہ آپ ایسے عاشق رسول ﷺ تھے کہ آپ کو دن میں حالت بیداری میں ۲۷ مرتبہ حضور کا دیدار حاصل ہوتا تھا۔

آپ نے بھی آب زمزم پر اشعار فرمائے ہیں مگر آپ کا اپنا مشہور واقعہ ہے کہ آپ نے زمزم جس مقصد کے لیے پیا وہ پورا ہوا اس کا تفصیلی تذکرہ ہو چکا ہے۔

آپ کا وصال ۹۱۱ھ میں ہوا اور آپ کی تصنیفی خدمات آج بھی اسلام کی شمع روشن کیے ہوئے تاریکیوں کو اجالوں میں بدل رہی ہیں۔

نمونہ کے لیے آپ کے کلام مبارک سے چند اشعار درج ذیل ہیں۔

غنمنا عند بیت الله عیشا

وهبنا فی مقام هنا امین

ہم نے بیت اللہ کے سائے میں زندگی کے جو لمحات گزارے
ان کو غنیمت جانا اور اس کی قدر کی۔
اور ہم نے اس پر امن مقام پر خوشگوار اور پاکیزگی سے بھری
زندگی گزاری۔

ودار بـمـا زمـزم لـی تـذکـر

فـطـاف لـنـا بـکـاس مـن مـعـیـن

اور زمزم شریف کے پانی کی گردش دیکھ کر میرے دل میں یہ
خیال آیا کہ ہمارے لیے ایک ایسا منظر صاف پانی کے چشمے
سے بھی ہو اس صاف پانی کے جو جنت میں جنتیوں کے لیے ہو
گا۔

ابن علان الصدیقی کا کلام

امام سیوطی کی طرح آپ بھی اپنے زمانے کے مشہور امام ثابت ہوئے۔
آپ بھی محدث و مفکر تھے آپ کا مکمل نام امام حافظ و مفسر ابن علان الصدیقی المکی
تھا۔ آپ کا وصال ۱۰۵۷ھ میں ہوا۔ آپ کے اشعار درج ذیل ہیں۔

و زمـزم قـا لـوا فـیـہ بـغـض ملوحۃ

ومـنـہ مـیـاہ الـعـیـن أحـلـی و أملح

لوگ کہتے ہیں کہ زم زم میں کچھ نمکینی ہے
اور اس سے زیادہ تو دوسرے چشموں کا پانی میٹھا اور اچھا ہے۔

فـقـلـت لهم ـــــ قلبی یراھا ملاحۃ

فـلا بـرحـت تـحـلـو لقلبی و تملح

میں نے ان سے کہا میرے دل کو تو یہ زمزم ہی اچھا لگتا ہے پس
اس کے بارے میں یہ کہنا درست نہیں کیونکہ یہ میرے دل کو میٹھا
لگتا ہے اور تازگی بخشتا ہے۔

قاضی جمال الدین مالکی کا کلام

لا زم طواف الیت یا ھذا دکن

مستکثرا منہ و من لثم الحجر

اے نوجوان! بیت اللہ کا طواف کثرت سے کر اور اس عمل کو اپنے لیے لازم کر لے۔

کثرت سے طواف کرنے کے علاوہ حجر اسود کو بار بار بوسہ دینے کا شرف بھی حاصل کر۔

و اشرب شرابا صافیا من زمزم

تشفی بہ من کل داء أو کدہ

اور تو زمزم کا صاف ستھرا مشروب ضرور پی۔

اس کی برکت سے تو ہر بیماری اور گدلے پن سے شفا پا جائے گا۔

وارکع ادا خلف المقام تحیۃ

فعن النبی المصطفیٰ ﷺ ھذا الخبر

پھر تو مقام ابراہیم کے پیچھے ضرور نماز ادا کر۔

پس یہ سب کچھ پیارے نبی ﷺ سے روایت کیا گیا ہے۔

طب نبوی کی روشنی میں آب زمزم کے فضائل

☆...... احادیث نبویہ

☆...... اعمال صحابہ

☆...... اقوال صحابہ

☆...... اعمال تابعین و تبع تابعین

☆...... اقوال تابعین و تبع تابعین

☆...... اعمال و اقوال دیگر سلف صالحین

بندہ مومن کے لیے اپنی زندگی کے ہر معاملہ میں رہنمائی حاصل کرنے کے لیے اللہ کی ایک کامل ہستی حضور نبی کریم ﷺ موجود ہیں آپ کی سیرت مبارکہ ہی ہمارے لیے اسوہ کامل ہے۔ آب زم زم کی فضیلت و برکات پر نظر ڈالنا چاہیں تو بھی آپ ﷺ کے فرامین ہمارے لیے رہنماء کامل ہیں۔ میں نے اپنی کتاب اسوہ حسنہ میں بھی ان کو ذکر کرنے کی سعادت حاصل کی اب یہاں دوبارہ زم زم مبارکہ کے فضائل بتانے کی غرض سے ذکر کر رہا ہوں۔

ابو ذر غفاریؓ کا بیان

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں نے حضور سرور دو عالم ﷺ کی نبوت کی خبریں سنی تو میرا دل چاہا کہ میں فوراً آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اسلام قبول کرلوں چنانچہ اس کے لیے میں نے رخت سفر باندھا اور مکہ پہنچ گیا۔ مکہ مکرمہ میں میری کسی سے شناسائی نہ تھی۔ پھر یہ کہ ایک مہینہ تک مجھے آپ ﷺ کی زیارت وملاقات کا موقع نہ مل سکا۔ میرے پاس زادہ راہ کے طور پر بھی کچھ نہ تھا۔ میں صرف زمزم پی کر وقت گزار رہا تھا۔ ایک مہینہ میں نے زمزم ہی پیا۔

فسمنت

پس اس کی برکت سے میں موٹا ہو گیا۔

حتى تكسرت عكن بطني

یہاں تک کہ میرا پیٹ بڑھ گیا اور اس پر موجود پہلے والے ضعف کے نشان بھی ختم ہو گئے۔

وما اجد على كبد سخفة جوع

اور میں اپنے جگر میں بھی بھوک کی ضعف کا کوئی اثر محسوس نہ کرتا۔ باوجود اس کے کہ میں نے ایک مہینہ سے صرف آب زمزم ہی پیا اس کے علاوہ نہ کچھ کھایا نہ کچھ پیا۔

آب زمزم طعام ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان عالیشان ہے:

انھا مبارکة

بے شک آبِ زمزم بڑی ہی برکتوں والا ہے

انھا طعام طعم

اور بے شک یہ سیر کرنے (بھوک مٹانے والے اور غذائی طاقت عطا کرنے والے) کھانوں میں سے ایک کھانا (غذا) ہے۔

پہلے ہم نے ذکر کیا کہ اس کا ایک نام طعام طعم ہے اب ہمیں اس اسم مبارک کی تصدیق صادق وامین نبی رحمۃ اللعالمین کے اس فرمان ذیشان سے بھی مل گئی ہے۔

دنیا کا بہترین پانی

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ پیارے رسول ﷺ نے آب زمزم کے متعلق اور اس کی فضیلت کے متعلق یوں ارشاد فرمایا۔

خیر ماء علی وجه الارض ماء

زمزم سطح زمین پر تمام پانیوں میں سے بہترین پانی زم زم ہے۔

(اس حدیث مبارکہ کو معجم کبیر، طبرانی اور ابن حبان سے لیا گیا ہے)

بیماری کے لیے شفا

حضرت عبداللہ بن عباس بیان کرتے ہیں کہ سرور دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

''تمام رُوئے زمین پر موجود پانیوں میں سے بہترین پانی زم زم کا ہے کیونکہ اس میں بھوک مٹانے کے لیے غذائیت اور بیماری ختم کرنے کے لیے شفا موجود ہے۔''

ونقول زم زم شباعة العيال

حضرت عبداللہ بن عباس بیان فرماتے ہیں کہ ہم زمزم کو شباعۃ بھی کہتے ہیں۔(یقینی خوب سیر کرنے والا)

کیونکہ اس مشروب کے استعمال سے پیٹ بھرتا ہے اور ہم اسے اپنے اہل و عیال کے لیے بہت ہی اچھی چیز کے طور پر پاتے ہیں۔

حضور ﷺ کا زمزم طلب فرمانا

سرور دو عالم ﷺ کو زم زم بہت پسند تھا آپ ﷺ نے جب بھی آب زم زم نوش فرمایا نہایت شوق و ذوق سے نوش فرمایا حضور نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے بعد مکہ کے عالم اور نامور خطیب حضرت سہیل بن عمر کو خط لکھ کر آب زمزم طلب فرمایا۔

حضرت سہیل بن عمر رضی اللہ عنہ کو جیسے ہی آپ کا نامہ مبارک ملا آپ نے بغیر تاخیر کیے دو مشکیں آب زم زم کی بھروائیں اور اونٹ پر لدوا کر فوراً مدینہ منورہ حضور ﷺ کی خدمت مبارکہ میں بھجوا دیں۔

مومن اور منافق میں فرق

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا

ان ایته مابیننا و بین المنافقین

کہ ہمارے اور ان منافقوں کے درمیان فرق کی ایک علامت ہے

لا یشربون من ماء زم زم

کہ وہ آب زم زم خوب سیر ہو کر نہیں پیتے۔

یہ حدیث مبارکہ صحاح ستہ میں سے کتاب ابن ماجہ سے لی گئی ہے۔

ہادیٔ برحق ﷺ کا معمول مبارک

روایات میں یوں ملتا ہے کہ نبی کریم ﷺ اکثر اوقات خود زمزم شریف کے کنواں پر تشریف لے جاتے اور آپ اپنے ہاتھ سے ڈول کھینچتے اور پھر وہیں کھڑے ہو کر خوب سیر ہو کر زم زم شریف پیتے۔

یہاں ایک بات قابل توجہ کہ حضور ﷺ نے عام طور پر کسی چیز کے کھڑے ہو کر کھانے اور پینے سے منع فرمایا ہے۔ مگر زم زم شریف آپ نے کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔ صحابہ کرامؓ نے بھی اس سلسلہ میں آپ ﷺ کی پیروی کی۔ امام شافعیؒ کا موقف کھڑے ہو کر کھانے پینے اور وہ بھی شارع عام پر ایسا فعل کرنے کے متعلق بہت سخت ہے آپ کے نزدیک ایسے آدمی کی گواہی کسی شرعی عدالت میں قبول نہ کی جائے۔

مگر زم زم شریف کے متعلق یہ ہی درست ہے کہ اسے کھڑے ہو کر پیا جائے۔

فتاوی عالمگیری سے ایک مسئلہ

فتاوی عالمگیری میں ہے کہ کوشش کی جائے کہ زمزم کا پانی اپنے ہاتھ سے نکالا جائے۔

قبلہ کی طرف رخ کر کے خوب سیر ہو کر پیا جائے۔ ہر سانس پر نظر اٹھا کر بیت اللہ شریف کی طرف دیکھا جائے۔ بچا ہوا پانی اپنے منہ اور جسم پر مل لیا جائے۔ اگر ہو سکے تو کچھ پانی اپنے جسم پر انڈیل لیا جائے۔

حضور ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پیا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور سرور دو عالم ﷺ نے آب زم زم کھڑے ہو کر پیا۔ (یہ حدیث صحیح بخاری کی کتاب الاشرابہ سے لی گئی ہے)

زم زم نوش کرتے وقت دعا کرنا

روایات میں یہ بات اکثر ملتی ہے کہ سرور دو عالم ﷺ اس بات کو پسند فرماتے کہ آپ ﷺ اپنے ہاتھ مبارک سے ڈول کھینچیں۔

ایک روایت میں ملتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے خود اپنے دست مبارک سے ڈول کھینچا اور پھر زم زم نوش فرماتے وقت آپ ﷺ نے اس طرح سے دعا فرمائی۔

اللھم۔۔۔اے میرے اللہ!

انی اسلك ۔بے شک میں تیری جناب میں سوال کرتا ہوں۔

علمانا فعا۔ایسے علم کا جو نفع مند ہو۔

ورزقا واسعا ۔اور وسیع رزق کا (جس میں کسی کی محتاجی نہ ہو)

وشفاء من کل داءٍ۔۔اور ہر قسم کی (ظاہری و باطنی) بیماری سے شفا طلب کرتا ہوں۔

علماء صالح اور اولیاء امت نے اس دعا کو جو حضور ﷺ کے لب ہائے مبارکہ سے نکلی ہے اپنے معمولات میں شامل کیا ہوا ہے اور یہ نہایت ہی خوبصورت دعا ہے۔

مجھے بھی میرے معلم محترم شیخ الحدیث حافظ خان محمد نوری صاحب نے ایک مرتبہ حدیث شریف کے سبق کے اختتام پر جب میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا ''اوئے درویش اس دعا داور دکیتا کرتو آپ نے یہ دعا پڑھی۔ " اللھم انی اسلك علما نافعا و رزقا واسعا وشفاء من کل داءٍ"۔ اور ساتھ یہ فرمایا کہ اس کے اول آخر درود شریف پڑھ لیا کرنا۔ میں نے اس دن سے اب تک اس دعا کو اپنا صبح شام کا ورد بنایا ہے الحمد للہ مجھے علم، رزق کے معاملہ میں آسانی اور بیماری سے جلد شفا میسر ہو جاتی ہے۔

زم زم کے فوائد

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان عالیشان ہے۔

ماء زم زم لما شرب شربته کہ آب زم زم کوئی جس غرض سے پیے گا اس کی وہ نیک غرض پوری ہوگی۔

تستشفی به هزمة شفاك الله

اگر کوئی اس سے پیاس بجھانے کی غرض رکھے گا تو اللہ اس کو خوب سیراب فرمائے گا۔

وان شربته يشبعك اشبعك الله به

اور اگر کوئی اس سے پیاس بجھانے کی غرض رکھے گا تو اللہ اس کو خوب سیراب فرمائے گا۔

وان شربته لقطع ظمائل قطعه الله

اور اگر کوئی اسے سیرابی کی نیت سے پیئے گا تو اللہ اسے سیرابی عطا فرمائے گا۔

وھی ھزمة جبرائیل و سقیا اللہ اسماعیل

اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا یہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کا کنواں ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کا پیاؤ ہے۔

اس طرح کی روایت مستدرک حاکم نے بھی ذکر کی ہے مگر اس میں تھوڑے سے الفاظ زیادہ ہیں اور یہ اضافہ ملتا ہے۔ فرمایا۔

و ان شربته مستعیذ اعاذک اللہ

"اگر تم زم زم اللہ تعالیٰ سے کسی سلسلہ میں پناہ لینے کے لیے پیو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں پناہ دے دے گا۔"

ابوذر غفاریؓ کا تذکرہ بزبان مصطفیٰ کریم ﷺ

ایک موقع پر حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے پیارے لاڈلے صحابی حضرت ابوذر غفاریؓ کی کیفیت کا تذکرہ کرتے ہوئے یوں ارشاد فرمایا

قد اقام بین الکعبة و استارھا اربعین ما بین یوم و لیلة

کہ میرے صحابی ابو ذر غفاریؓ نے کعبہ شریف اور اس کے پردوں میں چالیس دن اور راتیں گزاریں۔

ولیس له طعام

اور اس کے پاس کھانے کی کوئی چیز نہ تھی یعنی جسے کھا کر یہ بھوک مٹاتا۔

فانھا طعام طعم

پس بے شک اس وقت اس کے پاس ایک غذا، ایک کھانا تھا وہ
تھا آب زم زم جسے اس نے بطور مشروب اور بطور طعام استعمال
کیا پس کھانوں میں سے ایک یہ بھی کھانا ہے۔

اسی طرح کی حدیث امام بخاریؒ نے ذکر کی ہے جس میں انہوں نے وشفا سقم کا اضافہ کیا ہے جس کے معنی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا یہ زم زم بیماریوں سے شفاء بھی ہے۔

ویسے اہلِ لغت نے سقم سے مراد طبیعت کا بوجھل پن بھی لیا ہے جب انسان کی طبیعت درست نہ ہو اسے بھاری پن محسوس ہو رہا ہو یعنی سستی اور ملال کی ایسی کیفیت چھائی ہوئی ہو کہ کوئی کام نہ ہو رہا ہو باوجود کوشش کے تو ایسی صورت میں اگر زم زم شریف پیا جائے تو طبیعت کی گرانی فوراً ختم ہو جاتی ہے اور انسان ہشاش بشاش ہو جاتا ہے۔

اماں ہاجرہ علیہا السلام کے لیے دعا

حضرت عبداللہ بن عباس حضور سرور کائنات ﷺ کا فرمان ذیشان نقل کرتے ہیں۔

قال رسول اللہ ﷺ

کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا:

رحم اللہ علی ام اسماعیل

اللہ تعالیٰ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ پر رحم فرمائے۔

لو ترکت زم زم

اگر آپؑ زم زم کے پانی کو ویسا ہی بہتا چھوڑ دیتیں۔

او قال او لم تغرف من الماء

راوی کہتا ہے یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لو ترکت زم زم کی جگہ یہ الفاظ فرمائے کہ اگر اماں ہاجرہ علیہا السلام پانی کے گرد دیوار یا منڈیر نہ بناتیں۔

لکانت زم زم عیا معیا

تو زم زم ایک زبردست نہر کی صورت اختیار کر لیتا۔

آب زم زم شفاعت اور معاون

حضرت عبداللہ بن عباسؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم آب زم زم کو شفاعت کہتے ہیں اور اپنے بچوں کے لیے معاون پاتے ہیں۔

زم زم کا پانی اور جہنم کی آگ

جامع صغیر میں ایک روایت اس طرح سے بھی ملتی ہے کہ زم زم کا پانی اور جہنم کی آگ یکجا نہیں ہو سکتے۔ یہاں یہ حدیث دوسری حدیث کی تائید کرتی ہے جس میں اس بات کا ذکر ہے کہ جو زم زم کو جس مقصد کے لیے پیئے گا۔ اللہ اس کے اس مقصد کو پورا کرے گا اور اگر کوئی اسے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگنے کے لیے پیئے گا تو اللہ

تعالیٰ اسے پناہ دے گا۔ اس کی ایک تاویل اس طرح سے کی جا سکتی ہے کہ زم زم پینے سے طبیعت میں جو ہشاشت و بشاشت پیدا ہوتی ہے۔ ممکن ہے اس کی برکت انسان کو برے کاموں سے روک کر نیک کاموں میں رغبت دلاتی ہو۔ اور اگر کوئی اس غرض سے زم زم شریف نوش کرے کہ اس کی برکت سے میں نیک ہو جاؤں یا گناہوں کی لذت ختم ہو کر نیکیوں کی لذت سے آشنا ہو جاؤں تو یقیناً ایسا ہی ہو گا کیونکہ حضور نبی کریم صادق و امین ﷺ کا فرمان ذیشان ہے۔

ماء زم زم لما شرب شربته

کہ آب زم زم جس غرض سے پیا جاتا ہے وہی غرض پوری ہوتی ہے۔

تو جب کسی کو شفاء، کسی کو پناہ اور کسی کو سیرابی میسر ہو رہی ہے تو بھلا باطنی ترقی سکون اور گناہوں سے دوری کی طلب جو کہ ایک نیک مقصد ہے اس کا خواہشمند اس سے کیونکر محروم ہو گا۔

اہل مکہ کی سبقت کی وجہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اہل مکہ کے ساتھ اگر کسی نے بھی مسابقت کی کوشش کی ہے تو اہل مکہ ہی سبقت لے گئے ہیں اور جب کسی نے ان سے کشتی کی کوشش کی ہے تو اہل مکہ نے انہیں پچھاڑا ہے حتیٰ کہ انہوں نے آب زم زم سے احتراز کر دیا۔

اس روایت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جب تک اہل مکہ نے آب زم زم کی فضیلت کو مقدم جانتے ہوئے اس کا استعمال کیا اس نے ظاہری و باطنی

ہر دو طرح سے طاقت وقوت حاصل کی اور جس کسی نے اس کی فضیلت سے احتراز کیا اور اسے پینا ترک کر دیا تو اس کا معاملہ اس کے حق میں بدل گیا۔

اس حدیث مبارکہ کے راوی حضرت ابو ذرؓ ہیں۔

حضور ﷺ کے بیشتر فرامین سے بھی اس مذکورہ بات کی تصدیق ہوتی ہے ایک موقع پر حضور ﷺ نے فرمایا۔ آب زم زم اس لیے پیا جاتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اپنے خلیلؑ کے بیٹے کے لیے سقیا اور سیرابی ہے اور اس کے بعد بھی ہر وہ شخص اس سے سیراب ہوتا رہے گا جو شخص بھی اسے اخلاص کے ساتھ پیے گا۔

حضرت ترمذی نے اس کے متعلق یوں کہا ہے کہ آب زم زم کے ساتھ بندوں کے مقاصد پورے ہوتے ہیں۔ مگر ان مقاصد کی تکمیل ان کے حسن نیت اور صدق اخلاص کے ساتھ لاحق ہے۔

کیونکہ بندہ جب بھی اپنے رب کی بارگاہ میں سر جھکا کر یا دل جھکا کر کچھ بھی طلب کرتا ہے تو اسے وہ حاصل ہوتا ہے اور اس سب کا تعلق اس کی نیت سے ہے اور نیت کا تعلق دل سے ہے دل کی طہارت کا تعلق اخلاص اور تقوی سے ہے جس قدر تقوی زیادہ ہوگا اخلاص کی قوت زیادہ ہوگی اور یقیناً اخلاص کی طاقت مقاصد کی تکمیل میں زیادہ حصہ رکھتی ہے اور زم زم پینے والوں کا معاملہ بھی ایسا ہے اور زم زم پینے والوں کا اگر عقیدہ توحید و رسالت درست ہے تو اسے لازمی جز شجاعت حاصل ہوگی۔ کیونکہ عقیدہ توحید کا مالک کسی کے سامنے سر نہیں جھکاتا۔

اس کا سر ایک ہی ہستی کے سامنے جھکتا ہے جسے الہ العالمین کہا جاتا ہے اور وہی ہے جس نے بندوں کو پیدا کیا اور ان کے دلوں کی دنیا سے بھی واقف ہے عین اس آیت مبارکہ کے مطابق

ان اللّٰہ یحول بین المرء و قلبه

بے شک اللہ بندے اور اس کے دل کے اتنا قریب ہوا اب بندہ جو بھی طلب کرے گا وہ ضرور حاصل ہو گا اور زم زم پیتے وقت یوں ہے کہ اس کی برکت اور بڑھ جائے گی۔

گناہوں کی معافی کا نسخہ

حضور سرور کائنات رحمۃ اللعالمین ﷺ کا بہت ہی پیارا فرمان ذیشان ہے جسے حضرت جابرؓ نے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

''جس نے بیت اللہ کا سات چکروں سے طواف کیا اور مقام ابراہیم علیہ السلام کے عقب میں دو رکعت نماز پڑھی پھر زم زم شریف کا پانی بھی پیا تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے گئے خواہ وہ گناہ کتنے ہی زیادہ کیوں نہ ہوں۔''

اس حدیث کو تفسیر واحدی سے لیا گیا ہے۔

شاہ روم اور آب زم زم

محمد بن حرب ایک مرتبہ سفر کرتے ہوئے روم چلے گئے روم کے شہروں میں گھوم پھر رہے تھے اتفاقاً ان کی ملاقات شاہ روم سے ہوگئی۔ شاہ روم نے ان سے ان کا نام پوچھا اور یہ پوچھا کہ آپ کس شہر' ملک سے ہو۔ محمد بن حرب کہتے ہیں میں نے اپنا نام بتایا کہ میں مکہ سے ہوں اور خاص مکہ کا ہی رہنے والا ہوں۔

یہ سن کر اس نے پوچھا اچھا اگر تم مکہ سے ہو تو یقیناً تم اس کنوئیں سے واقف ہو گے جو جبرائیل علیہ السلام نے کھودا تھا۔ یعنی جس کا نام ''رکضۃ جبرائیل'' جبرائیل کا کنواں ہے۔ تو میں نے کہا ہاں' اس نے کہا کہ کیا اس کے علاوہ بھی کوئی نام ہے اس کنوئیں کا۔ میں نے کہا ہاں آج کل وہ زم زم کے نام سے مشہور ہے اور ہر کوئی اسے زم زم کہتا ہے۔

یہ سن کر اس نے ساری برکات کا ذکر خود ہی کیا۔ پھر اس نے کہا جو کچھ بھی کہا ہے وہ سب درست ہے لیکن ہم نے اپنی کتابوں میں اس کے متعلق اس طرح لکھا ہوا پایا ہے کہ جس نے اس مبارک کنوئیں کا پانی تین مرتبہ اپنے سر پر ڈالا وہ زندگی میں بے ہوش ہو کر نہیں گرے گا۔

ذلت کا خاتمہ

حضرت مکحول سے کافی ائمہ احادیث نے اس فرمان ذیشان کو نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ زم زم کو دیکھنا بھی عبادت ہے۔ اس کو دیکھنا بھی خطاؤں کو زائل کرتا ہے نیز اس کے فضائل میں سے ایک فضیلت یہ ہے کہ جس نے تین مرتبہ اپنے سر پر زم زم شریف ڈالا تو اسے کبھی ذلت کا سامنا نہ کرنا پڑے گا۔

سر درد کا خاتمہ

حضرت ابن عباس سے روایت کیا گیا ہے کہ آب زم زم کے بے شمار فضائل ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آب زم زم صداع (سر درد) کو زائل کر دیتا ہے۔

میٹھے پانیوں کا اٹھایا جانا

ایک روایت میں ہے کہ قیامت کے قریب روئے زمین سے تمام میٹھے پانی اٹھا لئے جائیں گے اور تمام پانی زمین کی تہ میں اتر جائیں گے ماسوائے آب زم زم کے۔

حضور ﷺ کے دل مبارک کا دھویا جانا

سرور دو عالم ﷺ کا فرمان ذیشان ہے کہ زمین پر سب سے بہتر پانی آب زم زم ہے۔ علامہ زین الدین فارسکوری کا کہنا ہے کہ ہمارے مرشد سراج الدین بلقینی رحمتہ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ آب زم زم آب کوثر سے افضل ہے۔

مرشد گرامی نے اس پر دلیل یہ دی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سینہ مبارک جب چاک کیا گیا تو اسے آب زم زم سے دھویا گیا ظاہر ہے آپ کا سینہ مبارک افضل ترین پانی سے ہی دھویا جانا تھا اور آپ کے قلب مبارک کو اس سے دھوئے جانے کا مقصد اور حکمت یہ تھی آپ زمین و آسمان کے نظام اور جنت و دوزخ دیکھنے کی قوت و طاقت حاصل کر لیں کیونکہ آب زم زم کی یہ خصوصیت کہ یہ مقوی قلب اور وحشت کو دور کرنے والا ہے۔

آب زم زم طبی اور شرعی حیثیت

امام بدر الدین ابن صاحب المصری رحمتہ اللہ علیہ ایک نامور شخصیت گزرے ہیں آپ کا فرمانا ہے کہ آب زم زم طبی اور شرعی لحاظ سے کرہ ارضی کے جملہ پانیوں میں سے افضل ترین پانی ہے۔

آپ فرماتے ہیں میں نے آب زم زم کو مکہ کے ایک چشمہ کے پانی کے ساتھ تولا تو اسے چار گنا وزنی پایا۔ پھر میں نے اسے میزانِ طِب پر پرکھا تو بھی اسے طبی لحاظ سے روئے زمین پر موجود تمام پانیوں سے افضل پانی پایا ہے۔

بہر حال اس کے متعلق روایات کی کثرت ہے۔ روایات میں آیا ہے کہ اس کا پانی نصف شعبان کی رات میٹھا، لذیذ ہو جاتا ہے لوگ پانی کے حصول کے لیے خوب روپیہ خرچ کرتے ہیں اور رہی مذکورہ بات تو اس کا مشاہدہ صرف عارف لوگوں کا خاصہ ہے ہر ایک کے لیے تو یہ ممکن نہیں ہوتا۔

خطاؤں کا ازالہ

کتاب "الارشاد فی المناسك" میں ابوالحسن محمد بن مرزوق نے لکھا ہے کہ جس شخص کو بھی مکہ آنے کی سعادت حاصل ہو تو وہ زم زم پر ضرور جائے اور اس کے لیے مستحب ہے کہ وہ اس میں جھانکے کیونکہ یہ عبادت ہے اور خطاؤں کے ازالہ کا بہترین سبب ہے۔

آب زم زم کے طبی فوائد

ضحاک بن مزاحم سے ایک کثیر تعداد نے روایت کیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ مجھے کسی نے اس بات کی خبر دی کہ آب زم زم سے سیر شکمی نفاق سے برأت کا باعث ہے اور یہ مرگی کو زائل کر دیتا ہے اس میں جھانکنا بصارت کو جلا بخشتا ہے اور جلد ہی وقت آنے والا ہے کہ وہ نیل و فرات کے پانیوں سے زیادہ خوشگوار جانا جائے گا اور ہوگا۔

اخیار کی جائے نماز اور ابرار کا مشروب

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ اخیار کی جائے نماز پر نماز پڑھا کرو اور ابرارا کے مشروب سے مشروب پیا کرو۔

حضرت ابن عباسؓ سے سوال کیا گیا کہ یہاں اخیار کی جائے نماز اور ابرار کے مشروب سے آپ کی کیا مراد ہے۔ تو آپ نے فرمایا۔

اخیار کی جائے نماز سے مراد میزاب (پرنالے) کے نیچے اور ابرار کے مشروب سے مراد آب زم زم ہے۔

ہر مرض کی دواء

ایک روایت، جسے دیلمی نے بیان کیا ہے کہ "آب زم زم ہر مرض کی دوا ہے۔"

ہر مقصد کا حصول

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ آب زم زم جس مقصد کے لیے بھی پیا جائے وہی اس سے حاصل ہوتا ہے۔

زمین کا افضل اور بدترین پانی

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ وادیوں میں سے بہترین وادی مکہ کی وادی اور ہند کی وادی ہے۔

ہند کی وادی سے مراد (جزائر انڈیمان) ہے جہاں حضرت آدم علیہ السلام اترے۔ پھر فرمایا روئے زمین پر خبیث ترین وادیاں، احقاف کی وادی اور موت کی وادی ہے جیسے برہوت کہا جاتا ہے۔ پھر فرمایا۔

رُوئے زمین پر بہترین کنواں چاہ زم زم ہے اور بدترین کنواں بلھوت کا کنواں ہے

بلھوت کے کنواں سے مراد وہ کنواں ہے جہاں کفار کی ارواح جمع کی جاتی ہیں اور وہ برہوت میں ہے۔

سفید لباس والے لوگ

حضرت عکرمہ بن خالدؓ کی زندگی کا ایک حسین واقعہ اس طرح سے روایات میں ملتا ہے آپ فرماتے ہیں میں ایک رات زم زم کے پاس بیٹھا ہوا تھا نصف رات گزر چکی تھی چونکہ میرا چہرا خانہ کعبہ کی طرف تھا میں نے دیکھا کہ خوبصورت روشن چہروں والے لوگوں پر مشتمل ایک جماعت خانہ کعبہ کا طواف کر رہی ہے۔ ان سب کے لباس ایک جیسے تھے سبھی سفید کپڑے زیب تن کیے ہوئے تھے ان کے لباس نہایت ہی اجلے تھے کسی کے لباس پر ذرہ برابر بھی داغ نہ تھا۔ سب نے ایک ساتھ طواف کیا پھر طواف سے فراغت کے بعد سب نے ایک ساتھ نماز ادا کی چونکہ انہوں نے میرے قریب ہو کر نماز پڑھی اس لیے میں انہیں نہایت غور سے دیکھ رہا تھا۔ نماز پڑھنے کے بعد ان میں سے ایک نے کہا آیئے اب سب شراب الابرار (نیک لوگوں کا مشروب) پیتے ہیں۔

حضرت عکرؓمہ فرماتے ہیں کہ وہ میرے قریب سے گزرتے ہوئے آب زم زم کے چشمہ کی طرف چلے گئے۔ میرے دل میں ان کے حسن و جمال اور نفاست کا رعب تو پہلے ہی بیٹھ چکا تھا میں نے سوچا ان نفیس لوگوں سے کیوں نا کچھ سوال ہی کر لوں۔ پس میں اس نیت کے ساتھ اپنی جگہ سے اٹھا اور زم زم کے چشمہ کی طرف چل دیا جب میں وہاں پہنچا تو میں نے کسی بشر کو نہ پایا۔

زمانہ جاہلیت اور آب زم زم

حضرت عباس بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ آپ رضی اللہ تعالی عنہ

فرماتے ہیں زمانہ جاہلیت میں لوگ زم زم کے حصول کے لیے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کرتے۔ معاملہ یہاں تک تھا کہ بال بچے دار لوگ صبح کے وقت اپنے اہل وعیال کے ساتھ زم زم پر آ جاتے اور زم زم بطور ناشتہ نوش کرتے اسی لیے ہم زم زم کو عیال دار لوگوں کے لیے ایک قسم کی مالی اعانت بھی شمار کرتے تھے۔

زم زم ضرورت مندوں کے لیے تحفہ

حضور نبی کریم ﷺ کے ایک فرمان کے مطابق زم زم صرف پانی ہی نہیں ہے بلکہ ایک مکمل غذا ہے اس سے انسانی جسم کی تمام بنیادی غذائی ضروریات پوری ہوتی ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

"زمانہ جاہلیت میں لوگ زم زم کو شباعة کا نام دیتے تھے کیونکہ اسے ضرورتمندوں کے لیے بہترین مددگار سمجھا جاتا تھا۔"

سرور دو عالم ﷺ کا قلب اطہر اور زم زم مبارک

شق الصدر کا واقعہ مشہور ومعروف واقعہ ہے۔ ہم خود بچپن میں اپنی مساجد میں مختلف علماء سے یہ سنتے تھے اور ایام طفولیت میں قصے کہانیاں سننے کا شوق رکھنے کی وجہ سے کافی غور وفکر سے سنتے پھر جب اللہ کریم کے کرم سے دین کے طالب علم بنے اور دورہ حدیث شریف میں پہنچ کر استاذ العلماء کی زبان مبارک سے سنا اور خود بھی صحیح بخاری شریف اور صحیح مسلم شریف میں پڑھا تو سیکھنے کو بہت کچھ ملا چند معروضات اس حوالہ سے درج ذیل ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ میں آپ ﷺ کا سینہ مبارک چار مرتبہ چاک کیا گیا اس میں نور و حکمت کا خزینہ بھر دیا گیا۔

نمبر۔۱ ، پہلی مرتبہ جب آپ بالکل بچپن میں تھے بہت ہی چھوٹے تھے۔ زمانہ رضاعت سے ہی آپ کی نبوت کی برکات اماں حلیمہ دیکھ رہی تھیں۔ آپ کے بہن بھائی چراہ گاہ میں بکریاں چرانے جایا کرتے تھے لیکن اماں حلیمہؓ کو آپ ﷺ سے اس قدر پیار تھا کہ آپ اپنی والدہ ماجدہ اماں حلیمہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حاضر ہو کر عرض کی اماں جان میرے باقی بہن بھائی بکریاں چرانے جاتے ہیں۔ آپ مجھے بھی اس بات کی رخصت عنایت فرمائیں میں بھی ان کے ساتھ بکریاں چرانے چلا جایا کروں۔

پہلے تو اماں حلیمہؓ نے انکار کیا لیکن جب حضور ﷺ نے اصرار کیا تو آپ نے اجازت دے دی پھر آپ ﷺ بھی اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ بکریاں چرانے چلے جایا کرتے اس طرح انبیاء کرام علیہم السلام کی ایک سنت تو آپ نے بچپن میں ہی پوری کر دی یوں سمجھیں کہ یہ تو نبوت کے ظہور کی ابتدائی علامات میں سے ایک علامت تھی۔

ایک دن آپ ﷺ اپنی چراگاہ میں گئے تو کچھ لمحوں کے بعد حضرت حلیمہ کے ایک فرزند ''حمزہ'' دوڑتے اور ہانپتے کانپتے ہوئے اپنے گھر آئے اور اپنی والدہ ماجدہ حضرت حلیمہ سے کہا۔

اماں جان! بڑا غضب ہو گیا۔

محمد ﷺ کو تین آدمیوں نے جو بہت ہی سفید لباس پہنے ہوئے تھے چت لٹا کر ان کا شکم پھاڑ ڈالا ہے اور میں مارے خوف کے اسی حال میں انہیں چھوڑ کر بھاگا

آیا ہوں۔ حمزہ کی بات سن کر اماں حلیمہ اور ان کے شوہر نامدار دونوں بدحواس ہو کر گھبرائے ہوئے جنگل کی طرف دوڑے۔ جب جائے وقوعہ پر پہنچے تو دیکھا کہ آپ ﷺ اپنی جگہ پر تشریف فرما ہیں لیکن چہرہ پر کچھ اداسی سی چھائی ہے اماں حلیمہؓ نے آگے بڑھ کر آپ ﷺ کو گود میں لیتے ہوئے پیار سے پوچھا۔

"پیارے بیٹا! کیا بات ہے؟"

تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

اماں! تین شخص آئے تھے جن کے کپڑے بہت ہی سفید اور صاف ستھرے تھے وہ میرے پاس آئے انہوں نے مجھے چت لٹا کر میرا شکم چاک کر دیا اور اس میں سے کوئی چیز نکال کر باہر پھینک دی اور کوئی اور چیز میرے شکم میں ڈال کر شگاف کو سی دیا مگر میں نہ تو کوئی تکلیف محسوس کرتا ہوں نہ ہی میرے جسم پر کوئی زخم ہے۔

اماں حلیمہ اور ان کے شوہر نے یہ واقعہ سنا تو دل ہی دل میں خوف زدہ ہو گئے۔ اور آپس میں مشورہ کیا کہ ممکن ہے محمد (ﷺ) پر کوئی آسیب یا جن آ گیا ہو لہٰذا جلد سے جلد واپس ان کے گھر چھوڑا جائے۔ اگلے ہی چند دنوں میں سفر کی تیاری کی اور نبی کریم ﷺ کو لے کر اماں حلیمہ مکہ آ گئیں اور آپ کو آپ کی والدہ کے حوالے کر دیا۔ جب اماں آمنہؓ نے پوچھا کہ حلیمہؓ کیا بات ہے تو' تو اسے بڑے شوق سے لے کر گئی تھی اس کے بنا تو تیرا دل نہیں لگتا پھر ایسا کیوں کہ اسے جلد ہی لوٹانے آ گئی ہے تو اماں حلیمہؓ نے اپنے خدشے کا اظہار کیا۔ اس پر حضرت آمنہؓ نے فرمایا کہ حلیمہؓ ایسا ناممکن ہے۔ پھر حضرت آمنہؓ نے اپنے ایام حمل کے چند واقعات حضرت حلیمہؓ کو سنا کر ان کا خوف اور خدشہ دور کیا اس کے بعد آپ ﷺ اپنی والدہ ماجدہ اماں آمنہؓ کے پاس ہی رہے۔ یہ شق الصدر کا پہلا واقعہ تھا۔ اس کی حکمت یہ تھی کہ

آپ ﷺ بچپن میں ہی ان وسوسوں اور خیالات سے محفوظ رہیں جن میں مبتلا ہو کر بچے کھیل کود اور شرارتوں کی طرف مائل ہو جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کے بچپن کی عادات پڑھ کر بھی رشک آتا ہے۔

نمبر۲۔ دوسری بار شق الصدر اس وقت ہوا جب آپ بارہ برس کی عمر میں تھے اور اس کی حکمت یہ تھی کہ آپ جوانی کی پر آشوب شہادتوں کے خطرات سے بے خوف ہو جائیں یہی وہ عمر تھی جب آپ ﷺ کو صادق امین کا ٹائٹل لقب ملا۔

نمبر۳۔ تیسری بار شق الصدر کا واقعہ غار حرا میں پیش آیا اور اس وقت آپ کے قلب کو نور سکینہ سے بھر دیا گیا اور اس میں حکمت یہ تھی کہ آپ وحی الٰہی کے عظیم اور گراں بار بوجھ کو برداشت کر سکیں۔

نمبر۴۔ چوتھی بار شق الصدر شب معراج میں ہوا اور اس مرتبہ آپ ﷺ کا سینہ مبارک چاک کر کے نور و حکمت' انوار و تجلیات الٰہیہ کے خزانوں سے معمور کر دیا گی اس میں حکمت یہ تھی کہ آپ ﷺ کے قلب و مبارک میں اتنی وسعت پیدا ہو جائے کہ آپ ﷺ دیدار الٰہی کی تجلیوں اور کلام ربانی کی برکات معانی و مفاہیم کی وسعتوں کو اپنے دامن مبارک میں سمیٹ سکیں۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا کہ میں مکہ میں تھا کہ میرے گھر کی چھت کھولی گئی۔ دیکھا حضرت جبرائیل علیہ السلام اس سے اندر آئے اور انہوں نے میرا سینہ کھولا اور اسے آب زم زم سے غسل دیا پھر سونے کا ایک طشت لایا گیا یہ طشت نور ایمان و حکمت سے بھر پور تھا وہ سارے کا سارا میرے سینے میں انڈیلا گیا اور پھر میرے سینے کو بند کر دیا گیا۔ اس کے بعد جبرائیل علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے آسمان دنیا پر لے گئے۔

اس حدیث مبارکہ سے جہاں معراج شریف کا علم ہوتا ہے وہاں آب زم زم کی فضیلت بھی عیاں ہوتی ہے کیونکہ روئے زمین پر پانی تو بہت سی قسم کے موجود ہیں۔ جبرائیل جنت سے بھی آب کوثر لا سکتے تھے مگر اس سے یہ بتانا بھی مقصود تھا کہ روئے زمین پر موجود پانیوں میں سے افضل ترین پانی آب زم زم ہے اور ایک روایت کے مطابق زم زم جنت کے پانیوں میں سے پانی ہے جو اللہ کی طرف سے اہل ارض کے لیے خاص کر مومنین کے لیے تحفہ خداوندی ہے۔ اسی لیے اس کے خواص طبی طور پر بھی عام پانیوں سے نہایت مختلف ہیں۔

صلح حدیبیہ اور آب زم زم

رسول پاک ﷺ خود بھی آب زم زم شوق سے نوش فرماتے اور صحابہ کرامؓ کو بھی اس کے فضائل کے ساتھ اس کی رغبت دلاتے ویسے بھی عشاق تو اپنے محبوب کریم ﷺ کی ہر ہر ادا پر مٹنے کو تیار ہوتے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ان رسول الله ﷺ امر رجلا من قریش فی المدة ان یاتیه بماء زمزم الی الحدیبیة فذهب به منه الی المدینة

کہ اللہ کے پیارے رسول ﷺ نے صلح حدیبیہ کے مذاکرات کے دوران قریش کے ایک شخص کو یہ ڈیوٹی سونپی کہ وہ زم زم لائے وہ شخص آپ ﷺ کے فرمان ذیشان کو بجا لاتے ہوئے زم زم لایا پھر آپ ﷺ واپسی پر اسے اپنے ساتھ مدینہ لے کر آئے۔

اس حدیث مبارکہ سے ایک بات تو پتہ چلتی ہے کہ آج بھی حجاج کرام (اللہ ان سب کا حج اپنی جناب میں قبول فرمائے) واپسی پر اپنے چاہنے والوں کے لیے یہ تحفہ لے کر آتے ہیں گویا یہ بھی ایک طرح سے حضور ﷺ کی سنت ہے۔

حضور ﷺ کا زم زم کے لیے خط لکھنا

آج کل فیصل مسجد میں موجود ایک دکان پر زم زم کا پانی بکتا ہے۔ یہی نہیں بہت سے لوگ اپنے ان رشتہ داروں سے جو حرم میں قیام رکھتے ہیں اس بات کی فرمائش بھی کرتے ہیں کہ جب کبھی ان کا پاکستان چکر لگے تو ان کے لیے شہر محبوب سے زم زم کا تحفہ ضرور لے کر آئیں تو کیا اس طرح کی فرمائش درست ہے ویسے تو عقلاً اس بات میں کوئی مضائقہ نہیں کہ دیار حبیب ﷺ سے کسی اور دنیاوی چیز لانے کی فرمائش نہیں کی جا رہی بلکہ رُوئے زمین پر موجود تمام پانیوں سے افضل پانی کی خواہش کی جا رہی ہے۔ یہ تو زہے نصیب کہ کس کی فرمائش پوری ہوتی ہے۔

اس بارے میں حضور ﷺ نے ایک معروف خطیب و عالم حضرت سہیل بن عمرؓ کو خط لکھ کر آب زم زم کی فرمائش کی آپ ﷺ کے نامہ مبارک میں اس خوش نصیب صحابی کے لیے یہ الفاظ تھے۔

"ان جاء کتابی فلا تصبحن انہار فلا تمسین
حتی تبحرالی من ماء زمزم."

اگر تجھے میرا یہ خط صبح ملے تو شام سے پہلے اور اگر شام کو ملے تو صبح سے پہلے میرے لیے مکہ سے زم زم بھیجو۔ خوش نصیب صحابی نے آپ ﷺ کے نامہ مبارک کے ملتے ہی فوراً اپنے

محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان ذیشان کی تعمیل بجالائی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ مشروب

حضرت عائشہ صدیقہؓ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عام طور پر پسندیدہ مشروب کے بارے میں فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے پسندیدہ مشروب ٹھنڈا اور میٹھا پانی ہے۔

آب زم زم میں یہ دونوں خصوصیات پائی جاتی ہیں جبکہ عام طور پر کسی پانی میں از روئے خود یہ دونوں خوبیاں یکجا نہیں ہوتیں۔

حضرت علیؓ کا قول

حضرت علی المرتضیٰؓ نے فرمایا کہ سب سے بہتر کنواں زم زم ہے اور سب سے بدتر برہوت ہے۔

حضرت سعید بن جبیرؓ کا عمل

حضرت سعید بن جبیرؓ کے متعلق حضرت عبداللہ بن خثیمؓ فرماتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن جبیرؓ کے ساتھ مسجد حرام میں آیا' وہاں پر میں نے ایک حوض میں آب زم زم جمع کیا ہوا تھا۔ آپ حوض کے پاس تشریف لے گئے انہوں نے چلو سے پانی نکالا اور اسے پیا۔

حضرت مجاہد کا قول

حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ عام طور پر بھی لوگوں کا معمول ہے کہ جب

بیت اللہ کے پاس سے طواف سے فارغ ہوتے تو سب زم زم کے پاس جا کر پانی پینے کا اہتمام کرتے۔

حضرت کعب احبار کا قول

حضرت کعب احبار فرماتے ہیں کہ آب زم زم کا نام رواء (سیراب کرنے والا) ہے یہ غذا بھی ہے اور اس میں شفاء امراض بھی ہے۔

حضرت عطاء کا قول

حضرت عطاء ایک معروف محدث ہیں۔ آپ حضرت عبداللہ بن عباس کے طالب علموں میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ زم زم کے بارے میں اپنے معلم کا یہ قول نقل کرتے ہیں۔ آپ کے معلم عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں۔ ''نیک لوگوں کے مصلیٰ پر نماز ادا کرو اور نیک لوگوں کا مشروب پیو۔''

آپ سے عرض کیا گیا کہ یہ نیک لوگوں کے مصلیٰ سے کیا مراد ہے تو آپ نے فرمایا:

''اس سے مراد میزاب (کعبہ مطہرہ کے پرنالہ) کے نیچے جگہ ہے۔''

پھر عرض کیا گیا:

یہ نیک لوگوں کے مشروب سے کون سا مشروب مراد ہے؟

آپ نے فرمایا:

''اس سے مراد آب زم زم ہے۔''

حضرت مجاہد کا قول:

حضرت مجاہد کا شمار تابعین میں ہوتا ہے

آپ نے آب زم زم کے متعلق فرمایا:

''تم جس مقصد کے لیے بھی زم زم پیو گے وہی فائدہ حاصل ہو گا۔''

حمید بن بکر کا قول

حضرت حمید بن بکر آب زم زم کے بارے میں یوں ارشاد فرماتے ہیں کہ میں پسند کرتا ہوں کہ اگر آدمی سے ہو سکے تو تو زم زم پیئے اور پلائے بھی۔

حضرت عمرو بن دینار کا قول

حضرت عمرو بن دینار کا شمار بھی مشہور بزرگ محدثین میں ہوتا ہے۔ آپ اس سلسلہ میں حضرت عبداللہ بن عباس کا فعل مبارک ذکر کرتے ہیں۔

کہ حضرت عبداللہ بن عباس نے آب زم زم اس طرح پیا کہ ایک ڈول زم زم کا لیا پھر قبلہ رخ ہوئے اور بار بار پیا یہاں تک کہ خوب پیٹ بھر کر پیا پھر فرمایا کہ منافق اسے پیٹ بھر کر (آسودہ) ہو کر نہیں پیتا۔

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے یوں ارشاد فرمایا کہ جو آدمی زم زم کو خوب پیٹ بھر کر پیئے گا' اللہ تعالیٰ اس کو شکم کے مرض سے شفا دے گا اور جو پیاس میں پیئے گا وہ سیراب ہو گا اور جو بھوک میں پیئے گا آسودہ ہو گا۔

مہمانوں کی مہمان نوازی

حضرت مجاہد' حضرت ابن عباسؓ کے ایک خوبصورت فعل مبارک کی طرف

اس طرح اشارہ کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ کے پاس جب بھی کوئی مہمان آتا تو آپؓ اسے آبِ زم زم کا تحفہ پیش کرتے اور جب بھی کسی کو کھانے کی دعوت دیتے یا اپنے ساتھ کھانے میں شریک کرتے تو بھی زم زم مبارک ضرور پلاتے۔

ایک مستحب عمل

مستحب عمل سے مراد عام طور پر وہ عمل ہے جسے حضور ﷺ نے پسند کیا ہو سلف صالحین کے نزدیک جب کوئی شخص بیت اللہ شریف جائے یعنی کسی کو بیت اللہ شریف حاضری کی سعادت حاصل ہو تو اسے چاہئیے کہ وہ کثرت سے زم زم کو اپنا مشروب بنائے پھر جب واپس آئے تو اپنے ساتھ زم زم کو بطور تحفہ لے کر آئے اور اپنے علاقے کے جتنے احباب کو یہ تحفہ پیش کر سکتا ہے پیش کرے۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ سلف صالحین کا تو یہ معمول مبارک رہا ہے کہ جب بھی وہ بیت اللہ تشریف جاتے تو طواف سے فراغت پا کر زم زم شریف پر ضرور جاتے اور اکثر تو اپنے ساتھ واپسی پر زم زم شریف بطور تحفہ لے کر آتے۔

دعا کی مقبولیت

حضرت علامہ قاضی جمال بن عبداللہ شافعی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ آب زم زم کے کنواں پر جا کر دعا مانگیں تو وہ دعا بھی قبول ہوتی ہے۔

پانچ اُمور عبادت

ایک روایت میں ہے کہ سرور دو عالم ﷺ نے فرمایا۔ پانچ امور عبادت میں شمار ہوتے ہیں۔

ا۔ قرآن شریف کی طرف دیکھنا

یقیناً قرآن شریف کا جیسے پڑھنا تلاوت کرنا باعثِ ثواب عمل ہے اسی طرح قرآن مجید کی محض زیارت بھی ادنیٰ ثواب ہے اور ان سب سے بڑھ کر قرآن پر عمل کرنا اس سے بڑا ثواب ہے جیسا کہ فرمان ذیشان ہے

خیر کم من تعلم القرآن و علمه

"تم میں سے بہتر وہ ہے جس نے قرآن سیکھا پھر دوسروں کو سکھایا۔"

۲۔ کعبہ شریف کی زیارت کرنا

کعبہ شریف اللہ تعالیٰ کا مقدس گھر ہے جہاں دن میں بہت سے انسان اور جن ہی نہیں فرشتے بھی طواف میں مصروف ہوتے ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ غار حرا میں عبادت کے لیے تشریف لے جاتے اس

میں دو حکمتیں تھیں۔

ایک تو یہ کہ وہ ایسا مقام تھا جہاں کوئی آپ ﷺ کی عادت میں خلل نہیں ڈال سکتا تھا۔

دوسری حکمت یہ کہ وہاں سے کعبہ شریف بالکل سامنے دکھائی دیتا تھا اور کعبہ شریف کی زیارت بھی عبادت ہے۔

۳۔ والدین کے چہرے کی زیارت

اسلام نے والدین کو بہت سے حقوق عطا کیے حتیٰ کہ نص قطعی سے ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ولا تقل لهما اف

اور تم ان کے سامنے اف تک نہ کہو۔

آج مغربی ممالک میں فادر ڈے اور مدر ڈے منایا جاتا ہے۔ جس کا کچھ حصہ ہمارے ہاں بھی دکھائی دیتا ہے دراصل وہاں تو اولڈ ہاؤس میں اپنی زندگی کی خوشیوں سے لطف اندوز ہونے کے لیے لوگ اپنے والدین کو جو بوڑھے ہو چکے ہوتے ہیں مصیبت سمجھ کر اولڈ ہاؤس میں چھوڑ جاتے ہیں ان کی وہاں کیئر کی جاتی ہے جس کی باقاعدہ فیس ادا کی جاتی ہے۔ پھر سال میں ایک دن خاص کر دیا جاتا ہے۔ جب ان کی اولاد اپنی اولاد کے ساتھ اپنے بوڑھوں کو ملنے اور ان کے ساتھ پورا دن گزارنے جاتی ہے ان کے لیے کچھ تحفے تحائف لے کر جایا جاتا ہے ان کا حال احوال پوچھا جاتا ہے۔ یہ ان کی وہ تہذیب ہے جسے پڑھ کر دیکھ کر دل تو روتا ہی ہے۔ مگر فکر اپنے بڑھاپے کو سوچ کر کانپ اٹھتی ہے۔ ایسا ہی اسلام میں ہر ڈے ہی

فادر ڈے ہے اسلام میں ہر ڈے ہی مدر ڈے ہی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص اپنے والدین کے چہرے کی زیارت صبح خوشی سے کرتا ہے اسے مقبول حج کا ثواب ملتا ہے۔

پھر جنت ماں کے قدموں میں رکھ دی۔ باپ کو جنت کا دروازہ قرار دیا۔ صحابیؓ کو جہاد کی اجازت صرف اس لیے نہیں ملی کہ اُن کی والدہ بوڑھی تھیں۔ اماں حلیمہ مسجد میں داخل ہوتی ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ چھوڑ دیتے ہیں اور اپنی چادر مبارک بچھا کر بصد ادب و احترام اس پر بٹھاتے ہیں ماں باپ کافر ہیں تب بھی گستاخی کی اجازت نہیں ملتی۔ ہاں یہ ہے اسلام کا فادر ڈے اور مادر ڈے ہر لمحہ ہی' ہر گھڑی ہی ماں باپ کی عظمت پر قربان۔ میری سو جانیں میری ماں اور میرے باپ تجھ پر نثار کہ تم نے جس مشقت سے مجھے پالا میں شاید ایسی خدمت نہ کرسکوں لیکن میرا وعدہ میں آپ کو اولڈ ہاؤس نہیں چھوڑ کر آؤں گا میں آپ کو اپنے کندھوں پر بٹھا کر مکہ' مدینہ لے کر جاؤں گا۔ شہر محبوب کی زیارت کرواؤں گا پھر بھی کہوں گا کہ اماں تیرا حق میں ادا نہیں کرسکتا۔ میں تیری شفقت کا حق ادا نہیں کرسکتا لیکن میری کوشش میں کمی نہیں ہوگی۔

یہی وجہ ہے اسلام نے زمانے کو اویس قرنی دیا۔ پھر ایسے مذہب میں ہی تو بایزید بسطامیؒ پیدا ہوا کرتے ہیں۔ محمد بن قاسم' ٹیپو سلطان بھی تو انہی دعاؤں کا ثمرہ ہوتے ہیں ایسے مذہب اور کلچر میں ہی اقبال' رومی سعدی' غزالی' ضیاء الامت' حکیم الامت پیدا ہوا کرتے ہیں۔

تو یقیناً والدین کے چہرے کی زیارت کرنا ثواب کا کام ہے۔ اسلام میں تو ہر ڈے فادر ڈے اور ہر ڈے مدر ڈے ہے۔

۴۔ زم زم شریف کو دیکھنا کہ اس سے بھی گناہ جھڑتے ہیں۔

سبحان اللہ اس حدیث شریف کو تفصیلاً ذکر کرنے کا مقصد بھی اس نکتہ کا ذکر کرنا تھا۔ تمام فضائل گویا اسی نکتہ کی تشریح ہیں۔

۵۔ عالم دین کے چہرے کی زیارت کرنا۔

علم کی فضیلت تو سب پر عیاں ہے اور حضور ﷺ نے خود اپنے متعلق بھی ارشاد فرمایا۔

انما بعثت معلما

عالم دین کے متعلق فرمایا کہ سمندر کی مچھلیاں بھی ان کے لیے مغفرت کی دعا کرتی ہیں یہی نہیں اگر عابد ساری رات عبادت کر رہا ہو اور عالم سویا رہے تو یہ ثواب میں برابر ہیں۔ اسی لیے فرمایا عالم دین کے چہرے کی زیارت کرنا بھی عبادت ہے۔

زم زم پینے کا سنت طریقہ

حضرت محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو آپؓ نے ہمیں نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ کا ایک خوب صورت واقعہ آب زم زم کے بارے میں سنایا۔

آپؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سرور دو عالم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا۔

آپ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا۔

''تم کہاں سے آئے ہو''

اس نے عرض کیا۔

اے اللہ کے رسول '' اذھب من زم زم''

میں زم زم سے آیا ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا۔

''کیا تو نے مناسب طریقہ کے موافق زمزم پیا ہے''۔

اس شخص نے عرض کیا۔

''اے رسول اللہ ﷺ وہ مناسب طریقہ کیا ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا۔

جب زم زم پیو تو قبلہ کی طرف چہرہ کرو۔

پھر۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھو۔

پھر تین سانس میں پیو۔

اور

خوب سیر ہو کر پیو اس قدر سیراب ہو کر پیو' اس قدر پیو کہ پسلیاں بھر جائیں

اور

جب اس طرح سے پی لو تو اس کے بعد الحمد للہ کہو۔

پھر فرمایا کہ

ہم میں اور منافق میں یہ فرق ہے کہ وہ منافق خوب سیر ہو کر زم زم نہیں پیتا

تھا اور مومن خوب سیر ہو کر آب زم زم پیتا ہے۔

حضور ﷺ کا معمول مبارک

نبی کریم ﷺ کی دایہ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے کبھی بھوک اور پیاس کی شکایت نہیں کی۔ آپ ﷺ کا معمول مبارک تھا کہ ہر روز علی الصباح زم زم پر جا کر زم زمزم پیتے تھے اور جب ہم آپ ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کرتے تو آپ ﷺ اکثر فرماتے مجھے بھوک نہیں ہے میرا پیٹ بھرا ہوا ہے۔

حضور ﷺ کا ایک اور عمل مبارک

حضرت جابر رضی اللہ عنہ وہ خوش نصیب صحابی ہیں جن کی گود میں حضور ﷺ نے اپنا سر مبارک رکھ کر آرام فرمایا تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے ایک عمل مبارک کے متعلق فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے دیکھا کہ سرور دو عالم ﷺ نے حجر اسود سے رمل کے ساتھ طواف کرتے ہوئے تین چکر لگائے پھر آپ حجر اسود سے ہوتے ہوئے آب زم زم کے پاس تشریف لے گئے۔ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے پہلے آب زم زم نوش فرمایا پھر آپ ﷺ نے آب زم زم شریف اپنے بدن پر ڈالا۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اگر کوئی یمن و برکت کے لیے اپنے سر یا بدن پر زم زم شریف ڈالتا ہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں بلکہ اسے خیر و برکت حاصل ہو گی۔ اس کا مقصد پورا ہو گا۔

حضرت معاویہؓ کا عمل مبارک

حضرت یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے حضرت امیر معاویہؓ کے ساتھ حج کرنے کا موقع ملا۔ امیر معاویہؓ نے سب سے پہلے طواف کیا پھر مقام ابراہیم پر دو رکعتیں ادا کیں پھر جب زم زم شریف کے پاس سے آپؓ کا گزر ہوا تو آپ نے ایک غلام سے کہا کہ میرے لیے ڈول زم زم نکال لاؤ۔ تو آپؓ نے پہلے پانی پیا پھر اپنے چہرے پر بہایا پھر اپنے سر پر بہایا پھر آپؓ نے یہ الفاظ فرمائے کہ زم زم شفاء ہے۔

صحابی رسول حضرت امیر معاویہؓ کا عمل مبارک بھی اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ صحابہؓ اپنے محبوب کریم ﷺ کی ہر قدم پر پیروی کیا کرتے تھے۔ سبحان اللہ۔ اللہ ہمیں بھی ان عشاق کی محبت سے حصہ عطا فرمائے۔

اُم معبدؓ کا ایک قول

حضرت ام معبدؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ میرے خیمے کے پاس سے ایک غلام کا گزر ہوا جس نے اپنے کندھوں پر پانی کے دو مشکیزے اٹھا رکھے تھے میں نے پوچھا یہ مشکیزے کیسے ہیں اور ان میں کیا ڈال رکھا ہے وہ غلام نہایت تیز رفتاری سے جا رہا تھا۔

کہنے لگا کہ سرور کائنات ﷺ کا خط مبارک میرے آقا کے پاس پہنچا ہے۔ جس میں آپ ﷺ نے زم زم طلب فرمایا ہے ان مشکیزوں میں زم زم شریف ہے۔ اسی لیے میں تیزی سے زم زم شریف لے کر جا رہا ہوں تا کہ کہیں راستے میں خشک نہ ہو جائے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ کا معمول مبارک

حیات اماں عائشہ صدیقہؓ کا مطالعہ کریں تو آپ کے معمولات مبارک میں یہ بھی پڑھنے کو ملتا ہے کہ آپؓ جب کبھی مکہ شریف تشریف لے کر جاتیں واپسی پر اپنے ساتھ زم زم شریف لے کر جاتیں۔ اور یہ فرمایا کرتیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

بلکہ بعض روایات میں ملتا ہے کہ آب زم زم شریف شیشہ کی بوتلوں میں لے کر جاتیں اور فرمایا کرتیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تو زم زم برتنوں اور مشکیزوں میں لے کر جایا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے مریضوں پر چھڑکتے اور انہیں پلاتے تھے۔

حضرت کعب احبارؓ کا فعل مبارک

حضرت کعب احبارؓ کے متعلق روایات میں ملتا ہے کہ آپ ملک شام کی طرف عازم سفر ہوئے تو اپنے ساتھ آب زمزم شریف کی بارہ مشکیں بھروا کر لے گئے۔

مسافر کے بارے میں خصوصی تاکید

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ حبیب کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ذیشان ہے۔ فرمایا مسافر زم زم پر اول حق رکھتا ہے لہٰذا اسے اس کا حق دو۔

اس فرمان ذیشان کی دو حکمتیں تو صاف نظر آتی ہیں۔

ایک یہ کہ بیت اللہ شریف کے ارد گرد رہائش پذیر لوگ تو کبھی بھی اس مشروب الابرار سے فیض یاب ہو سکتے ہیں مسافر اتنی دور سے جن نیک خواہشات

کے ساتھ آیا ہے ان میں سے ایک یہ بھی ہے لہٰذا وہ تو اس شہر میں اجنبی ہے اسے از روئے احترام مقدم رکھا جائے۔

دوسری حکمت تو صاف ہے کہ وہ مہمان ہے اور مہمان کا حق میزبان پر مقدم ہے پھر مہمان نوازی کے آداب بھی اس بات کے متقاضی ہیں کہ انہیں سر آنکھوں پر رکھا جائے ان کی خواہشات کا احترام بجا لایا جائے۔ ان کی خدمت میں کسی طرح کی کمی نہ چھوڑی جائے تو اہل مکہ کے ہاں آنے والے مہمانوں کے لیے زم زم شریف سے بہتر کیا تحفہ ہو سکتا ہے۔ لہٰذا انہیں خود پیش کیا جائے یا انہیں خود بڑھ کر اسے حاصل کرنے کا موقع بآسانی فراہم کیا جائے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی دعا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ جب زم زم کا پانی پینے لگتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

اللهم انی اسئلك

بے شک میں تیری بارگاہ میں سوال کرتا ہوں۔

علما نافعا

ایسے علم کا جو نفع مند ہو۔

ورزقا واسعا

اور وسیع رزق کا سوال کرتا ہوں۔

وشفاءٌ من كل داء

اور ہر قسم کی مرض (ظاہر و باطنی) سے شفایابی کا سوال کرتا ہوں۔

یہ حدیث گویا حضور ﷺ کے اس فرمان ذیشان کی عملی تصویر ہے کہ زم زم جس مقصد کے لیے بھی پیا جائے وہ مقصد ضرور پورا ہوگا تو گویا صحابی رسول ﷺ نے اس کا عملی ثبوت پیش کر دیا اور بہترین قسم کی دعا مانگی جو حضور ﷺ کی دعا کا بھی حصہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کی دعا

حضرت عبداللہ بن مبارک کو زم زم پینے سے قبل اللہ رب العزت رازق و رحیم کی بارگا میں ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگتے دیکھا گیا۔

آپ فرماتے

"اے اللہ عزوجل! میں یہ پانی اس لیے پیتا ہوں تا کہ قیامت کے دن کی پیاس سے محفوظ رہوں۔"

اس کے بعد آپ پانی نوش فرماتے۔

امام شافعیؒ کی دعا

امام شافعیؒ کی ذات مبارکہ سے ہر کوئی شناسا ہے آپ کے زہد و تقویٰ کی اپنی مثال ہے۔ آپؒ کے متعلق ہے کہ ایک مرتبہ آپؒ نے زم زم شریف پینے سے قبل تیر اندازی کے لیے دعا فرمائی۔

چنانچہ آپؒ کی وہ دعا بارگاہ خداوند میں مقبول ہوئی۔ اس کے بعد دیکھا گیا کہ اگر آپ دس تیر پھینکتے تو ان میں سے نو لازماً نشانے پر لگتے۔

امام حاکمؒ کی دعا

امام حاکمؒ کا نام تصنیفی دنیا میں ایک مقام رکھتا ہے۔ اہل علم آپؒ کی ذات اور آپؒ کے علمی کارناموں سے واقفیت رکھتے ہیں یہی نہیں آج بھی علم کا بہت سا حصہ جو ہمارے پاس ہے آپ کی تصانیف کا نتیجہ ہے۔ آپ کے اس قدر تصنیفی کمالات کا راز یہ ہی تھا کہ آپ نے زم زم شریف نوش کرنے سے قبل تصنیف میں کمال حاصل کرنے کی دعا مانگی چنانچہ آپ کی دعا مبارک قبول ہوئی اور آپ کو زم زم شریف کی برکت سے تصنیف میں کمال حاصل ہوا۔

حافظ شہاب الدین عسقلانیؒ کی دعا

حافظ شہاب الدین عسقلانیؒ کو اللہ تعالیٰ نے حدیث شریف میں عظیم مقام عطا فرمایا۔ آپ نے بخاری شریف کی شرح بھی لکھی۔ آپ اپنے متعلق فرماتے ہیں جب حدیث شریف میں کام کرنے کا میرا ابتدائی زمانہ تھا تو اس وقت میں نے زم زم شریف پیتے وقت حضور ﷺ کے اس فرمان کو سامنے رکھا کہ زم زم شریف جس مقصد کے لیے پیو گے وہ پورا ہوگا۔ چنانچہ میں نے یہ نیت کی مجھے حدیث یاد کرنے میں حافظ امام ذہبی جیسا حافظ مل جائے۔ چنانچہ زم زم شریف کی برکت سے ایسا ہی ہوا۔ پھر بیس سال کے عرصہ کے بعد مجھے دوبار حج کرنے کی سعادت حاصل ہوئی تو میں نے محسوس کیا کہ مجھے حفظ حدیث میں حافظ امام ذہبی سے بھی اونچا مقام ملا ہے۔

پھر میں نے زم زم شریف دوبارہ نوش کرتے ہوئے اس سے بھی اونچے مرتبہ کے لیے دعا کی اور اب امید کرتا ہوں کہ مجھے وہ بھی عطا ہو جائے گا۔

حافظ ابن الہامؒ کی دعا

حافظ ابن الہامؒ نے زم زم شریف نوش کرنے سے قبل اپنے لیے یہ نیت کی کہ مجھے حق تعالیٰ دین پر استقامت عطا فرمائے اور میرا خاتمہ کامل ایمان پر ہو۔

سو احادیث سننے کی دعا

حضرت حمیدؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم کچھ لوگ حضرت سفیان ابن عینہؒ کی مجلس میں موجود تھے۔ آپ نے ہمیں آب زم زم شریف کے متعلق حضور سرور دو عالم ﷺ کا یہ فرمان ذیشان سنایا۔

ماء زم زم بما شرب له

زم زم کا پانی جس مقصد کے لیے بھی پیا جائے وہ مقصد پایہ تکمیل کو پہنچتا ہے۔

جوں ہی آپ کی زبان مبارک سے یہ حدیث مکمل ہوئی مجلس میں سے ایک شخص اٹھا اور زم زم شریف کا پانی پی کر کافی دیر بعد آیا اور ابوسفیان عینہ سے پوچھنے لگا آپ نے جو حدیث مبارکہ بیان فرمائی تھی کیا وہ صحیح حدیث ہے۔ آپ نے فرمایا۔

ہاں وہ صحیح حدیث ہی ہے۔

وہ شخص کہنے لگا

تو میں ابھی زم زم شریف سے خوب سیراب ہو کر آ رہا ہوں میں نے زم زم شریف کا ڈول منہ کو لگانے سے قبل یہ نیت کی کہ آج آپ مجھے سرور دو عالم ﷺ کی پوری ایک سو احادیث سنائیں گے۔ حضرت سفیان نے فرمایا چلو آؤ بیٹھو میں

تمہیں سرور کائنات ﷺ کی پوری سو احادیث سناتا ہوں۔

اس مبارک واقعہ سے نہ صرف زم زم شریف کی فضیلت مبارکہ کا ثبوت ملتا ہے بلکہ اس زمانے میں عام لوگوں کا بھی حدیث مبارکہ سننے اور یاد کرنے کا شوق نظر آتا ہے۔

امام سیوطیؒ کی دعا

علامہ جلال الدین سیوطیؒ کا شمار مفسرین و محدثین اور فقہاء میں ہوتا ہے۔ آپ کی علمی کارناموں کی تفصیل پر بھی الگ سے کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ آپ اپنے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کریم کے خصوصی فضل و کرم اور رحمت سے ملک شام و حجاز، یمن، ہند، اندلس اور تکرور تک کے سفر طے کیے اور پھر جب حج کی سعادت حاصل ہوئی تو میں نے چند مقاصد کے لیے زم زم شریف پیا۔ ان مقاصد میں سے میرا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ میں علم حدیث شریف میں حافظ ابن حجر کے مقام تک جاؤں۔ اب میں بطور تحدیث نعمت اپنی دعا اور اس کی مقبولیت کے بدلے میں پورے ہونے والے مقاصد جن کی میں نے نیت کی تھی ان کے حاصل ہونے کا اعتراف کرتا ہوں مگر اس پر میں فخر نہیں کرتا البتہ خوش دل ہوں خصوصاً اس وقت جب کہ میں بڑھاپے کو پہنچ چکا ہوں اور مجھے ایسا لگتا ہے کہ میرا وقت رخصت بھی قریب ہے اور میری عمر کا بہترین حصہ گزر چکا ہے۔

حضرت رباح بن اسودؒ کا معاملہ

علامہ ازرقی حضرت رباح بن اسود سے ان کی ذاتی زندگی کا واقعہ بیان

کرتے ہیں۔ حضرت رباح فرماتے ہیں میں اپنے اہل و عیال کے ساتھ ایک دیہات میں رہتا تھا۔ وہاں سے مجھے کسی نے مکہ میں لاکر فروخت کر دیا پھر ایک وقت آیا کہ مجھے آزادی کی نعمت نصیب ہوئی۔ اس وقت میرا حال تھا کہ تین دن سے مجھے کھانے کی کوئی چیز میسر نہ آئی میں تین دن لگاتار زم زم شریف پیتا رہا۔ ایک دن میں نے زم زم پیتے ہوئے اپنے دانتوں میں دودھ کی سی لذت دینے والی چکنائی محسوس کی لیکن اس وقت میں پہلے تو یہ سمجھ رہا تھا کہ میں خواب دیکھ رہا ہوں مگر ایسا نہیں تھا بلکہ دفعتہً مجھے دودھ والی قوت اور آسودگی محسوس ہو رہی تھی۔

امام سفیان ثوریؒ کی حیات مبارکہ کا ایک واقعہ

علامہ ابن جوزی اپنی کتاب ''مثیر الغرام الساکن لاشرف الاماکن'' میں لکھتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن یعقوب نے بیان کیا ہے کہ ہمارے پاس ہر شب ایک نیک اللہ کے برگزید بزرگ حضرت ابو عبداللہ تشریف لایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے ہمیں اپنی زندگی کا ایک عجیب واقعہ سنایا جس سے ہمارا ایمان اور پختہ ہوا۔ فرماتے ہیں کہ میں صبح سویرے جبکہ اندھیرا چھایا ہوتا ہے مسجد حرام میں جا کر زم زم کے پاس بیٹھ گیا۔ کچھ لمحوں کے بعد میں نے ایک بوڑھے آدمی کو حرم شریف میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا جس نے چہرہ کپڑے سے ڈھانپ رکھا تھا۔ وہ شیخ میری نظروں کے سامنے چاہ زم زم کے پاس پہنچا اور اس نے ڈول سے پانی کھینچ کر پینا شروع کر دیا۔ وہ وہاں سے نکلے تو میں نے وہاں جا کر ان کا بچا ہوا پانی پینا شروع کر دیا تو مجھے ایسے محسوس ہوا کہ جیسے بادام کا ستو گھولا ہوا ہو۔ میں ان سے ملنے کی نیت سے ان کے پیچھے گیا مگر وہ جا چکے تھے۔ اگلے روز پھر ایسا ہی معاملہ پیش آیا۔ میں پھر

صبح سویرے اندھیرے میں آکر حرم میں بیٹھ گیا پھر وہ بزرگ اسی انداز میں دوبارہ جلوہ افروز ہوئے پھر یہی معاملہ ہوا آج جب میں نے ان کا بچا ہوا پانی پیا تو مجھے شہد ملے دودھ کا ذائقہ محسوس ہوا اور یہ بھی ایسی لذت تھی جو اس سے پہلے میں نے کبھی محسوس نہ کی تھی آج میں نے ان سے ملنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا کیونکہ وہ تشریف لے جا چکے تھے۔

پھر تیسرے روز بھی اس طرح کا معاملہ پیش آیا آج جب میں نے ان کا بچا ہوا پانی پیا تو اس کا ذائقہ نبیذ کی طرح پایا اور ایسی نبیذ جو شہد سے تیار کی گئی ہو۔ ایسا ذائقہ بھی اس سے پہلے میں نے کبھی نہ پایا تھا۔ میں نے فوراً ملاقات کے خیال سے ڈول کو چھوڑا اور ان بزرگوں کی طرف لپکا وہ آگے نکل چکے تھے مگر آج مجھ سے رہا نہ گیا میں نے بلند آواز سے انہیں پکارا۔ ارے بڑے میاں! میں آپ کو اس گھر بیت اللہ کا واسطہ دیتا ہوں! رکیے مجھے بتایئے آپ کون ہیں؟

اس پر وہ بزگ رُک گئے اور کہا کہ میں تمہیں بتا دوں گا مگر اسے پوشیدہ رکھو گے۔

میں نے عرض کی ایسا ہی ہوگا۔

پھر انہوں نے کہا میرے مرنے سے پہلے اسے ظاہر تو نہیں کرو گے میں نے عرض کیا۔

نہیں

فرمایا میں سفیان بن سعید ثوری ہوں۔

امام وھب منبہ کا طریقہ

حضرت امام وھب منبہ ایک مشہور تابعی گزرے ہیں آپ کو اہل کتاب کے بارے میں بھی خاصا علم تھا۔ آپ کے مکہ المکرّمہ آنے کا معمول اس طرح سے تھا کہ آپ جب بھی مکہ شریف تشریف لاتے آب زم زم کے علاوہ کوئی پانی نہ پیتے اور نہ ہی آپ کسی اور پانی سے وضو فرماتے۔ آپ کا ایسا کرنا اس لیے تھا کہ یہاں آ کر کوئی ماءِ زم زم کی برکات و انوارات سے مستفید ہو سکے۔

مردوں کا غسل

صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ سب اس عقیدہ کے قائل تھے کہ زم زم شریف سے ہر طرح کی یمن اور برکت حاصل ہوتی ہے حتیٰ کہ وہ اپنے مرنے والوں کو غسل بھی زم زم شریف سے دیتے تھے۔ اس سلسلہ میں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی مثال بڑی اہمیت کی حامل ہے۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو تدفین سے پہلے آب زم زم سے غسل دیا۔

دور حاضر میں بھی اہل مکہ کا یہ ہی معمول ہے وہ اپنے مردوں کو آب زم زم سے غسل دیتے ہیں بلکہ ان کا کفن بھی آب زم زم میں بھگو کر خشک کرتے ہیں۔ ہمارے ہاں بھی حجاج کرام کا یہ پسندیدہ عمل ہے وہ بھی ایسا کرتے ہیں اور اس کا مقصد برکت کا حصول ہے اور یقیناً ایسا کرنا فائدہ سے خالی نہیں ہے۔

دوات میں آب زم زم کی برکت

حضرت امام ابوعبداللہ بن خلف بن سعود کے متعلق یہ مشہور تھا کہ آپ نے حج ادا کیا تو دوران قیام جب آپ مکہ شریف میں بخاری شریف لکھتے اور اس کے علاوہ جب بھی کچھ اور لکھنے کا ارادہ فرماتے تو آپ اپنی دوات میں آب زم زم ملا لیتے۔ آپ نے پایا کہ آپ کی لکھائی اور زیادہ خوبصورت ہوگئی ہے۔

ٹھاٹھیں مارتا سمندر

عبدالعزیز الھاشمی نے اپنے ایک سفر کا ذکر اس طرح کیا۔ فرمایا میں جدّہ میں تھا تو میں نے ارادہ کیا کہ میں بحری سفر سے جاؤں چنانچہ میں نے اپنے ساتھ آب زم زم لے لیا تھا تا کہ میں اپنے اہل قرابت کو تحفہ دوں اور دوران سفر جب تک ممکن ہو میں اس سے جسمانی اور روحانی طور پر نفع حاصل کروں۔

جب ہمارا بحری جہاز کنارے سے کافی دور آ گیا تو اچانک سے سمندر میں طوفان برپا ہو گیا ہم سب ہی فطرت انسانی کے مطابق خوف زدہ تو تھے مگر میں نے اپنے پاس موجود آب زم زم سے کچھ پانی لیا اور اٹھ کر سمندر کی ان جوش مارتی بھڑکتی اچھلتی موجوں پر چھڑکا تو ان موجوں کو سکون آ گیا اور ہم نے پرسکون سفر کیا۔

ماءِ زم زم پھوڑے پھنسی کا خاتمہ

حضرت امام عبدالوہاب الشعرانی کی زندگی کا واقعہ ہے آپ فرماتے ہیں کہ میرے پیٹ میں پھوڑے وپھنسی جیسی کوئی بیماری پیدا ہوگئی جس کی وجہ سے میں بہت تکلیف میں مبتلا تھا بہت سارے حکماء نے مجھے علاج کروانے کا کہا۔ اس وقت

۹۴۷ھ کا زمانہ تھا تو میں حج کے لیے رخت سفر باندھ رہا تھا۔ حکماء تو اپنی جگہ درست تھے مگر اللہ نے میرے دل میں یہ بات ڈالی کہ میں طواف و وداع کے بعد ماء زم زم پی لوں اور جس نیت سے بھی پیوں گا وہ کام ضرور ہو گا اور چونکہ اس وقت میں خطرناک بیماری میں مبتلا ہوں لہٰذا شفاء کی نیت سے زم زم شریف پینا میرے لیے ضروری تھا۔ پس جب میں حرم شریف پہنچا طواف کعبہ کیا تو زم زم پیتے وقت میں نے شفاء کی نیت کی اور خوب پیٹ بھر کر پانی پیا۔ حج کے دیگر افعال کی ادائیگی میں مصروف رہا اس دوران مجھے اپنے پیٹ کے اندر حرارت سی محسوس ہوتی رہی حتیٰ کہ میرے پیٹ کا وہ پھوڑا اندر ہی اندر خوب کٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور پیشاب کے ذریعے باہر نکل گیا اس طرح یہ زم زم کی برکت تھی کہ مجھے شفا مل گئی۔

امام احمد بن حنبلؒ کا انداز

امام احمد بن حنبلؒ بلاشبہ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ آپ کی دین متین کے لیے پیش کی گئی خدمات آج بھی اور آئندہ نسلوں کے لیے بھی باعث رحمت ثابت ہو رہی ہیں جن میں سے ایک مثال تو مسند احمد بن حنبل کی ہے یہ احادیث کی کتاب ہے۔ امام صاحب کا زہد و تقوی اپنی مثال آپ رکھتا ہے۔ امام صاحب نے اشاعت دین میں بہت سی مشکلات کا سامنا کیا۔ عشق رسول ﷺ آپ کا خاصا تھا۔ حدیث سے آپ کی محنت دیدنی ہوتی۔ آپ کے بیٹے عبداللہ نے آپ کے بارے میں ایک واقعہ یوں بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ جب میں اپنے والد صاحب کے ساتھ طواف سے فارغ ہو کر زم زم شریف کے کنوئیں پر گیا تو دیکھا کہ والد گرامی زم زم بہت ہی شوق و وارفتگی سے پی بھی رہے ہیں اور اس میں سے کبھی اپنے جسم پر چہرے پر مل

رہے ہیں ساتھ میں یہ فرما رہے ہیں۔ ماء زم زم شفا ہے اور ساتھ ساتھ اپنے چہرے اور ہاتھوں پر مل رہے تھے۔

فالج سے شفاء یابی

قتیبہ نے ایک جماعت کے متعلق ذکر کیا کہ ایک مرتبہ میں نے ایک جماعت کے ساتھ حج کی سعادت حاصل کی جب ہم حج کے لیے روانہ ہوئے تو میں نے ان کے ساتھ ایک آدمی کو فالج زدہ پایا پھر اسی آدمی کو میں نے دوران طواف تندرست پایا میں اس سے بہت حیران تھا کہ یہ وہی آدمی ہے چنانچہ میں اس حقیقت کی شناسائی کے لیے اس کے قریب گیا اور اس کی بیماری کے متعلق سوال کر دیا۔ اس نے کہا۔ ہاں وہ بیمار فالج زدہ میں ہی تھا پھر اس نے اپنی صحت یابی کا واقعہ مجھے سنایا کہ جب میں زم زم شریف کے پاس پہنچا تو میں نے زم زم کے پانی کو اپنے پاس موجود دوا میں ملایا اور ایک برتن میں قرآن پاک کے یہ کلمات لکھے۔

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

ھو اللّٰہ الذی لا الہ الا ھو . عالم الغیب و الشھادۃ ھو الرحمٰن الرحیم. ھو الذی لا الہ الا ھو الملک القدوس السلام المومن المھیمن العزیز الجبار المتکبر سبحان اللّٰہ عما یشرکون. ھو اللّٰہ الخالق الباری المصور لہ الاسماء الحسنیٰ. یسبح لہ ما فی السموات وا لارض و ھو العزیز الحکیم و تنزل من القرآن ما ھو شفاء و رحمۃ اللمنومنین و لا یزید الظالمین الا خسارا

(پارہ ۱۵. سورۃ الاسراء)

پھر میں نے اس برتن میں زم زم دوا ڈالی اور یہ دعا کی۔

اے اللہ! بے شک تیرے حبیب لبیب نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے۔

" الماء زم زم شفا لکل داء"

کہ ماءِ زم زم ہر بیماری کے لیے شفا ہے۔

اور تیرا کلام بھی تیرے فرمان کے مطابق۔

"و نزل من القرآن ما هو شفاو رحمة للمومنين"

شفا اور رحمت ہے لہٰذا مجھے اس رحمت اور شفاء سے ہمکنار فرما اور اس بیماری کو مجھ سے دور فرما۔ چنانچہ پھر میں نے وہ پانی خوب سیراب ہو کر نوش کیا تو میں تندرست ہو گیا۔ بیماری مجھ سے دور ہو گئی اور میں نے بغیر کسی طبیب کے اللہ کی دو نعمتوں سے شفا حاصل کر لی پس تمام تعریف اس ذات لاریب کے لیے ہیں جس نے مجھے شفایاب کیا۔

بخار کا علاج

ابو جمرہ ضبعی اپنی زندگی کا ایک واقعہ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا اس وقت میں مکہ میں تھا ایک دن مجھے سخت بخار لاحق ہوا اور بخار کی شدت بڑھتی جا رہی تھی۔ جب حضرت عبداللہ بن عباس کو اس میری تکلیف کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا اپنے بخار کو آب زم زم سے ٹھنڈا کرو۔

اس کے ساتھ ہی آپؓ نے حضور نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد بھی سنایا کہ "بخار

جہنم کی حرارت کا اثر ہے اس کو پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو یا یہ فرمایا کہ زم زم سے ٹھنڈا کرو"

حضرت اسماءؓ بنت ابی بکرؓ کا معمول

حضرت اسماءؓ، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یار غار ثور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں آپ کا معمول یہ تھا کہ جب بھی گھر میں یا کسی قرابت دار کو بخار ہو جاتا تو آپ بخار والے کے بدن اور کپڑوں پر زم زم شریف کے چھینٹے مارتیں۔ آب زم زم کی برکت سے اللہ اسے شفایاب کر دیتا۔

بخار کے متعلق فرمان ذیشان صلی اللہ علیہ وسلم

حضور نبی کریم سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے بخار کے متعلق ارشاد فرمایا۔

الحمی من فیح جھنم

بخار جہنم کی گرمی سے ہے۔

اس حدیث مبارکہ کی تاویل میں آراء مختلف ہیں جن کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

☆ بعض نے کہا ہے کہ بخار جو انسان کو لاحق ہوتا ہے وہ درحقیقت جہنم کی گرمی سے ایک حصہ ہے جس سے انسان کو یہ احساس دلانا مقصود ہوتا ہے کہ اعمال کی درستگی رکھے اور احکام الٰہیہ کی اطاعت و اتباع کو اپنا وطیرہ بنائے۔ اور اس عارضی آزمائش سے عبرت حاصل کرے۔

☆ بعض نے کہا ہے کہ بخار جو انسان کو لاحق ہوتا ہے یہ درحقیقت جہنم کی گرمی

کا حصہ نہیں بلکہ حضورﷺ چونکہ مبشر ہی نہیں نذیر بھی تھے آپ نے امت کو تشبیہ دے کر متنبہ کیا ہے تا کہ اس کی مثل جان کر وہ اپنے ایسے افعال سے بعض رہیں جن پر اللہ کی ناراضگی اور پکڑ ہے۔

ایک افریقی کا بیان

ایک افریقی نے اپنے دوست سے قسم خداوند کریم کھا کر اسے بیان کیا کہ اسے بہت سالوں سے منہ کی تکلیف تھی۔ ایک مرتبہ جب وہ زم زم کے پاس آیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے شفا کاملہ سے نوازا اور اس کے بعد کبھی بھی تکلیف نہیں ہوئی۔

تاریخ مکہ کی ایک روایت

تاریخ مکہ ایک مشہور ومعروف کتاب ہے جس کے مصنف علامہ ازرقی ہیں۔ آپ نے اس میں مشہور تابعی ضحاک بن مزاحم کا ایک قول نقل کیا ہے کہ مجھ تک یہ روایت پہنچی کہ حضور سرور کائناتﷺ نے فرمایا کہ زم زم کو خوب آسودہ (سیر) ہو کر پینا نفاق سے بری ہونے کی علامت ہے۔ آب زم زم سر کے درد کو ختم کرتا ہے اور زم زم کے کنوئیں میں نظر کرنا بھی بینائی کو تیز کرتا ہے پھر فرمایا کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ آب زم زم نیل اور فرات کے پانیوں سے بھی زیادہ شیریں ہوگا۔

حضرت وہب بن منبہ کا بیان

حضرت وہب بن منبہ آب زم زم کے متعلق فرماتے ہیں کہ قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں وہب کی جان ہے۔ اللہ کی کتابوں میں ہے کہ یہ آب زم زم

بھوکے کے لیے غذا اور بیمار کے لیے شفاء ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں وہب کی جان ہے جو بھی اسے خوب پیٹ بھر کر پیتا ہے اس کی بیماری دور ہو جاتی ہے اور اسے شفاء حاصل ہو جاتی ہے۔

فرات اور نیل سے زیادہ میٹھا پانی

علامہ ارزقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور کتاب تاریخ مکہ میں ابو محمد خزاعی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ بیان کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ حضور سرور عالم ﷺ کا یہ فرمان ذیشان میں نے حق سچ پایا کہ ایک وقت آئے گا کہ آب زم زم نیل و فرات کے پانی سے بھی زیادہ شیریں ہوگا۔

فرماتے ہیں کہ کوئی ۲۸۱ھ کی بات ہے جب ۲۸۰ھ میں اور ۲۷۹ھ میں بارشوں کی کثرت سے مکہ میں بہت زیادہ سیلاب آ گیا تھا اس وقت وادیاں بھی پانی سے بھر چکی تھیں ہر طرف پانی بہہ رہا تھا اس طرح وقت گزر رہا تھا اس وقت ۲۸۱ھ میں ہم نے دیکھا کہ زم زم شریف کے کنوئیں میں پانی سات ہاتھ اوپر کے کنارے کے قریب سے نیچے تھا۔ میں نے اس سے پہلے اتنے قریب سے اس میں نہ دیکھا تھا بلکہ کسی اور کو بھی اس طرح نہیں سنا کہ اس نے پانی کو اتنے قریب سے دیکھا ہو۔ اس وقت ہم نے اس پانی کو بہت زیادہ شیریں بھی پایا اور ان دنوں میں مکہ میں آب زم زم سے زیادہ شیریں کوئی پانی نہ تھا۔ نہ ہی اتنی لذت و حلاوت اور شیرینی کسی اور پانی میں پائی اور نہ سنی گئی۔

مکہ کے تمام بڑے بوڑھے لوگوں نے بھی اس بات کی تصدیق کی کہ اس قدر شیریں پانی اور کوئی نہیں ہے پھر ۲۸۳ھ میں پانی اپنی حالت کو واپس چلا گیا۔ لیکن

ہم نے اس کی مٹھاس وحلاوت میں پھر بھی کسی قسم کی کمی نہ پائی۔

حضرت عبدالمطلب کے زمانے کی بات

مشہور و معروف امام مغازی ابن اسحاق حضرت عبدالمطلب کے زمانہ کی ایک بات نقل کرتے ہیں کہ جب ابھی حضرت عبدالمطلب نے کنواں نہ کھودا تھا زم زم شریف کا ظہور نہ ہوا تھا اس وقت مکہ میں بہت سے کنوئیں تھے پھر جب مکہ میں حضرت عبدالمطلب نے اللہ تعالی کے دیئے گئے اشارات اور خواب کی تعمیل بجالاتے ہوئے زم زم شریف کو کھودا تو باقی کنوئیں فنا ہو گئے اور لوگوں کی توجہ دیگر کنوؤں سے ہٹ کر صرف آب زم زم پر رہ گئی کیونکہ اس وقت سب سے بہتر اور شیریں پانی آب زم زم کا ہی تھا۔

بینائی لوٹ آئی

حضرت احمد بن عبداللہ شریفی' آپ حرم مکہ میں رہتے تھے آپ کا تعلق شریف خاندان سے تھا۔ اللہ نے آپ کو بہت ہی عزت اور مرتبہ سے نوازا تھا۔ آپ نے ''العقد الثمین'' کتاب بھی تالیف فرمائی جس کو اب بھی خاصی شہرت حاصل ہے۔ آپ کی بینائی اچانک سے چلی گئی۔ اس بات سے آپ کو بڑی پریشانی لاحق ہوئی لیکن آپ نے نبی کریم ﷺ کا فرمان ذیشان سن رکھا۔

''**الماء زم زم شفاء لکل داء**'' کہ آب زم زم ہر بیماری کے لیے باعث شفاء ہے چنانچہ آپ نے بغرض شفاء زم زم شریف پیا اور اس وقت نیت کی کہ اے میرے اللہ! مجھے میری بینائی واپس لوٹا دے۔ چنانچہ صداقت حدیث کے مطابق

آپ کی بینائی واپس لوٹ آئی۔

قیامت کے دن کی پیاس سے آزادی

سرور کائنات رسول اللہ ﷺ کا فرمان ذیشان ہے کہ آب زم زم جس نیت سے بھی پیا جائے اللہ کریم اس کو پورا فرماتا ہے۔ اس حدیث کی روشنی میں اگر کوئی شخص آب زم زم اس نیت سے پیئے کہ قیامت کے دن وہ پیاس سے بچا رہے تو اللہ کی خصوصی کرم نوازی سے انشاء اللہ اس کا یہ مقصد بھی پورا ہوگا۔ اسی سلسلہ میں ایک روایت اس طرح سے ہے۔

حضرت سوید بن سعید فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت عبداللہ بن مبارک کو دیکھا کہ آپ مکہ شریف داخل ہوئے اور آپ سیدھا حرم شریف کی طرف چلے گئے اور وہاں آب زم زم پر پہنچ کر کنویں سے پانی نکال کر ہاتھ میں ڈول پکڑ کر کہا کہ اے اللہ تیرے پیارے حبیب کریم ﷺ کا فرمان ذیشان ہے کہ

ماء زم زم لما شرب له

(آب زم زم جس نیت سے پیا جائے وہ پوری ہوتی ہے)

تو پس میں اسے قیامت کے دن کی پیاس کے خاتمہ کے لیے پیتا ہوں۔ یہ کہہ کر آپ نے زم زم نوش کیا۔ آپ نے نبی کریم ﷺ کے فرمان ذیشان کو بطور وسیلہ پیش کرنے سے قبل اس کی پوری سند اس طرح ارشاد فرمائی۔

اے اللہ! ابن ابی الموال نے ہم سے یہ حدیث بیان کی ہے' ان سے محمد بن منکدر نے اور ان سے جابرؓ نے اور حضرت جابرؓ نے خود ہی اپنے کانوں سے حضور ﷺ کا یہ فرمان ذیشان سنا ہے۔

علم نافع کی طلب

حضرت امام ابن خزیمہ سے ایک مرتبہ سوال کیا گیا کہ آپ اتنے بڑے عالم کیسے بنے تو آپ نے حضور ﷺ کا یہ ارشاد سنایا کہ سرور کائنات ﷺ نے فرمایا کہ

"ماء زم زم لما شرب به"

میں نے جب بھی زم زم پیا تو اللہ کریم کی بارگاہ میں علم نافع کا سوال کیا اس طرح سے اللہ کریم نے مجھے علم کثیر کی دولت عطا فرما دی۔

شفاء کامل نصیب ہوئی

تاتاری قاضی کا ذاتی مشاہدہ و تجربہ

جس واقعہ کو میں نقل کر رہا ہوں یہ ایک تاتاری کا ہے جو روس سے تعلق رکھتا ہے اور عام مسلمان نہیں بلکہ قاضی ہے۔ اس کا یہ واقعہ اس کے ایک سفر نامہ سے لیا گیا اس نے یہ سفر نامہ "عالم الاسلام" کے نام سے لکھا جو کہ کافی مشہور بھی ہوا اور اس کے مختلف زبانوں میں ترجمے بھی ہوئے دراصل تو یہ ترکی زبان میں لکھا گیا تھا۔ اس کا آب زم زم کے متعلق یہ تجربہ ۱۹۹۰ء جولائی میں "المجلة العربيه" میں شائع ہوا۔

شیخ عبدالرشید ابراہیم لکھتے ہیں۔

ممکن ہے آب زم زم پانی کا ایک قدرتی چشمہ ہو مگر ہمارے نزدیک یہ بہت ہی معتبر پانی ہے زم زم کے متعلق ویسے تو روایات کثیر التعداد اور ان گنت ہیں جو اسلامی کتابوں میں محفوظ ہیں لیکن میں جتنی دیر مکہ مکرمہ میں رہا میں نے اپنی خواہش سے بڑھ کر آب زم زم پیا اور اس قدر کہ میں اس کو جتنا پیتا میرے پینے کی رغبت اور بڑھ جاتی پھر لے کر آنے والے لاتے اور میں اسے اور زیادہ پیتا حتیٰ کہ

میں نے مجموعی طور پر ۱۵ کلوگرام تو پی جاتا تھا حدیث مبارکہ میں زم زم کے متعلق جو آیا ہے کہ ''ماء زم زم لما شرب'' یہ بات بھی حق اور سچ ہے میں نے اس حدیث کو اپنے مشاہدات میں درست اور صادق پایا لیکن ایک روحانی معاملہ ضرور درپیش ہے کہ حدیث مبارکہ میں تو کسی قسم کا تردد اور ریب نہیں مگر اس کے لیے حسن نیت' اخلاص اور اعتقاد کامل کا ہونا شرط ہے۔ جس میں یہ چیزیں نہ پائی گئیں وہ اس حدیث کے مصارف کے حصول میں ناکام رہے گا بلکہ آب زم زم سے اس قدر مستفیض بھی نہ ہو پائے گا جس قدر ان تین چیزوں کا حامل انسان ہوسکتا ہے۔

میں نے زم زم کا بار بار تجربہ کیا۔ متعدد امراض میں زم زم کو آزمایا۔ میں ہر مرتبہ کامیاب ہوا اور حدیث رسول ﷺ کی صداقت میں اگرچہ مجھے پہلے بھی کچھ شک نہ تھا مگر پھر سے عقیدت اور ایمان میں اور اضافہ ہونے لگا۔ میں نے آب زم زم کو مثانہ کے امراض' بدن کی اندرونی اور بہت سے بیرونی بیماریوں کے لیے اور آنکھوں کی شفاء کے لیے استعمال کیا۔ میرے سبھی تجربات درست ثابت ہوئے اور مجھے شفاء کامل نصیب ہوئی۔ اپنے اسی سفر نامہ ''عالم الاسلام'' میں لکھتے ہیں کہ حجاج کرام افعال حج سے فراغت پاتے تو وہ اپنے عزیز و اقارب کے لیے اسے ڈرموں میں اور بوتلوں میں بھرتے اور گھروں کو واپس جاتے ہوئے اسے ساتھ لے جاتے۔ میں نے بھی ایسا کیا۔ میں بھی جب واپسی کے لیے رخت سفر باندھ رہا تھا تو آب زم زم ساتھ لے لیا۔ اور پھر یہ پانی میرے ساتھ بارہ سال تک رہا لیکن یہ میرا ذاتی مشاہدہ ہے کہ اس کے رنگ' ذائقہ' بو میں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہیں آیا میں اسے اپنے ساتھ بوتل میں رکھے ہوئے تھا اور یہ میرا ذاتی مشاہدہ ہے میں اس کا خود گواہ ہوں۔ میرے پاس آب زم زم کے بے شمار تجربات ہیں جن سے یہ بات میں وثوق سے

کہہ سکتا ہوں کہ آبِ زم زم کے متعلق فرامین رسول ﷺ بالکل برحق اور سچ ہیں۔

سید نظام علی شاہؒ اور جمعہ شریف

یہ ایام حج تھے راقم دور طالب علمی سے گزر رہا تھا جب کبھی بھیرہ شریف سے تعطیلات ہوتیں ویسے تو تعطیلات میں بھیرہ شریف میں ہی رہنے کو ترجیح دیتا اس کی دو وجوہات تو واضح تھیں۔ ایک تو راولپنڈی میں مجھے پڑھائی کا ویسا ماحول میسر نہ تھا دوسرا لائبریری میسر نہ تھی جہاں سے میں اپنے علم کی پیاس بجھا سکتا۔ اللہ کریم قبلہ سید نظام علی شاہؒ صاحب کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے آپ مفسر قران مفتی احمد یار خان نعیمی صاحب کے شاگردوں میں لاڈلے اور ساتویں شاگرد تھے۔ آپ کے علم کے اور آپ کے تقویٰ و زہد کے بڑے بڑے معاصرین معتقد تھے۔ شاہ صاحب کی مجھ پر خاص نظر تھی۔ میرے لیے خصوص دعا بھی فرمایا کرتے تھے اور مجھے تنہائی میں معرفت سے متعلقہ رہنماء باتیں بھی بتایا کرتے۔ اس لیے جب بھی بھیرہ شریف سے راولپنڈی آتا تو آپ کی خدمت میں ضرور حاضر ہوتا۔ ایام حج میں مجھے ایک جمعہ آپ کی امامت میں نصیب ہوا۔ آپ نے زم زم شریف کے متعلق اپنے دادا کا ایک واقعہ سنایا جس کی بعد میں میں نے الگ سے بھی تصدیق حاصل کی اور میں اپنے حافظے کے معاملہ میں درست پایا گیا۔

آپ نے فرمایا میرے دادا جان پرانے وقتوں میں جب لوگ اونٹ اور گھوڑے جیسی سواریوں پر حج کے لیے جایا کرتے تھے اور مہینوں سفر طے کر کے حج ادا کیا کرتے تھے اس وقت میرے دادا جان حج پر تشریف لے گئے اور عام لوگوں کے معمول کی طرح واپسی پر عزیز و اقارب کے لیے تحفہ حرم شریف سے آبِ زم زم لے

کر آئے۔ دادا جان نے اسے مختلف بوتلوں میں ڈال کر عزیز و اقارب کی طرف بھجوا دیا۔ جس میں سے ایک بوتل اپنے لیے محفوظ فرمالی۔ کتابوں کی الماری میں پڑی یہ بوتل کافی عرصہ تک نظروں سے اوجھل رہی پھر ایک مرتبہ لگ بھگ بیس سال کا عرصہ ہو گا الماری کو اپنی جگہ سے ہٹایا گیا تو اس کے پیچھے گرد آلود وہ بوتل ملی صاف کر کے اندازہ لگایا جا رہا تھا کہ اس بوتل میں کیا ہو سکتا ہے مگر جب اس کی خبر دادا جان کو ہوئی تو آپ نے فوراً وہ بوتل پہچان لی اور فرمایا کہ یہ آب زم زم ہے بہت سے لوگوں نے کہا یہ تو خراب ہو چکا ہو گا آپ کو توحج پر گئے اب عمر گزر گئی ہے۔ لیکن جب اسے کھولا گیا تو آب زم زم کو بالکل صاف ترو تازہ پایا گیا نہ تو اس کا رنگ تبدیل ہوا نہ اس کا ذائقہ اور نہ ہی اس میں کسی قسم کی بو پیدا ہوئی جبکہ دیگر پانیوں کو اگر تین یا چار دن کہیں رکھ دیا جائے تو اس میں ناقابل برداشت بو پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ تھا راقم کا سنا ہوا وہ واقعہ جو قبلہ شاہ صاحب کی زبانی تھا۔ اس قسم کے دو تین اور واقعات بھی سننے میں آئے ہیں یقیناً آب زم زم ان خواص سے قدرتی طور پر متصف ہے کہ اس کو روئے زمین کے تمام پانیوں پر فضیلت حاصل ہے۔

زم زم پر سائنسی تحقیقات

سائنسدان

مصری

پاکستانی

جاپانی

مصری اور پاکستانی سائنسدانوں کی زم زم پر سائنسی تحقیق

آب زم زم کے متعلق نبی کریم ﷺ کے فرامین بالکل درست ثابت ہو رہے ہیں۔ آپ ﷺ کے اقوال و فرامین کی صداقت نے ہر دور کے حکماء کو حیرت میں مبتلا کیے رکھا۔ حکماء نے اس پانی کے طبی خواص کو جانچنے کے لیے اپنے اپنے دور میں اپنے اپنے انداز میں کوششیں کی ہیں۔ حیرت میں مبتلا ہونے کی وجہ تو نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان بھی ہے کہ ''آب زم زم طعام ہے'' اور اس کی صداقت پر ہم نے بھی بہت سے واقعات ذکر کیے اور یقیناً بہت سے عملی مظاہرے ایسے بھی ہونگے جو کتابی شکل میں محفوظ نہ کیے گئے ہوں گے۔ ایک آدمی اسے پانی کی نیت سے سیرابی کے لیے پیتا ہے اس کی پیاس ختم ہو جاتی ہے اسے ایک اعلی مشروب کا لطف حاصل ہوتا

ہے جبکہ دوسرا آدمی اسے بھوک کے خاتمہ کے لیے پیتا ہے اس کی بھوک ختم ہو جاتی ہے اور ایسا صرف اعتقادی طور پر نہیں بلکہ جسمانی طور پر عیاں بھی ہوتا ہے اور ایک تیسرا آدمی کسی مہلک مرض میں مبتلا ہے وہ اس مرض سے آزادی کا طالب ہے وہ اسے بغرض شفاء استعمال کرتا ہے تو وہ تندرست ہو جاتا ہے۔

پچھلے ادوار کے حکماء کے مطابق حجاز مقدس میں چونکہ قدرتی طور پر سونے کی کانیں موجود ہیں اس لیے آب زم زم میں سونا موجود ہے جس کی وجہ سے پینے والوں کو توانائی حاصل ہوتی ہے حکماء کی اس بات کی بھی تصدیق اس وقت ہوگئی جب پچھلے دور حکومت میں چاہ زم زم کی صفائی کروائی گئی تو سونے کے ذرّات کنوئیں کی دیواروں کے ساتھ لگے دیکھے گئے ان سنہری ذرات سے دیوایں چمک رہیں تھیں۔ اس واقعہ کے بعد تو وہاں کے عام لوگوں کا بھی یہ اعتقاد بن گیا ہے کہ چاہ زم زم سونے کی کان میں موجود ہے اور اگر ایسا ہے بھی تو ہمارے خیال میں آج کے دور میں جہاں امراء کے لیے بہت سی باتیں قابل فخر و ستائش ہیں وہاں اسلام کے ماننے والوں کے لیے بھی یہ بات قابل ستائش ہونی چاہئیے بہرحال زم زم شریف کی میڈیکل ریسرچ میں مصری سائنسدانوں نے بھی اپنا کردار سر انجام دیا ہے اور پاکستانی قوم کو بھی یہ اعزام حاصل ہوا ہے۔ اولاً ہم مصری سائنسدانوں کی تحقیق کو بیان کریں گے۔

مصری سائنسدانوں کی تحقیق

مصری سائنسدانوں نے زم زم شریف پر دور جدید کے مطابق تحقیق کی تا کہ اس کے معدنی اجزاء سے واقفیت حاصل کی جائے ان کے مطابق زم زم کے پانی

کی کیمیاوی تحلیل سے اس میں درج ذیل معدنی اجزاء کا وجود پایا گیا ہے۔

ان کی بدولت آب زم زم انسانی جسم کے لیے نفع بخش ثابت ہو رہا ہے۔

میگنیشیم سلفیٹ	Magnesium Sulphate
سوڈیم سلفیٹ	Sodium Sulphate
سوڈیم کلورائیڈ	Sodium Choloride
کیلشیم کاربونیٹ	Calcium Carbonate
پوٹاشیم نائٹریٹ	Potacium Carbonate
ہائیڈروجن سلفائیڈ	Hydrogen Sulphide

اب ہم علم کیمیا اور طب کی روشنی میں ان معدنی اجزاء کا انسانی جسم پر اثر ظاہر کریں گے کہ یہ اجزاء کس طرح انسانی جسم پر اثر انداز ہوتے ہیں اور کس طرح سے انسانی بدن کو ان سے نفع حاصل ہوتا ہے۔ اس تحقیق کے بیان کا مقصد اعتقادی اعتراض نہیں بلکہ زم زم شریف کی فضیلت کو دور حاضر کے لیبارٹریز میں تیار کیے گئے پانیوں کے مقابلہ میں پرکھنا اور فوقیت ثابت کرنا ہے تا کہ آج کی نسل بھی اس کی عظمت کی خوب واقف ہو جائے اور اس کے عظیم ہونے پر فخر کرے اور دور جدید کے ان معترضین کو بطریق احسن جواب دے سکیں۔ حسب بیان اس طرح سے بھی کہ حضور ﷺ کے فرامین کی صداقت آج بھی عیاں ہو جائے اور سب پر واضح ہو جائے اور طرۂ امتیاز یہ کہ اتنے زیادہ خواص اور عظمتوں سے بھرپور پانی کا شرف صرف مسلمانوں کو حاصل ہے اور دنیا میں کسی جگہ اس سے بہتر کیا بلکہ ایسا بھی پانی نہیں پایا جاتا۔ اب ہم ان معدنیات کے خواص کی تحقیق پیش کریں گے جن کے لیے میں نے دن رات ڈاکٹرز سے رابطے کیے۔

میگنیشیم سلفیٹ

میگنیشیم سلفیٹ بدن انسانی میں موجود غیر ضروری حرارت کو ختم کرتا ہے کیونکہ انسانی جسم میں حرارت کی مقدار اگر بڑھ جائے تو قے اور متلی آنا شروع ہو جاتی ہے سر میں بھاری پن محسوس ہوتا ہے چکر آنے لگتے ہیں' دوران خون بڑھ جاتا ہے شعمی مادوں کی زیادتی ہونے لگتی ہے اور جسم نارمل حالت پر برقرار رہتا ہے اور بدنی حرارت بھی اپنی مخصوص مقدار پر برقرار رہتی ہے۔

میگنیشیم سلفیٹ کو میڈیکل کی روشنی میں پرکھا جائے تو یہ ہمارے اعصابی اور عصبی نظام کے لیے ایک قدرتی دواء ہے۔ یہ ہماری آنتوں میں پانی کی مقدار کو بڑھائے رکھتی ہے جس سے آنتیں خشک نہیں ہوتیں اور غذا کے ہضم میں بھی آسانی رہتی ہے یہی نہیں ہماری جلد کی خوبصورتی بھی اسی وجہ سے برقرار رہتی ہے۔ اور اللہ نے اتنے فوائد والی اس معدنیات کو مفت میں بطور نعمت آب زم زم میں عطا کر دیا ہے تو زم زم پینے والے جسم اور چہرے خوبصورت نظر آتے ہیں۔

سوڈیم سلفیٹ

سوڈیم سلفیٹ کی سادہ مثال ہمارے ملک میں پایا جانے والا کالا نمک ہے۔ یہ بنگلہ دیش' نیپال اور پاکستان میں پایا جاتا ہے ہمالیہ کے پہاڑی سلسلہ میں اس کی کثرت ہے۔ عام طور پر اسے ''گلابری'' نمک کہا جاتا ہے اس کے سائنسی فوائد میں تو اس سے شیشہ اور کاغذ بنایا جاتا ہے۔ شیشے اور کاغذ کی صنعتوں میں مفید ہے سائنس کی دنیا میں تو اس کی ایجاد کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ یہ (۱۶۰۴۔۱۶۷۰)

کی دہائی کے ایک جرمن کیمسٹ Pothecary Jhon Rudulf Gluaber
کی دریافت ہے جس نے ۱۶۲۵ء میں اسے ایک آسٹریلین چشمہ کے پانی میں
دریافت کیا اس نے اس کا نام Mirabilis رکھا۔ یہ نام اس کے طبی خواص کی وجہ
سے رکھا۔ حکماء اسے عمومی طور پر پیٹ کے متعلق ادویات میں استعمال کرتے ہیں۔
آج یہ قبض کشا دواؤں میں جزو لازم کی طرح استعمال ہوتا ہے بہر حال پانی میں اس
کا موجود ہونا پیٹ کے مہلک امراض سے نجات دیتا ہے اور ذیابیطس، خونی پیچش نیز
پتھری وغیرہ جیسے امراض سے نجات اس کی بدولت ممکن ہے۔ اگر پانی میں اس کی
مقدار پوری نہ ہو تو ان امراض کے لاحق ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ سوڈیم سلفیٹ
استسقاء کے مریض کے لیے بھی مفید ہے۔ بہر حال یہ انسانی بدن کے لیے ایک
لازمی عنصر کی حیثیت رکھتا ہے جو کہ اللہ کریم کے عطا کردہ تحفہ آب زم زم میں قدرتی
طور پر پایا جاتا ہے جو انسانی بدن کی تمام طبی ضروریات کو قدرتی طور پر پورا کرتا ہے۔

سوڈیم کلورائیڈ

ایک طرح کا نمک ہی ہوتا ہے انسانی خون میں اس کی موجودگی کی اہمیت
سے انکار کسی طور پر بھی ممکن نہیں ہے۔ یہ خون کے 100 ml میں 09 کے تناسب
سے موجود ہے یہ Red cell کو برقرار رکھنے میں مدد دیتا ہے نیز پروٹین کو جذب
کرنے میں مدد دیتا ہے۔ سوڈیم انسانی رطوبتوں (خون، آنتوں اور معدے) کی
تیزابیت کے توازن کو باقاعدگی دینے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ حال کی تحقیق کے
مطابق سوڈیم کلورائیڈ کی زیادتی یا قلت کا انسانی فشار خون پر بھی برا اثر پڑتا ہے۔
بہر حال پانی میں اس کی مناسب مقدار کا موجود ہونا پیٹ کی بیماریوں اور

آنتوں کی بیماریوں سے بچاتا ہے۔ آب زم زم میں اس کا پایا جانا ایک قدرتی تحفہ ہے۔ یہی وجہ ہے آب زم زم جسم کے بنیادی معدنیات سے بھرپور غذائی اثر رکھتا ہے جو اپنے پینے والے کو ایسے امراض سے بچاتا ہے۔

کیلشیم کاربونیٹ

انسانی بدن میں ویسے تو کیلشیم کی اہمیت کا کسی طور پر انکار ممکن نہیں ہے مگر کیلشیم کاربونیٹ کا کردار انسانی جسم میں خوراک کو ہضم کرنے میں نمایاں ہے پھر یہ جسم میں پتھری وغیرہ نہیں بننے دیتا۔ اعضاء جسمانی حدت کو کنٹرول کرتا ہے اور لو لگنے کے اثرات کو بھی زائل کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے مسلمانوں کے لیے آب زم زم میں یہ تحفہ عطا کیا ہے جو بدن انسانی کا بنیادی جزو ہے۔

ہائیڈروجن سلفائیڈ

اس کیمیاوی مادے کا تعلق انسانی جلد سے ہے۔ ہر قسم کے جلدی امراض سے بچاؤ کے لیے یہ نہایت مفید ہے بدن انسانی میں بیماریوں کے خلاف ایکشن کرنے والی ایک خاص قوت جس کا نام قوت مدافعت ہے وہ بھی اس کی بدولت پائی جاتی ہے جب کسی بدن میں قوت مدافعت کی مقدار زیادہ ہو تو اس جسم پر بیماریاں حملہ آور ہو کر اسے نقصان نہیں پہنچا سکتی مگر قوت مدافعت کی کمی سے چھوٹے سے چھوٹے جراثیم بھی بدن انسانی کو بیماری میں مبتلا کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ جراثیم کو ختم کر دیتا ہے قوت ہاضمہ کو بھی اچھا کرتا ہے اور قوت حافظہ کے علاوہ دیگر دفاعی قوتوں میں بھی

اضافے کا باعث بنتا ہے۔ الرجی سے متعلقہ امراض کی روک تھام میں بھی اس کا نمایاں کردار ہے۔

اللہ کریم نے آب زم زم میں اسے بھی شامل کر دیا ہے جس سے بدن انسانی تندرست اور توانا رہتا ہے۔ اس میں جراثیم مارے جاتے ہیں۔

پوٹاشیم نائٹریٹ

عمومی طور پر یہ بدبو کے خاتمہ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے بدن انسانی میں یہ پسینہ کی کثرت لاتا ہے جس سے انسانی بدن میں تروتازگی رہتی ہے تھکن کے احساس کو کم کرتا ہے اور لو کے اثرات زائل کرتا ہے دمہ کے لیے بڑا مفید ہے۔ زم زم کے پانی کو ٹھنڈا رکھنے کے لیے پوٹاشیم نائٹریٹ کا بڑا حصہ شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بھی ایک تحفہ کی حیثیت رکھتا ہے۔

الغرض مصری سائنسدانوں کی اس تحقیق سے نہ صرف عقل ورطہء حیرت ہے کہ روئے زمین پر ایک ایسا پانی بھی پایا جاتا ہے جس میں بدن انسانی کی تمام ضروریات پائی جاتی ہیں۔ اس کا پینے والا اگر بھوکا ہے تو یہ اس کی بھوک مٹا دیتا ہے اگر پیاسا ہے تو اس کی پیاس ختم کر دیتا ہے۔ اگر بیمار ہے تو اسے شفاء عطا کرتا ہے۔ اطباء نے تو اسے مختلف کاموں کے لیے استعمال کیا ہے بہت سے حکماء نے اسے اپنی ادویات میں استعمال کرنا شروع کر دیا ہے اور کچھ اہل محبت تو اس عقیدے کے قائل ہیں پتہ نہیں ہماری دواء اثر کرے یا نہ کرے۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ فرمان رسول ﷺ کے مطابق آب زم زم ضرور باعث شفاء ہے اس کی مدد سے دوا بھی موثر ہو جاتی ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر غلام قریشی کی تحقیق

ڈاکٹر غلام قریشی صاحب لاہور میں پاکستان کے مایہ ناز مشہور و معروف میڈیکل کالج کنگ ایڈورڈ کے پروفیسر ہیں۔ آپ نے آب زم زم پر تحقیق کی اور اس کا تفصیلی تجزیہ کیا آپ نے اپنے مشاہدات سے یہ بات ثابت کی کہ مصری سائنسدانوں نے جو تحقیق کی وہ بھی درست ہے۔ آب زم زم میں چھ کیمیاوی اجزاء ایسے پائے جاتے ہیں جن کی بدن انسانی میں افادیت و اہمیت سے کسی طرح انکار ممکن نہیں مگر ان کے علاوہ بھی چند عناصر ایسے ہیں جن کا انہوں نے ذکر نہیں کیا۔

ڈاکٹر قریشی صاحب کے مطابق آب زم زم میں فولاد، جست، میگنیز اور گندھک اور آکسیجن سے مرکب سلفیٹ اور سوڈیم بھی پایا جاتا ہے ان اجزاء کا بدن انسانی میں کردار یہ ہے کہ یہ خون کی کمی کو دور کرتے ہیں دماغ کو تیز کرتے ہی اور خوراک کے ہاضمہ میں مدد دیتے ہیں اس طرح ہمارا نظام خون، دماغی توازن اور نظام انہضام درست رہتا ہے۔

میاں نذیر احمد کی رپورٹ

میاں نذیر احمد پنجاب کے چیف انجنیئر رہے ہیں آپ نے اپنی زندگی کا کچھ عرصہ حکومت کی جانب سے سعودی عرب گزرا چونکہ آپ کی ڈیوٹی سعودی سر زمین پر زراعت سے متعلق تھی اس لیے آپ نے سعودی عرب میں زراعت کو فروغ دینے کے لیے آب پاشی کے مختلف ذرائع پر ایک خوبصورت رپورٹ تیار کی جسے بعد میں کتاب کی شکل دے دی گئی۔ آپ نے اپنی رپورٹ کے آخر میں زم زم کا کیمیائی تجزیہ لکھا۔ آپ نے آب زم زم کو کسی بھی کثافت سے پاکیزہ اور پینے کے لیے روئے زمین پر تمام خوبیوں سے متصف مشروب قرار دیا۔

ڈاکٹر عبدالمنان اور ابو سمن کی تحقیق

عمومی طور پر حکماء اور اطباء اور آبپاشی سے متعلقہ محکمہ جات کی یہ تجویز ہوتی ہے کہ علم صحت کے بہترین اصولوں اور حکمتوں میں سے ایک حکمت یہ ہے کہ قبرستان سے دو سو گز تک اور گندگی کے ڈھیروں سے تقریباً سو گز تک کوئی کنواں نہیں کھودنا چاہئیے۔ کیونکہ ایسے ذرائع جو ان کے اتنے فاصلے سے کم پر کھودے گئے ہوں وہاں سے جو پانی حاصل ہوتا ہے اس میں ان سے متعلقہ کثافت پائی جاتی ہے۔ ایک طرح سے یوں کہہ لیں پانی خوب گندا اور جراثیموں سے بھرپور ہوتا ہے۔ مکہ شریف میں آب زم زم کے متعلق ایسی خبر کسی زمانے میں مشہور کی گئی اور افواہ کو پاکستانی ڈاکٹرز نے ہی بے بنیاد قرار دیا اور لوگوں کی رہنمائی کی۔ ڈاکٹر عبدالمنان اور ابو سمن نے مکہ معظّمہ کے بہت سے کنوؤں میں سے چند ایسے ریڈیائی عناصر ڈال دیئے کہ جن کی مقدار اگر کسی مائع میں لاکھواں حصہ ہو تو بھی ان کا علم ہو جاتا ہے لیکن بعد میں مدت تک آب زم زم پر کیمیاوی تجربات جاری رکھے گئے مگر ان ریڈیائی عناصر کی موجودگی کسی طور پر بھی ثابت نہیں ہوئی۔ اس سے یہ بات تو عیاں ہو گئی کہ مکہ میں زیر زمین خواہ کتنی ہی آبی آلودگی کیوں نہ ہو اور تمام کنوؤں کے پانی اس کی لپیٹ میں آ گئے ہوں مگر آب زم زم ان سے مبرہ ومنزہ ہے۔ آب زم زم ان سے کسی طور پر بھی متاثر نہیں ہوتا یہ قدرت خداوندی ہے پھر جسے صادق و امین ﷺ نے شفاء قرار دیا ہو بھلا وہ کیسے سبب داء بن سکتا ہے۔ سبحان اللہ نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک کے الفاظ آج بھی برحق ہیں۔

زم زم کا دیگر پانیوں سے موازنہ

کچھ لوگوں نے یہ اعتراض باندھا کہ زم زم کے اس قدر فضائل جو بیان کیے جاتے ہیں یا لوگ ایسی باتیں بیان کرتے ہیں جو جلدی عقل میں نہیں آتی یہ سب محض اعتقادی ہیں ایسے لوگ اپنی عقیدت میں اندھے ہوتے ہیں اور حقائق سے کوسوں دور ہوتے ہیں جن لوگوں کا آب زم زم سے ویسے دلی لگاؤ ہے یا جنہیں اس کا ذائقہ اچھا لگتا ہے وہ اپنی محبت کے نتیجہ میں اس کے فضائل بیان کرنے میں زمین آسمان کی قلابے ملا دیتے ہیں۔

معترفین کی بات سے اتفاق مطلق طور پر تو ممکن ہے کہ کسی چیز سے انسان کو محبت جتنی گہری ہو وہ اس کی اتنی ہی تعریف زیادہ سے زیادہ کرتا ہے مگر یہ بات تو درست نہیں کہ ہر تعریف کرنے والا جھوٹ بول رہا ہو اور ہر عقیدت منداپنی عقیدت میں اندھا ہو پھر کسی چیز کے متعلق اتنے سارے لوگوں کی رائے کہ جن کا جھوٹ پر متفق ہونا محال ہو یہ قول متواتر کی حیثیت رکھتا ہے اور کثرت رائے اس بے بنیاد اعتراض کا ابطال بھی ہے۔

اس اعتراض سے چونکہ منسلک یہ بات تھی کہ مکہ معظّمہ میں جتنا بھی پانی زیر زمین ہے وہ سارے کا سارا ہی ان خواص سے متصف ہے جو کہ آب زم زم میں بتائے جاتے ہیں اس طرح سے یہ فقط آب زم زم کا خاصہ نہیں بلکہ مکہ معظّمہ کی سر زمین کا خاصا ہے۔

اس سلسلہ میں بھی سعودی حکومت نے ماہرین سے کئی مرتبہ تحقیق کروائی چونکہ آب زم زم حرم شریف میں واقع ہے اور اس کے ارد گرد داؤ دیہ اور مسفلہ محلے

ہیں ان میں موجود کنوؤں کے متعلق بھی خیال تھا کہ یہ بھی آب زم زم کی خاصیت سے متصف ہیں مگر ایسا نہیں تھا ماہرین کی تحقیق نے جب آب زم زم کے ساتھ تین اور مختلف قسم کے پانیوں کا جائزہ لیا تو آب زم زم کو تینوں سے مختلف پایا اور اس میں کیمیاوی اجزاء کی مقدار کو اس متوازن درجہ پر پایا جس کی عین بدن انسانی کو ضرورت ہوتی ہے اور اس میں کسی قسم کی کمی یا بیشی نہیں کہ جس سے انسانی جسم کو کوئی مہلک مرض لاحق ہو جائے اس کیمیاوی جائزہ میں مندرجہ ذیل پانی استعمال کیے گئے۔

۱۔ محلّہ داؤدیہ کے کنویں کا پانی

۲۔ محلّہ مسفلہ کے کنویں کا پانی

۳۔ نہر زبیدہ کے کنویں کا پانی

۴۔ آب زم زم شریف

یاد رہے محلّہ داؤدیہ اور محلّہ مسفلہ تو حرم شریف کے قریب ہی واقع ہیں جبکہ نہر زبیدہ کا کنواں مکہ معظّمہ سے کوئی اٹھارہ میل کی مسافت کی دوری پر ہے۔ یہ کنواں جبل عرفات کے قریب ہے اس کے اجزاء بھی کیمیاوی طور پر زم زم شریف کے قریب قریب ہیں مگر جو خواص آب زم زم میں ہیں وہ سارے اس میں نہیں ہیں تحقیقی چارٹ درج ذیل ہے۔

SOLIDS	PH	
1620	6.9	زم زم کا پانی
2000	7.2	داؤدیہ کے کنوئیں کا پانی
2050	7.8	محلّہ مسفلہ کے کنوئیں کا پانی
1620	7.9	نہر زبیدہ کے کنوئیں کا پانی

اس موازنہ میں تو آب زمزم کو تیزابیت مائل پانی ظاہر کیا گیا ہے مگر بعد کے موازنوں میں یہ تحقیق درست ہوگئی کہ زم زم تیزابی نہیں بلکہ قلوی رجحانات کا حامل پانی ہے۔

۱۹۷۶ء اور ۱۹۷۷ء میں بھی ڈاکٹر راجہ ابوسمن اور طرابلس کی ایک ٹیم نے تحقیقات کی اور زم زم شریف میں موجود کیمیائی عناصر کی ترکیب اس طرح سے بتائی وہ بھی درج ذیل ہے۔

Total diaolved	1620
Chlorine	234
Sulphate	190
Calcium	+ve
Magnesium Iron	+ve
Sulpher	-ve
Nitrates	-ve

زم زم شریف ایک طائرانہ جائزہ

۱۔ جنت کے چشموں میں سے ایک چشمہ ہے۔

۲۔ روئے زمین پر موجود تمام پانیوں سے افضل ہے۔

۳۔ اسے فضیلت حضرت اسماعیل علیہ السلام سے حاصل ہوئی۔

۴۔ قلب مصطفیٰ کو اس سے دھویا گیا اس کی فضیلت اور بڑھ گئی۔

۵۔ مکہ مکرمہ کی آبادی میں زم زم کو خاصی اہمیت حاصل ہے۔

۶۔ حرم شریف کی نشانیوں میں سے اللہ کی ایک نشانی ہے۔

۷۔ ماءِ زم زم پینے سے دل اکتاتا نہیں بلکہ اور زیادہ پینے کی رغبت ہوتی ہے۔

۸۔ زم زم پیتے وقت جو نیت کی جائے وہ پوری ہوتی ہے۔

۹۔ زم زم شریف کو کھودنے کا کام گویا فرشتوں کے سردار جبرائیل علیہ السلام نے کیا۔

۱۰۔ زم زم شریف روئے زمین میں سے عمدہ اور اعلیٰ قسم کے ٹکڑے پر موجود ہے۔

۱۱۔ زم زم شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب دہن بھی شامل ہے۔

۱۲۔ زم زم مشروب الابرار ہے۔

۱۳۔ زم زم صرف مشروب ہی نہیں طعام بھی ہے۔

۱۴۔ زم زم میں اللہ نے ہر مرض کی شفاء رکھی ہے۔

۱۵۔ زم زم کو بطور غذا استعمال کرنا بھی باعث تقویت ہے۔

۱۶۔ زم زم پینے والے جسمانی حسن سے متصف ہو جاتے ہیں۔

۱۷۔ زم زم بدن کو تقویت دیتا ہے اس کے لاغر پن کو ختم کرتا ہے۔

۱۸۔ زم زم قوت حافظہ کو بڑھاتا ہے۔

۱۹۔ زم زم نظام انہضام کو درست بھی کرتا ہے۔

۲۰۔ زم زم قلبی امراض اور چشمی امراض کے لیے قدرت کا بہترین عطیہ ہے۔

۲۱۔ زم زم دوران خون اور فشار خون کے نظام کو درست رکھتا ہے۔

۲۲۔ زم زم پیٹ بھر کر پینا ایمان کی علامت ہے۔

۲۳۔ زم زم سے نفرت اور بغض صرف منافق رکھتا ہے۔

۲۴۔ زم زم کا پینا ہر حاجت کے پورا کرنے میں معاون ہوتا ہے۔

۲۵۔ زم زم کو ہی شراب الابرار کہا گیا ہے۔

۲۶۔ زم زم کو دیکھنا بھی عبادت ہے اس سے نظر تیز ہوتی ہے۔

۲۷۔ زم زم بیت اللہ میں اللہ کی طرف سے بہترین مہمان نوازی ہے۔

۲۸۔ زم زم سے جتنا بھی پانی لیا جائے اس میں کمی واقع نہیں ہوتی۔

۲۹۔ زم زم کو اہل کتاب سونے سے بھی زیادہ قیمتی جانتے ہیں۔

۳۰۔ زم زم جسم کی بہترین نشوونما کرتا ہے۔

۳۱۔ زم زم کی برکت سے اہل مکہ ہمیشہ کشتی میں غالب رہے۔

۳۲۔ زم زم کے پینے کی برکت سے اہل مکہ کی سواریاں دوڑ میں جیت جایا کرتیں۔

۳۳۔ زم زم کے متعلق اہل کتاب کی کتابوں میں ہے جس نے اسے اپنے سر پر ڈالا وہ کبھی ذلت کا شکار نہیں ہوگا۔

۳۴۔ زم زم تمام نیک مقاصد پورا کرنے میں معاون ہے۔

۳۵۔ زم زم پی لینے کی برکت سے مومن کے جسم کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔

۳۶۔ زم زم کی جانب دیکھنا قربت خداوندی کا ذریعہ ہے۔

۳۷۔ زم زم ایک لذیذ غذا ہے جو اپنے پینے والے کو کسی اور غذا کا محتاج نہیں رہنے دیتی۔

۳۸۔ زم زم کا پینا خطاؤں کے اثرات کو زائل کرتا ہے۔

۳۹۔ معراج النبی میں زم زم سے حضور ﷺ کے قلب مطہر کو غسل دیا گیا۔

۴۰۔ زم زم بخار کو دور کرتا ہے۔

۴۱۔ زم زم مرگی کے مریض سے مرگی کے اثر کو ہمیشہ کے لیے دور کر دیتا ہے۔

۴۲۔ زم زم اضطراب اور خوف کی حالت میں پینے سے اضطراب اور خوف دور

ہو جاتا ہے۔

۴۳۔ زم زم کیمیاوی اعتبار سے سب پانیوں سے بہتر ہے۔

۴۴۔ زم زم میں بدن انسانی کی ضرورت کے عین مطابق کیمیاوی اجزاء موجود ہیں۔

۴۵۔ مکہ میں بھی بالخصوص اور پوری دنیا میں بالعموم زم زم شریف کے خواص سے متصف کوئی پانی نہیں ہے۔

۴۶۔ زم زم کو اللہ نے مسلمانوں کے لیے خاص فرمایا۔

۴۷۔ زم زم روئے زمین پر تمام اہل اسلام کے لیے اللہ کی طرف سے بے حد فضائل و برکات والا تحفہ ہے۔

۴۸۔ زم زم شریف عام پانیوں کی طرح خراب نہیں ہوتا۔

۴۹۔ زم زم شریف حجاج کے لیے بہترین مہمان نوازی ہے۔

۵۰۔ زم زم شریف پینے والا کبھی یمن و برکت سے خالی نہیں رہتا۔

۵۱۔ زم زم کا مشروب پی لینے والا پھر کسی اور پانی اور دنیا کے مشروب کو اس پر ترجیح نہیں دیتا۔

۵۲۔ زم زم کے خواص اس قدر ہیں کہ عقل محو حیرت ہے۔

۵۳۔ زم زم شریف کے خواص پر ہر دور کے سائنس دان تحقیق کر چکے ہیں۔

۵۴۔ زم زم وہ واحد پانی ہے جسے تمام دنیا کے اطباء پینا اور دوسروں کو تجویز کرنا پسند کرتے ہیں۔

۵۵۔ زم زم شریف وہ واحد پانی ہے جسے حکماء اپنی ادویات کی تیاری میں شوق سے استعمال کرتے ہیں۔

۵۶۔ زم زم شریف وہ واحد پانی ہے جو بطور تحفہ دینا اور قبول کرنا ہر مسلمان پسند کرتا ہے۔

۵۷۔ دنیا میں سب سے زیادہ بطور تحفہ جو پانی دیا جاتا ہے وہ زم زم شریف ہے۔

۵۸۔ زم زم کے کھودنے کے لیے خود اللہ نے خواب میں اشارہ فرمایا۔

۵۹۔ زم زم پیتے وقت دنیا میں ہر جگہ اماں ہاجرہ علیہا السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو یاد کیا جاتا ہے۔

۶۰۔ زم زم روئے زمین پر موجود تمام پانیوں کا سردار ہے۔

مآخذ ومراجع

معجزات الشفاء بماء زم زم	صحیح بخاری شریف
لسان العرب	صحیح مسلم شریف
مصنف عبدالرزاق	مسند احمد بن حنبل
قصص الانبیاء	صحیح ابن خزیمہ
تذکرۃ الانبیاء	فتح الباری
Zum Zum Water	ابن ماجہ
تاریخ مکہ	ترمذی شریف
مکہ مکرمہ کے ایک ہزار راستے	سید اعلام النبلاء
اخبار مکہ	حسن المعاضرۃ
درمنثور	دار قطنی
دلائل النبوۃ	مستدرک حاکم
البدایہ والنہایہ	زاد المعاد
تفسیر قرطبی	المجلۃ المسلمون
نوادر الاصول	عمارۃ المسجد الحرام

المجلۃ العربیہ معجم کبیر
الادب المفرد عمدۃ القاری
ثمارالقلوب
درۃ الحجال فی اسماء الرجال
نشرالآس
تحفہ الراکع والساجل
ینظر القاموس
لوحۃ
مخطوط
رحلت الشتاء والصیف
تحفہ حرم
بحرعمیق
الترغیب والترہیب
معجم الطبرانی
سنن نسائی
ابن حبان

کھجور

برصغیر پاک و ہند میں عام طور پر کھجور طب نبوی کے طور پر استعمال ہوتی ہے لیکن اس کا عام اور زیادہ استعمال رمضان کے مہینے میں ہوتا ہے افطار میں کھجور کو لازم جز سمجھا جاتا ہے اور سنت نبوی کی نیت سے اس سے محبت سمجھی جاتی ہے ہم نے یہاں نہ صرف کھجور سے متعلق معلومات دیں ہیں بلکہ اس خوش ذائقہ اور اعلیٰ پھل جسکا ذکر قرآن و حدیث میں بھی ملتا ہے فوائد و فضائل بھی بیان کیے ہیں طب نبوی ﷺ کی روشنی میں اس کے فوائد اور جدید طب کی روشنی میں انسانی بدن کو حاصل ہونے والے فضائل کا بھی تذکرہ کیا ہے ساتھ میں ان مہلک امراض کا بھی ذکر کیا ہے جن کا علاج کھجور سے کیا جاسکتا ہے

قرآنی نام

دیگر نام: Date (انگریزی)۔

Date (فرانسیسی)۔

Palmula (لاطینی)

Dattero (اطالوی)۔

(عبرانی) Timar-Tamarim۔

(یونانی) Foinks

(ہسپانوی) Date۔

(روسی) Feenik۔

تمر۔نخل (فارسی۔عربی)

خُرما (فارسی، اردو، پنجابی)۔

کھرجور (سنسکرت)۔

کھجور (اُردو، ہندی، پنجابی، مرہٹی، گجراتی)۔

کھیجور (بنگالی)۔

کھزر (کشمیری)۔

کرجورو (تیلگو)۔

تینی چائی (لمیالم)۔

پیری چائی (تامل)

قرآنی آیات بسلسلہ کھجور

کھجور کا ذکر قرآن پاک کی بہت سے آیات میں آیا ہے ان میں سے چند آیات مع ترجمہ درج ذیل ہے

(ا) سورۃ البقرۃ

آیت نمبر 266

(ترجمہ) کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا ایک باغ

کھجوروں اور انگوروں کا ہو جس کے نیچے نہریں پڑی بہہ رہی ہوں (اندر) اس کے یہاں اس باغ میں اور بھی قسم کے میوے ہوں اور اس کا بڑھاپا آ چکا ہو اُس کے عیال کمزور ہوں۔ اس (باغ) پر ایک بگولا آئے کہ اس میں آگ ہو تو وہ باغ جل جائے۔ اللہ اسی طرح تمہارے لئے کھول کر نشانیاں بیان کرتا ہے تا کہ تم فکر سے کام لو۔

(۲) سورۃ الانعام،

آیت نمبر 100

(ترجمہ) اور وہ وہی تو ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا پھر ہم نے اس کے ذریعہ سے ہر قسم کی روئیدگی کو نکالا اور پھر ہم نے اس سے سبز شاخ نکالی کہ ہم اس سے اوپر تلے چڑھے دانے نکالتے ہیں اور کھجور کے درختوں سے یعنی ان کے گچھوں سے خوشے نکلتے ہیں۔ نیچے کو لٹکتے ہوئے اور ہم نے باغ، انگور اور زیتون اور انار کے پیدا کیے باہم مشابہ اور غیر مشابہ۔ اس کے پھل کو دیکھو جب وہ پھلتا ہے اور اس کے پکنے کو دیکھو۔ بیشک ان سب میں دلائل ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان کی طلب رکھتے ہیں۔

(۳) سورۃ الانعام،

آیت نمبر 142

(ترجمہ) اور وہ وہی اللہ تو ہے جس نے باغ پیدا کئے، ٹہنیوں پر

چڑھائے ہوئے اور بغیر چڑھائے ہوئے اور کھجور کے درخت اور کھیتی کہ ان کے کھانے کی چیزیں مختلف ہوتی ہیں اور زیتون اور انار باہم مشابہ بھی اور غیر مشابہ بھی۔ اس کے پھلوں میں سے کھاؤ جب وہ نکل آئیں اور اس کا حق (شرعی) اس کے کاٹنے کے دن ادا کر دیا کرو اور اسراف مت کرو۔ بیشک اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(۴) سورۃ الرعد،

آیت نمبر 4

(ترجمہ) اور زمین میں پاس پاس قطعے ہیں اور انگوروں کے باغ ہیں، کھیتیاں ہیں اور کھجوریں گنجان بھی اور چھترے بھی، ایک ہی پانی سے سیراب کیے جانے والے اور پھر بھی ہم ان میں سے پھلوں میں ایک دوسرے پر فضیلت دیتے ہیں بیشک ان سب میں ان لوگوں کے لیے جو عقل سے کام لیتے ہیں دلائل موجود ہیں۔

(۵) سورۃ النحل،

آیت نمبر 10,11

(ترجمہ) وہ (اللہ) وہی ہے جس نے تمہارے لئے آسمان سے پانی برسایا جس سے تمہیں پینے کو ملتا ہے اور اسی سے سبزہ زار پیدا ہوتے ہیں جن میں تم مویشی چراتے ہو اور اسی سے تمہارے لئے کھیتی اُگائی ہے نیز کھجور اور انگور اور ہر قسم کے

پھل۔ بیشک اس میں بڑی نشانی ہے ان لوگوں کے لیے جو سوچتے رہتے ہیں۔

(۶) سورۃ النحل،

آیت نمبر 67

(ترجمہ) اور کھجور اور انگوروں کے پھلوں میں بھی تمہارے لئے سبق ہے۔ تم ان سے نشہ کی چیزیں اور کھانے کی عمدہ چیزیں بناتے ہو۔ بیشک اس میں (بڑی) نشانی ہے ان لوگوں کے لیے جو عقل سے کام لیتے ہیں۔

(۷) سورۃ بنی اسرائیل،

آیت نمبر 90,91

(ترجمہ) اور کہنے لگے کہ ہم تم پر ایمان نہیں لائیں گے، جب تک کہ (عجیب و غریب باتیں نہ دکھاؤ یعنی یا تو) ہمارے لئے زمین سے چشمہ جاری کردو یا تمہارا کھجوروں اور انگوروں کا باغ ہو اور اس کے بیچ میں نہریں بہا نکالو

(۸) سورۃ الکھف،

آیت نمبر 32

(ترجمہ) اور ان سے دو شخصوں کا حال بیان کیجئے جن میں سے ایک کو ہم نے دو باغ انگور کے دے رکھے تھے اور انہیں کھجور سے گھیر رکھا تھا اور ہم نے ان دونوں کے درمیان کھیتی بھی لگا رکھی تھی۔

(۹) سورۃ مریم،

آیت نمبر23

(ترجمہ) سو انہیں دردزہ ایک کھجور کے درخت کی طرف لے گیا اور بولیں کاش میں اس سے پہلے مر گئی ہوتی اور بھولی بسری ہو گئی ہوتی۔

(۱۰) سورۃ مریم،

آیت نمبر24,25

(ترجمہ) پھر (فرشتہ نے) انہیں اُن کے پائیں سے پکارا کہ رنج مت کرو تمہارے پروردگار نے تمہارے پائیں ہی میں ایک نہر پیدا کر دی ہے، اس کھجور کے تنے کو اسی طرف بلاؤ، اس سے تم پر تر و تازہ خرمے گریں گے۔

(۱۱) سورۃ طٰہٰ،

آیت نمبر71

(ترجمہ) (فرعون نے) کہا تم اس پر ایمان لے آئے قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں۔ بیشک وہ تمہارا بھی بڑا اور استاد ہے جس نے تمہیں بھی جادو سکھایا ہے سو اب میں تمہارے ہاتھ پیر کٹواتا ہوں اسی طرف سے اور تمہیں کھجور کے درختوں پر سولی چڑھاتا ہوں اور یہ بھی تمہیں معلوم ہوا جاتا ہے کہ دونوں میں کس کا عذاب زیادہ سخت اور دیر پا ہے۔

(۱۲) سورۃ المومنون،

آیت نمبر 19

(ترجمہ) اور پھر ہم نے اس کے ذریعہ تمہارے لئے کھجوروں اور انگوروں کے باغ اگائے اُن میں تمہارے لئے بہت سے میوے ہیں اور ان میں سے تم کھاتے ہو۔

(۱۳) سورۃ الشعراء،

آیت نمبر 148

(ترجمہ) اور کھیتوں اور خوب گُندھے ہوئے گُچھے والے کھجوروں میں؟

(۱۴) سورۃ یٰسین،

آیت نمبر 33,35

(ترجمہ) اور ایک نشانی ان لوگوں کیلئے، زمین مُردہ ہے ہم نے اسے زندہ کیا اور اس سے غلے نکالے، سو ان میں سے لوگ کھاتے ہیں اور ہم نے اس (زمین) میں باغ لگائے کھجوروں اور انگوروں کے اور اس (زمین) میں چشمے جاری کر دیے تاکہ لوگ اس (باغ) کے پھلوں سے کھائیں اور اس سارے نظام کو ان کے ہاتھوں نے نہیں پیدا کیا۔ سو کیا یہ لوگ شکر نہیں کرتے۔

(۱۵) سورۃ ق،

آیت نمبر 10

(ترجمہ) اور لمبے لمبے کھجور کے درخت جن کے گچھے خوب گندھے ہوئے رہتے ہیں اگائے۔

(۱۶) سورۃ القمر،

آیت نمبر 18,20

(ترجمہ) عاد نے بھی تکذیب کی سو دیکھو میرا عذاب اور میری تنبیہات کیسی رہیں؟ ہم نے ان پر ایک تند ہوا مسلط کی ایک دائمی نحوست کے دن، لوگوں کو اس طرح اُکھاڑ پھینکتی تھی گویا وہ اُکھڑے ہوئے کھجوروں کے تنے ہوں۔

(۱۷) سورۃ الرحمٰن،

آیت نمبر 10,11

(ترجمہ) اور اسی نے زمین کو خلقت کے واسطے رکھ دیا کہ اس میں میوے ہیں اور غلاف دار کھجور کے درخت ہیں۔

(۱۸) سورۃ الرحمٰن،

آیت نمبر 68,69

(ترجمہ) ان دونوں میں میوے ہوں گے، خرمے اور انار، سو تم اپنے پروردگار کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔

(۱۹) سورۃ الحاقۃ،

آیت نمبر 6,7

(ترجمہ) اور رہے عاد سو وہ ایک تیز و تند ہوا سے ہلاک کیے گئے (اللہ نے) ان پر مسلط کر دیا تھا، سات سات اور آٹھ دنوں تک لگاتار تو وہاں اس قوم کو یوں گرا ہوا دیکھتا ہے کہ گویا وہ گری ہوئی کھجور کے تنے پڑے ہیں۔

(۲۰) سورۃ عبس،

آیت نمبر 24,32

(ترجمہ) سو انسان ذرا دیکھے اپنے کھانے کی طرف ہم نے خوب پانی برسایا، پھر ہم نے زمین کو خوب پھاڑا اور پھر ہم نے اگایا اس میں غلہ اور انگور اور ترکاری اور زیتون اور کھجور اور گنجان باغ اور میوے اور چارے، تمہارے اور تمہارے مویشیوں کے فائدہ کیلئے۔

اللہ کریم نے انسان کو نہ صرف پیدا کیا بلکہ اسے اپنی نیابت کا مقام بھی عطا کیا پھر اسے اس دنیا کی رنگینوں میں سے بھیجا اور اسے لاجواب قسم کے اختیارات عطا کیے جن کی بدولت اس نے نہ صرف زمین کا سینہ چیر کر قیمتی نوادرات نکال لیں بلکہ فضاء میں بھی پرواز کی اور سمندروں کے سینے پر بھی قدم رکھے اسطرح حضرت انسان پر اللہ کے ان گنت انعامات و احسانات ہیں جن میں خاص تو یہ کہ اس نے اس انسان کو یہ سب کرنے کی طاقت عطا کی ہے اور وہ اسی طاقت کے بل بوتے پر دنیا کو تسخیر کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس انسان کو بلا مقصد ہی نہیں پیدا کر دیا بلکہ "افحسبتم انما خلقنکم عبثا" کہ ساتھ سوال کر کے محو حیرت کر دیا اور اس سوچ بچار میں مبتلا کر دیا کہ واقعی وہ کسی نہ کسی مقصد کے لیے پیدا کیا گیا ہے اور ساتھ ہی بتا دیا کہ ان انعامات کا اور ان کے استعمال کا ذکر بھی مختلف انداز میں بتا دیا اب جو نعمتیں عطا کی ہیں ان میں پھلوں کا ذکر بھی کیا گیا ہے اور قرآن میں ان کا ذکر کہیں ان کے نام اور کہیں ان کی خوبیوں سے کیا گیا ہے ان پھلوں میں یوں تو انگور، انجیر، انار اور زیتون کا تذکرہ بار بار آیا ہے لیکن جس پھل اور درخت کا حوالہ سب سے زیادہ دیا گیا۔ وہ

ہے کھجور۔ اس کا ذکر نخل، النخیل (جمع) اور نخلۃ (واحد) کے ناموں سے بیس مرتبہ قرآن کریم میں کیا گیا ہے۔ ہم نے ان آیات کو اوپر تفصیلاً ذکر کر دیا گیا ہے

کھجور کی قسموں اور گھٹلیوں کی تفصیل

یاد رہے قرآن نے صرف اس کا ایک نام سے ہی نہیں بلکہ کھجور کی قسموں اور اس کی گھٹلیوں وغیرہ کا ذکر بھی قرآن پاک میں الگ الگ ناموں سے کیا گیا ہے۔ چند اہم درج ذیل ہیں

"لینۃ"

سورۃ الحشر (آیت ۵) میں کھجور کی ایک نفیس قسم کو "لینۃ" کہا گیا ہے۔

"نقیراً"

اسی طرح سورۃ النساء کی دو آیات (۵۳ اور ۱۲۴) میں نقیرا کا لفظ تمثیل کے طور پر استعمال ہوا ہے جس کے لغوی معنی یوں تو کھجور کی گٹھلی میں چھوٹی سی نالی کے ہیں لیکن تشبیہ دی گئی ہے ایسی چیز سے جو نہ ہونے کے برابر یعنی حقیر ترین ہو۔

"قطمیر"

ایسی ہی مثال سورۃ فاطر (آیت ۱۳) میں لفظ "قطمیر" سے دی گئی ہے جس کے معنی اس باریک جھلی کے ہیں جو کھجور کی گٹھلی کے اوپر ہوتی ہے۔

"النوی"

"النوی" کے معنی یوں تو زیادہ تر مفسرینِ قرآن نے "گٹھلی" بیان کیے ہیں لیکن جناب عبداللہ یوسف کے نزدیک سورۃ الانعام (آیت ۹۵) میں اس کا اشارہ کھجور کی گٹھلی کی جانب ہے۔

''العرجون''

''العرجون'' کھجور کے گچھے کی جڑ کو کہتے ہیں جو درخت پر خشک ہو کر ہنسلی کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ چنانچہ سورۃ یٰسین (آیت ۳۹) میں اس کی مثال نئے چاند کی دی گئی ہے۔

''حبل''

''حبل'' کے معنی یوں تو کسی بھی رسی کے ہو سکتے ہیں لیکن جناب یوسف علی کی نظر میں حبل (رسی) کی بابت سورۃ اللھب (آیت ۵) میں ارشاد ہوا ہے کہ وہ ابولہب کی بیوی کی گردن پر ہوگی۔ وہ کھجور کی پتیوں سے بنی رسّی ہے۔

''دسر''

اسی طرح سورۃ القمر کی آیت نمبر۱۳ میں لفظ ''دسر'' کا استعمال ہوا ہے اس کے معنی بھی Palm-Fibr کے لیے گئے ہیں۔ (یوسف علی۔ نوٹ نمبر ۵۱۳۸) اب اگر مختلف ناموں سے دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ کھجور کا ذکر قرآن حکیم میں اٹھائیس بار ہوا ہے۔

کھجور کے نباتاتی نام

دیگر زبانوں میں کھجور کے نام اوپر تفصیل سے ذکر کر دیئے گئے ہیں یاد رہے کھجور کے درخت کا نباتاتی نام Phoenix dactylifera ہے۔

عربی زبان بھی ایک قدیم زبان ہے اس وقت بیس سے زیادہ ممالک میں عربی زبان بولی جاتی ہے عربی زبان میں یوں تو اس کو نخل کہتے ہیں اور اس کے پھل کو 'تمر' کہا جاتا ہے لیکن عرب اور افریقہ کے ممالک میں تمر کے علاوہ بھی کھجور دوسرے

بہت سے ناموں سے موسوم ہے۔ کچھ عرب ملکوں میں ہندی لفظ کھجور اور فارسی لفظ خُرما بھی کافی عام ہو گیا۔ عرب کے بازاروں میں کھجور اپنی قسموں (Varieties) کے نام سے بھی بکتا ہے جیسے ''زاہدی''، ''حلاوی''، ''حیاتی''، ''مضافاتی'' اور ''فاطمی'' وغیرہ وغیرہ۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ یورپین زبانوں کے برخلاف عربی، فارسی، ہندی اور اُردو میں عام طور سے جو الفاظ پھل کے لیے استعمال ہوتے ہیں وہی ان کے درختوں کے لیے مستعمل ہو جاتے ہیں لہٰذا کھجور سے مراد پھل اور درخت دونوں کی ہے اور یہی بات تمر کے لیے کہی جا سکتی ہے۔

سائنس اور کھجور کا درخت

کھجور ایک قدیم درخت ہے اور اس کے قدیم ہونے کے بارے میں سائنسدانوں کا خیال ہے کہ کھجور کی کاشت آٹھ ہزار سال قبل جنوبی عراق میں شروع کی گئی تھی۔ اس وقت دنیا میں کہیں بھی پھلدار پودوں کی کھیتی کا تصور تک نہ تھا۔ اسی لئے سمجھا جاتا ہے کہ تہذیب کے بنانے اور سنوارنے میں جتنا دخل کھجور کا ہے کسی اور پودے کا نہیں ہے۔ Phoenix جو کھجور کی جنس کا نباتاتی نام ہے وہ ایک ایسی خیالی اور افسانوی چڑیا کا بھی نام ہے جس کو مصر میں Mythical Bird کہا جاتا ہے اور جس کی بابت یہ روایت مشہور ہے کہ کئی ہزار سال قبل یہ چڑیا عرب کے ریگستان میں پائی جاتی تھی۔ یہ پانچ سو سال تک زندہ رہ کر اپنے آپ کو جلا کر خاک کر دیتی اور پھر اپنی ہی راکھ سے نئی زندگی پا کر نمودار ہو جاتی تھی۔ یونان کے مفکروں کا خیال تھا کہ کھجور کا کچھ نہ کچھ تعلق اس چڑیا سے ضرور رہا ہو گا۔ اسی لئے ایک کہانی یونانی ادب میں بیان کی جاتی ہے کہ انسان کے وجود میں آنے کے فوراً بعد ایک بہت بڑی چڑیا

زمین سے آسمان کی جانب پرواز کر کے گم ہوگئی لیکن اس کا ایک پر زمین پر گر پڑا اور کھجور کا درخت بن گیا۔

عربوں میں ایک پرانی کہاوت تھی کہ سال میں جتنے دن ہوتے ہیں اتنے ہی کھجور کے استعمال اور فوائد ہیں اور حقیقت بھی کچھ ایسی ہی لگتی ہے۔ ایک طرف اس کی لکڑی عمارت اور فرنیچر بنانے کے کام آتی ہے تو دوسری جانب اس کی پتیوں سے (جن کو شاخیں بھی کہا جاتا ہے) بے شمار مصنوعات تیار کی جاتی ہیں۔ عربوں میں پرانا رواج تھا کہ خوشی اور فتح و کامرانی کے موقع پر لوگ کھجور کی پتیوں کو ہاتھ میں لے کر لہراتے ہوئے جلوس کی شکل میں نکلتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ جب مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ تشریف لے گئے تو وہاں آپ ﷺ کا نہایت گرمجوشی سے استقبال کیا گیا اور مدینہ کے لوگ اپنے ہاتھوں میں کھجور کی پتیاں (ٹہنیاں) لئے ہوئے اپنی خوشی اور شادمانی کا اظہار کرتے رہے۔

کھجور اور غذائیت

کھجور کی گٹھلیاں جانوروں کے لیے موزوں چارہ ہیں اور اس کے پھل انسان کے لیے بہترین غذا ہیں۔ اس کی غذائیت کا اندازہ اس کے کیمیاوی اجزاء سے کیا جاسکتا ہے کیونکہ اس میں تقریباً ساٹھ فیصد Invert Sugar اور Sucrose کے لاوہ اسٹارچ، پروٹیج Cellulose-Pectin-Tannin اور چربی مختلف مقدار میں موجود ہیں۔ علاوہ ازیں اس میں وٹامن A، وٹامن B، وٹامن B2 اور وٹامن C بھی پائے جاتے ہیں۔ اس کے معدنیاتی اجزاء بھی اہمیت کے حامل ہیں۔ یعنی سوڈیم، کیلشیم، سلفر، کلورین، فاسفیڈ اور آئرن غذائیت سے بھرپور ان

کھجور کے پھلوں سے مشروبات سرکہ، مٹھائیاں، گڑ اور دیگر قسم کا شیرہ تیار کیا جاتا ہے
جو شہد کے مانند ہوتا ہے۔

شجر کاری کی اسلام میں ایک مثال

کھجور ایک Dioeceous پودا ہے یعنی اس میں نر اور مادہ درخت
ہوتے ہیں۔ دونوں کے پھولوں کے ذریعہ Cross Pollination ہوتا ہے۔
تب ہی مادہ پودوں میں پھل آتے ہیں۔ ایک نر درخت کے پھول ایک سو مادہ
درختوں کے Pollination کے لیے کافی سمجھے جاتے ہیں۔ اسلام سے قبل عرب
قبائل کی آپس کی دشمنی اور رقابت میں ایک دوسرے کو نقصان اور ضرر پہنچانے کا ایک
طریقہ یہ بھی تھا کہ دشمن کے کھجور کے باغات تہس نہس کر دیئے جائیں۔ نر پودوں کو
خاص طور سے کاٹ دیا جاتا تھا۔ اسلام نے اس عمل کی سختی سے ممانعت کی اور درختوں
کو بلا شدید ضرورت کاٹنے کو "فساد فی الارض" سے تعبیر کیا۔ جنگی برکوں سے قبل جہاں
ایک جانب معصوموں کی جان لینے سے باز رہنے کا حکم ہوتا تو دوسری طرف یہ بھی
تاکید ہوتی کہ کوئی سرسبز اور شاداب درخت نہ کاٹا جائے۔ اسلام کا یہ طریقہ عمل جس
میں پودوں کے Conservation اور حفاظت پر زور دیا جاتا تھا، یقیناً ایک
انقلابی رجحان قابل ستائش سائنسی طرز فکر تھا۔ اسی شعور اور عمل کی ضرورت آج بھی
ساری دنیا میں محسوس کی جارہی ہے۔ ایک مرتبہ بنی نغیر کی بستی کا محاصرہ کرتے ہوئے
جب مسلمانوں کو جنگی مصلحتوں کی بنا پر نخلستان کے کچھ کھجور کے درخت کاٹنے پڑے تو
ان کو شدید صدمہ اور دکھ ہوا۔ اس موقع پر قرآنی ارشاد کے ذریعہ بتایا گیا کہ ضروری
حالات کے پیش نظر انہیں ایسا کرنے پر مجبور ہونا تھا لہٰذا یہ عمل جائز تھا اور اس میں

اللہ تعالیٰ کی مرضی شامل تھی۔ یہ بات قرآن پاک میں یوں بتائی گئی ہے۔

(ترجمہ) تم لوگوں نے کھجوروں (لینۃ) کے جو درخت کاٹے یا جن کو اپنی جڑوں پر رہنے دیا، یہ سب اللہ ہی کے اذن سے تھا اور (اللہ نے یہ اذن اس لئے دیا) تا کہ فاسقوں کو ذلیل و خوار کیا جا سکے۔ (سورۃ الحشر آیت، ۵)

کھجور کے طبی فوائد

کھجور کے بے مثال طبی فوائد ہیں۔

اب ہم چند ایک پر سرسری نظر ڈالیں گے بعد میں اس کے فوائد تفصیلی طور پر پیش کریں گے

☆ بلغم اور سردی کے اثر سے پیدا ہونے والی بیماریوں میں کھجور کھانا مفید ہے،

☆ یہ دماغ کا ضعف مٹاتی ہے

☆ یادداشت کی کمزوری کا بہترین علاج ہے۔

☆ قلب کو تقویت دیتی ہے

☆ بدن میں خون کی کمی کو دور کرتی ہے،

☆ گردوں کو قوت دیتی ہے،

☆ سانس کی تکالیف میں بالعموم اور دمہ میں بالخصوص سودمند ہے۔

☆ کھانسی، بخار اور پیچش میں اس کے استعمال سے افاقہ ہوتا ہے۔

☆ یہ دافع قبض کے ساتھ پیشاب آور بھی ہے قوتِ باہ کو بڑھانے میں مددگار ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ کھجور کا استعمال ایک مکمل غذا بھی ہے اور اچھی صحت کے

لیے ایک لاجواب ٹانک بھی۔ طب نبوی میں کھجور کی بڑی افادیت بیان کی گئی ہے۔

سات کھجوریں کھانے کی تلقین

بخاری شریف کی ایک حدیث کے بموجب حضور ﷺ نے روزانہ صبح کو سات کھجوریں کھانے کی تلقین فرمائی ہے۔ حضور ﷺ کو کھجوریں بہت پسند تھیں۔

حضور ﷺ کا عمل مبارک

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ''میں نے حضور ﷺ کو خربوزہ اور کھجور اکٹھے کھاتے دیکھا اسی طرح حضرت عبداللہ بن جعفرؓ نے فرمایا کہ ''میں نے حضور ﷺ کو ککڑی (قثاء) کے ساتھ کھجوریں کھاتے ہوئے دیکھا۔''

حضرت عائشہؓ نے بھی فرمایا ہے کہ ''حضور ﷺ تربوز کو کھجوروں کے ساتھ تناول فرماتے تھے۔''

کھجور کھانے سے منع فرمانا

ایک اور حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کسی موقع پر حضرت علیؓ کو کھجور کھانے سے منع فرمایا کیونکہ وہ کچھ ہی دن قبل بیمارے سے اُٹھے تھے۔ گویا کہ بیماری کے بعد صحت یابی کے دوران کھجور کھانے کو منع فرمایا گیا۔ اس ممانعت کے پیچھے ٹھوس سائنسی دلائل ہیں کیونکہ انگور اور انجیر کے کھجور میں Dietary Fibre کافی ہوتا ہے جو فضلہ بناتا ہے اور بیماری کے دوران یا اس سے نجات پانے کے فوراً بعد کسی ایسی غذا کا استعمال طبی اعتبار سے نقصان دہ ہے جو فضلہ پیدا کرتا ہے۔

حضرت مریم اور کھجور کا تذکرہ

بعض مفسرین نے سورۃ مریم کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کھجور کو حاملہ عورتوں کے لیے سودمند بتایا ہے۔ جب حضرت عیسیٰ تولد ہونے والے تھے تو اللہ کے حکم سے حضرت مریم علیہا السلام کو یروشلم سے کچھ دور بیت اللحم کے مضافات میں ایک کھجور کے درخت کے پاس پہنچا دیا گیا جہاں وہ اپنے قیام کے دوران تروتازہ (رجب) کھجور کھاتی رہیں۔ وہیں حضرت عیسیٰؑ کی ولادت ہوئی۔ (ملاحظہ ہو سورۃ مریم، آیت ۲۳ اور ۲۵) اس واقعہ سے اس بات کا اشارہ ملتا ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام کو ان کی ذہنی اور جسمانی تکالیف کے دوران کھجور کا پھل اس لئے میسر کرایا گیا کیونکہ وہ ایک مکمل غذا تھی۔

نخلستان کا بادشاہ

کھجور کا درخت نخلستان کا بادشاہ کہلاتا ہے۔ اس میں بہترین پھل اس وقت آتے ہیں جب اس کی جڑیں پانی میں ڈوبی ہوئی ہوں اور اوپر کا حصہ دھوپ کی تمازت میں جھلس رہا ہو۔ کھجور کا درخت پچاس سے اسی فٹ تک اونچا ہوتا ہے۔ عام طور سے اس میں شاخیں نہیں ہوتی ہیں لیکن کبھی کبھی کچھ اشجار شاخوں والے پیدا ہو جاتے ہیں جو Branched Palm کہلاتے ہیں۔ ان کو سورۃ الرعد (آ ایت ۴) میں ''اکہرے دردہرے'' درخت کہا گیا ہے۔ (تفہیم القرآن)

اہم معلومات

کھجور کی عمر یوں تو دو سو برس ہوتی ہے لیکن اچھے پھلوں کی پیداوار ایک سو

برس تک جاری رہتی ہے۔ اس کے درخت بیجوں سے بھی اُگائے جاتے ہیں لیکن عمدہ اور تیز بڑھنے والے وہ ہوتے ہیں جنہیں Suckers کے ذریعہ لگایا جاتا ہے۔ یہ سکر نوعمر درختوں کے نچلے حصے سے حاصل کیے جاتے ہیں۔ کھجور گو کہ دراز قد ہوتے ہیں لیکن ان کی جڑیں زمین کے اندر گہری نہیں ہوتیں۔ اس طرح جڑوں کے اعتبار سے یہ دوسرے ریگستانی پودوں کے مقابلہ میں کمزور ہوتے ہیں اور تیز آدھی میں جڑ سے اکھڑ سکتے ہیں۔ (اثل، جھاؤ، ہندی) اور عاقول (جواسا، ہندی) وغیرہ عرب کے وہ ریگستانی پودے ہیں جن کی جڑیں دس سے تیس فٹ تک زمین کے اندر جاتی ہیں جبکہ کھجور کی جڑیں عام طور سے صرف پانچ فٹ زمین میں ہوتی ہیں۔

کھجور کے درخت کی اس کمزوری کی مثال سورۃ القمر (آیات ۱۸ سے ۲۰) میں یوں بیان ہوئی ہے کہ:

> ''قومِ عاد پر جب عذاب پڑا تو وہ طوفانی ہواؤں سے اسطرح فوت ہو گئے جیسے وہ جڑ سے اکھڑے ہوئے کھجور کے تنے ہوں۔''

عاد کے دراز قد لوگوں کے اس حشر کا واقعہ سورۃ الحاقۃ (آیت ۷) میں بھی بیان ہوا ہے۔ (یوسف لی، نوٹ نمبر ۵۶۴۰)

حسن کا نشان اور ادیب و شاعر

اپنی خوبصورتی کی بنا پر کھجور کے باغات ایک پُرفریب منظر پیش کرتے ہیں۔ عرب، افریقہ اور جنوبی یورپ کے شاعروں اور ادیبوں نے اس کا بڑے دل کش انداز میں اپنی تخلیقات میں تذکرہ کیا ہے۔ ہومر نے اپنی مشہور زمانہ رزمیہ کتاب

'اوڈیسی' میں کھجور کو ''تمر'' کے نام سے حُسن کا نشان بتایا ہے۔ شیکسپیئر اور چاسر (Chaucer) نے بھی اس کو حسن کی علامت سے تعبیر کیا ہے۔ بعض عرب علاقوں میں، خاص طور سے فلسطین میں لڑکیوں کا نام تمر رکھا جاتا ہے۔

کھجور کی پیداوار

جغرافیائی اعتبار سے کھجور کی پیداوار کا علاقہ مغربی ہندوستان سے لے کر شمال مشرقی افریقہ تک پھیلا ہوا ہے لیکن اس کی اصل اور مقدم کاشت نیز پیداوار ایران، عراق، سعودی عرب اور مصر میں ہوتی ہے۔ ویسے ایشیا اور افریقہ کے بہت سے ممالک کھجور کاشت کرتے ہیں۔ ہندوستان کھجور کی پیداوار کے لحاظ سے اہمیت نہیں رکھتا ہے لیکن کچھ عرصہ سے گجرات، راجستھان اور پنجاب میں چند اچھی ورائٹیز کی کاشت کی جارہی ہے امید کی جاسکتی ہے کہ آئندہ چند سالوں میں ہندوستان کھجور کی ضرورت کے اعتبار سے خود کفیل ہو جائے گا۔ فی الحال نرم اور خشک (چھوہارے) کھجور افغانستان، عراق، ایران، عمان اور کویت سے ہر سال تقریباً ساٹھ سے اسی ہزار ٹن درآمد کیے جاتے ہیں جن کی مالیت کم وبیش پندرہ کروڑ روپے ہوتی ہے۔

کھجور کی عالمی مقبولیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ پیداواری ملکوں میں مقامی کھپت کے ماسوا پانچ سے آٹھ لاکھ ٹن کھجور دنیا کے بازاروں میں بھیجا جاتا ہے جس کا ایک بڑا حصہ یورپ جاتا ہے جہاں کرسمس کے دوران اس کی مانگ بہت بڑھ جاتی ہے۔ امریکا میں کیلی فورنیا اور اری زونا کے صوبوں میں کھجور کی کاشت بڑے پیمانے پر شروع کردی گئی ہے۔ ایک اندازہ کے مطابق ۱۹۸۲ء میں کھجور کی عالمی پیداوار چھبیس لاکھ ٹن تھی جس کا ۵۶ فیصد حصہ عراق، سعودی عرب، مصر

اور ایران میں پیدا کیا گیا۔

کھجور کی اہمیت کے پیش نظر ایف اے او (F.A.O) نے ایک عالمی تحقیقاتی ادارہ عراق کی راجدھانی تعداد میں ۱۹۷۸ء میں قائم کیا ہے۔ اس کا نام Palm and Date Research Centr رکھا گیا ہے۔ یہاں سے ایک اہم سائنسی رسالہ......Date Palm Journal کے نام سے مستقل شائع ہوتا ہے۔

عراق کا شہر بصرہ کھجور کی تجارت کے لیے زمانہ قدیم سے بہت مشہور رہا ہے۔ آج بھی سب سے زیادہ کھجوریں اسی بندرگاہ سے برآمد کی جاتی ہیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ بصرہ شہر دو اقسام کے ''تمر'' کی بنا پر مشہور ہے۔ ایک تو وہ تمر جو اصل کھجور ہیں اور دوسرے ''تمر ہند'' جو املی Tamarindus Indica کا عربی نام ہے اور جو بصرہ سے ہندوستان درآمد کی جاتی ہے۔ ساری عرب کے دنیا میں ہندوستانی املی یعنی تمر ہند کا استعمال غذا اور شربتوں میں بہت مقبول ہے۔ انگریزی زبان میں املی کو Tamarind کہتے ہیں جو اصل میں تمر ہند کا بگڑا ہوا روپ ہے۔

ہندوستان کے کئی صوبوں میں کھجور کی جنس (Genus) کا ایک دوسرا پودا کافی تعداد میں پایا جاتا ہے جس کو ہندوستانی کھجور (Indain Date Palm)، یا جنگلی کھجور کہتے ہیں اور جس کے شیرہ Sap سے عمدہ قسم کا گڑ بنایا جاتا ہے۔ اس کا نباتاتی نام Phoenix Syivestris ہے چونکہ عربی کھجور یعنی Phoenix Dactylifera کے جنگلی پودے دنیا میں کہیں نہیں پائے گئے ہیں، لہٰذا کچھ سائنس دانوں کا خیال ہے کہ ہندوستان کی جنگلی کھجور سے ہی عراق (عرب) کا کاشت شدہ Cultivated) کھجور وجود میں آیا ہے۔

کھجور کی تاریخی اور سماجی اہمیت کے ساتھ ساتھ اس کی غذائی اور طبی خصوصیات کی روشنی میں اسے اگر ایک ''نباتاتی نعمت'' کہا جائے تو نہایت مناسب ہو گا۔ اسی نعمت کی طرف قرآنی ارشادات میں کئی بار احترام کے ساتھ اشارہ کیا گیا ہے ان لوگوں کے لیے جو عقل وفہم رکھتے ہیں۔

بیماریوں کا علاج

طب کی روشنی میں اگر کھجور کی افادیت پر بات کی جائے تو اطباء کا کہنا ہے کہ کھجور طاقت کا سرچشمہ ہے۔ اس میں فولاد اور حیاتین کی خاصی مقدار ہے۔ خون کی کمی دور کرتی ہے۔ کولیسٹرول کو متوازن رکھتی ہے۔ بچوں، بڑوں، بوڑھوں، خواتین کے لیے مفید ہے۔ صحت قائم رکھتی ہے اور بیماریوں سے محفوظ رہنے میں مدد دیتی ہے۔

رمضان میں افطاری کے وقت کھجور کو فوقیت دی جاتی ہے۔ یہ سنت ہے اور طبی لحاظ سے روزہ رکھنے سے جسم میں جو کمی ہو جاتی ہے، اسے دور کر دیتی ہے، اس میں موجود غذائیت معدہ، جگر، دماغ اور اعصاب کو قوت بخشتی ہے۔ قرآن پاک میں کھجور کا ذکر بیس دفعہ آیا ہے۔ یہ ہی نہیں بلکہ احادیثِ مبارکہ میں بھی کھجور کا ذکر ہے۔

ہر بیماری کی شفا

☆ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس عظیم کھجور عجوہ میں ہر بیماری سے شفا ہے اور اگر اسے نہار منہ کھایا جائے تو یہ زہروں کا تریاق ہے۔ (صحیح مسلم)

وقت زچگی کھجور کا استعمال

☆ حضرت مریم علیہ السلام پر جب زچگی کا وقت قریب آیا تو وہ تنہائی اور زچگی کے مرحلہ سے خوفزدہ تھیں۔ اللہ کی طرف سے ان کو کھجور کے سائے میں لیٹنے اور پکی ہوئی کھجوریں کھانے کا حکم ہوا۔ درخت سے پکی ہوئی کھجوریں ان پر گریں اور یہ مرحلہ بھی طے ہو گیا بلکہ بعد کی کمزوری بھی دور ہوئی وہ نومود بچے کو اٹھا کر پیدل بستی تک آئیں، یہ توانائی اور ہمت ان کو کھجوریں کھانے سے ملی۔

پروٹین کی کمی کی دوری

☆ کھجور میں موجود پروٹین انسانی جلد کے لیے مفید ہے۔ حمل کے دوران چھائیاں پڑ جاتی ہیں۔ بچہ کی ولادت کے بعد دودھ اور کھجور کا استعمال جلد کی نرمی، چمک اور رنگ کو بہتر کر دیتا ہے۔ کمزوری اور نقاہت دور ہو جاتی ہے۔

خون کی کمی کا خاتمہ

☆ اسی طرح خون بہنے سے خون کی کمی ہو جائے تو کھجور کھانے سے توانائی آجاتی ہے۔ جن خواتین کو ماہانہ مسائل ہوں تو چند کھجوریں روزانہ غذا میں شامل کر کے صحت حاصل کر سکتی ہیں۔ خون کی کمی ہو یا غذا ناقص لینے کی وجہ سے آئرن کی کمی ہو تو کھجور کو ضرور استعمال کریں۔

دل کے لیے نبوی تحفہ

☆ سیدنا سعد بن ابی وقاصؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ وہ بیمار

ہوئے تو پیارے رسول اللہ ﷺ عیادت کے لیے تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سعد کو دل کا دورہ پڑا ہے انہیں ثقیف کے ایک طبیب حارث بن کلدہ کے پاس لے جاؤ اور طبیب کو چاہئے کہ وہ مدینہ کی سات عجوہ کھجوریں گٹھلی سمیت کوٹ کر انہیں کھلائے۔

دل کا پہلا دورہ تاریخ میں

☆ طب کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ تھا جب دل کے دورے کی تشخیص ہوئی۔ بعد میں اسی نسخہ طب نبوی کو استعمال کیا گیا۔ محققین کی رائے میں کھجور کے سات دانوں میں خصوصاً عجوہ میں بارہ سو ملی گرام کیلشیم ہوتا ہے جو ہماری جسمانی ضرورت کے لیے کافی ہے۔ اس لئے کھجور کو قلب دوست کہا جاتا ہے۔

ام الامراض کا علاج

☆ قبض بیماریوں کا گھر ہے۔ کھجور ایک ایسی غذا ہے جو قدرتی طور پر قبض کا ازالہ کرتی ہے اور قبض کو ختم کر دیتی ہے۔ مٹھی بھر کھجور رات کو پانی میں بھگو کر صبح اسے پانی میں مسل کر شربت کی طرح بنا کر پیا جاتا ہے۔ اس سے کھل کر اجابت ہوتی ہے۔

پیٹ کے مسائل

☆ انتڑیوں کے مسائل ہوں، کیڑے ہوں تو کھجور کھانے سے ختم ہوتے ہیں۔ دائمی قبض والے صبح تین، پانچ یا سات کھجوریں کھا کر چائے یا دودھ پی لیں تو قبض نہیں رہتی۔

معدہ کی درستگی کا نایاب نسخہ

☆ معدہ میں تبخیر ہو، گیس زیادہ بے تو تین سے سات چھوارے حسب برداشت ایک گلاس پانی میں رات کو بھگو کر صبح چھوارے کھانے اور اس کا بقایا پانی پینے سے یہ مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ آدھ گھنٹہ بعد ہلکا سا ناشتہ کریں۔

جسمانی کمزوری کا علاج

☆ کمزور ناتواں سوکھے نوجوان جن میں خون کی کمی ہو، کمزوری کے باعث کام کاج اور پڑھائی سے بھاگتے ہوں۔ وہ پانچ چھوارے آدھ کلو دودھ میں خوب پکا کر نیم گرم کھائیں اور دودھ پی لیں۔ دو تین ہفتہ چھوارے کھانے سے صحت بتدریج بہتر ہو جائے گی۔

اسہال کے لیے مفید نسخہ

☆ اسہال جیسے مرض سے موت بھی واقع ہو جاتی ہے بلکہ زندہ جسم میں سے سب طاقت خارج ہو جاتی ہے اور انسان نقاہت کا شکار ہو جاتا ہے اسطرح زندہ انسان بھی مردوں میں شمار ہونے لگتا ہے اس مرض کا علاج بھی طب نبوی ﷺ کی روشنی میں اسطرح ممکن ہے کہ تازہ پکی ہوئی کھجور کا پانی پیا جائے تو اسہال کا عارضہ دور ہو جاتا ہے۔

پیٹ کی تیزابیت کا خاتمہ

اگر کسی نسان کو عام طور پر کھانا کھانے کے بعد پیٹ کا بھاری پن محسوس ہو یا

کھٹے ڈکار وغیرہ آتے ہوں تو وہ کھانا کھانے کے بعد صرف دو تین کھجوریں کھا لیا کرے، تو معدہ میں کھانا بوجھل نہیں ہوتا اور اسے پیٹ ہلکا پھلکا محسوس ہوگا یہ ہی نہیں بلکہ معدہ میں پیدا ہونے والی تیزابیت بھی ختم ہو جائے گی۔

کوڑھ کا علاج

☆ کوڑھ جیسی موذی بیماری میں سات دانے عجوہ کھجور کے روزانہ کھانے سے فائدہ ہوتا ہے۔

مردانہ بانجھ پن کا خاتمہ

☆ مردانہ کمزوری کے سبب ہونے والے بانجھ پن کو بھی کھجور دور کر دیتی ہے۔ ایک مٹھی بھر کھجوریں لے کر گٹھلی نکال کر بکری کے تازہ دودھ میں رات کو بھگو دیں۔ صبح اسی دودھ میں اچھی طرح مسل کر مشروب بنالیں۔ چھوٹی الائچی کوٹ کر ایک چٹکی ڈالیں اور ایک چمچہ شہد ملا کر پی لیں۔ دس گیارہ دن پئیں۔ کمزوری میں فرق محسوس ہوگا۔

تین امراض سے شفاء

حضور ﷺ کے پیارے صحابی حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عجوہ جنت کی کھجور ہے اور اس میں زہر سے شفاء ہے اور کمۃ (کھنبی) من (کی ایک قسم) اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفاء ہے"۔

دانتوں کی بیماریوں کا علاج

☆ دانتوں کی بیماریاں عام ہیں۔ کھجور کی گٹھلیوں کو جلا کر بطور منجن روزانہ استعمال کرنے سے دانت چمک جاتے ہیں۔ میل کچیل اُترتا ہے۔ دانتوں میں درد ہوتو وہ بھی دور ہوتا ہے۔ گھریلو خواتین چھالیہ کی طرح گٹھلی کو کاٹ کر ٹکڑے کر لیتی ہیں۔ پھر ان کو تھوڑے سے پانی میں خوب اُبال کر چھان کر کلی کرتی ہیں۔ دانت درد اور مسوڑھوں کے لیے مفید ہے۔

بواسیر کے مرض کا خاتمہ

☆ بواسیر کے مرض میں تھوڑے سے کوئلے جلا کر ان میں کھجور کی ثابت گٹھلیاں رکھ دیتے ہیں۔ بواسیر کے مسّوں پر دھونی سے وہ خشک ہو جاتے ہیں۔

بہتا خون بند کیا جا سکتا ہے

☆ گٹھلیوں کو جلا کر اس کی راکھ احتیاط سے رکھیں۔ زخم ہو یا چوٹ ہو خون بہتا ہو تو یہ راکھ لگانے سے بند ہو جاتا ہے۔

بلغم کا خاتمہ

☆ کھجور کے استعمال سے بلغم کیمرض کا علاج کیا جا سکتا ہے بلغم انسان کے دماغ کی کمزوری کا سبب بھی بنتی ہے اور سانس لینے کے عمل کو بھی متاثر کرتی ہے اس مہلک مرض کا علاج اللہ کریم کی اس نعمت کھجور کے استعمال سے کیا جا سکتا ہے۔

عمل تنفس کے امراض کا خاتمہ

انسانی بدن میں سانس لینے کا عمل پھیپھڑوں کے ذریعے سر انجام پاتا ہے عموماً ہم نے دیکھا ہے کہ سردیوں کے ایام میں یا ایسی جگہوں پر جہاں فضاء آلودہ ہوتی ہے وہاں کام کرنے یا رہنے والے لوگ سانس کی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں اگر یہ لوگ کھجور جیسی نعمت کو اپنی خوراک کا حصہ بنالیں تو کافی حد تک ان مہلک امراض سے بچ سکتے ہیں

عجوہ میں جنون سے شفا ہے

آپ ﷺ نے فرمایا: ''عجوہ جنت سے ہے اور اس میں جنون سے شفا ہے''۔

دمہ کا خاتمہ

بچوں میں الرجی کی وجہ سے ہونے والے دمہ کا علاض بھی حضور ﷺ کی اس طب نبوی کے عظیم نسخہ سے ممکن ہے۔

یادداشت کی کمزوری کا علاج

ہر انسان اس بات کا خواہش مند ہوتا ہے کہ اس کی یاداشت اور زیادہ تیز ہو مگر ہمارے معاشرے میں ایسے بھی لوگ ہیں جو اپنی یاداشت کی کمزوری کا شکوہ کرتے نظر آتے ہیں بلکہ اس کے لیے خاصے پریشان بھی معلوم ہوتے ہیں اگر وہ اپنی غذا میں کھجور کے استعمال کو شامل کرلیں تو اس مسئلے سے چھٹکارا حاصل کرنا مشکل نہیں ہوگا بلکہ جو یادداشت کی کمزوری جیسے مرض سے بھی آزادی حاصل ہوگی اور

قوت حفظہ حیرت انگیز حد تک بڑھ بھی جائے گی

عجوہ میں دوران سر سے شفا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے عجوہ کھجوروں کو دوران سر (جو بہت مشہور مرض ہے) کے لئے استعمال کرنے کا حکم فرمایا

اعصابی کمزوری کا علاج

اعصابی و دماغی کمزوری کا تعلق عمر کے ساتھ ہوتا ہے عموما ہمارے اطباء یہ کہتے ہیں اگر چہ انکا کہنا درست ہے مگر کھجور اللہ کریم کی ایسی عظیم نعمت ہے کہ اس کے استعمال سے ان دونوں امراض سے آزادی ممکن ہے بلکہ اطباء یہ بھی کہتے ہیں کی کمزوری سے چھٹکارا پانے کے لیے جوانی سے ہی کھجور کا ستعمال شروع کر دینا چاہیے تا کہ عمر کے ڈھلنے کے ساتھ جن امراض کے لاحق ہونے کا خدشہ ہوتا ہے وہ لاحق ہی نہ ہوں۔ آپ تین سے پانچ کھجوریں غذا میں شامل کر کے آپ اپنی صحت کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ اسے محض رمضان میں افطاری کے لیے مخصوص نہ کریں بلکہ اسے مستقل غذا کا حصہ بنا کر بھر پور فائدہ اٹھائیں۔

عجوہ کھجور کے فضائل

حضور ﷺ کی محبوب ترین کھجور

عجوہ کھجور حضور ﷺ کو محبوب ترین کھجوروں میں تھی، یہ مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً وتعظیماً کی عمدہ ترین، انتہائی لذیذ، مفید سے مفیدتر، قیمتاً بہت ہی عالی اور اعلیٰ قسم کی کھجور ہے۔

جنت کا پھل

حدیث میں اس کے متعلق آیا ہے کہ یہ جنت کی کھجور ہے، اس میں دوران سر سے، قلب مرض سے شفا کا ہونا وارد ہے،

زہر اور سحر کا خاتمہ

صحیح حدیث میں آیا ہے کہ: "نہار منہ اس کے سات عدد کھانے میں زہر اور سحر سے حفاظت ہوگی۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کاشت کردہ درخت

تمام پھلوں میں سے یہ ایک ایسا پھل ہے جس کا درخت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست بابرکت سے لگایا'

عجوہ کھجور کی تاثیر سحر وزہر سے حفاظت

''عن سعدؓ قال: سمعت رسول اللّٰہ ا یقول: من تصبح بسبع تمرات عجوة لم یضره ذلك الیوم سم ولاسحر''۔

ترجمہ: ''حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص صبح کے وقت کوئی اور چیز کھانے سے پہلے سات عجوہ کھجوریں کھائے گا' اس کو اس دن کوئی زہر اور جادو نقصان نہیں پہنچائے گا''۔

عمدہ کھجور

عجوۃ مدینہ منورہ کی کھجوروں میں سے ایک قسم ہے' جو صیحانی سے بڑی اور مائل بہ سیاہی ہوتی ہے' یہ قسم مدینہ منورہ کی کھجوروں میں سب سے عمدہ اور اعلیٰ ہے۔

کئی قسم کے زہر کا علاج

حدیث پاک میں زہر کے علاج کا ذکر آیا ہے تو اس زہر کی وضاحت ضروری ہے ''زہر'' سے مراد وہی زہر ہے جو مشہور ہے (یعنی وہ چیز جس کے کھانے سے آدمی مرجاتا ہے) یا سانپ' بچھو اور ان جیسے دوسرے زہریلے جانوروں کا زہر بھی مراد ہوسکتا ہے۔

وحی کے ذریعے خبر ہونا

مذکورہ خاصیت (یعنی دافع سحر و زہر ہونا) اس کھجور میں حق تعالیٰ کی طرف سے پیدا کی گئی ہے، جیسا کہ قدرت نے از قسم نباتات دوسری چیزوں (جڑی بوٹیوں وغیرہ) میں مختلف اقسام کی خاصیتیں رکھی ہیں، یہ بات آنحضرت ﷺ کو بذریعہ وحی معلوم ہوئی ہوگی کہ (عجوہ) کھجور میں یہ خاصیت ہے، یا یہ کہ آنحضرت ﷺ کی بدعا کی برکت سے اس کھجور میں یہ خاصیت ہے عجوہ کا درخت آنحضرت ﷺ نے اپنے دست مبارک سے لگایا۔

علامہ ابن اثیری کا قول

علامہ ابن اثیری کہتے ہیں کہ عجوہ صیمانی سے بڑی ہے، اس کا درخت خود نبی کریم ﷺ نے اپنے دست اطہر سے لگایا تھا:

"ضرب من التمر اکبر من الصیمانی وھو مما غرسہ المصطفیا بیدہ فی المدینة"

سات کے عدد میں حکمت

جہاں تک سات کے عدد کی تخصیص کا سوال ہے تو اس کی وجہ شارع کے علاوہ کسی کو معلوم نہیں، بلکہ اس کا علم توقیفی ہے یعنی آنحضرت ﷺ سے سماعت پر موقوف ہے کہ آپ ﷺ نے سات ہی کا عدد فرمایا اور سننے والوں نے اسی کو نقل کیا، نہ تو آنحضرت ﷺ نے اس کی تخصیص کی وجہ بیان فرمائی اور نہ سننے والوں نے دریافت کیا،

جیسا کہ رکعات وغیرہ کے اعداد کا مسئلہ ہے۔

حافظ ابن حجر کا قول

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ سات ہی کا عدد بہتر اور مناسب ہے' اس کی حکمت اور حقیقت اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں

امام نووی کا قول

امام نوویؒ فرماتے ہیں: حضور ﷺ کا کھجور کی تمام اقسام میں سے عجوہ کو خصوصیت دینا اور پھر سات کے عدد کے ساتھ مخصوص فرمانا یہ امور اسرار سے ہیں جن کی حکمت ہم تو نہیں سمجھ سکتے' لیکن جو کچھ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے، اس پر ایمان رکھنا واجب ہے اور یہی اعتقاد رکھنا چاہئے کہ عجوہ ہی کو برتری وفضیلت ہے اور اس میں بھی ضرور کوئی حکمت ہے۔

سات کے عدد میں عجیب نقطہ

بعض اہل علم نے نماز میں سات فرائض کی حکمت یہ لکھی ہے کہ انسان کا جسم سات چیزوں سے بنا ہے ا: مغز یعنی بھیجا' ۲: رگیں' ۳: گوشت' ۴: پٹھے' ۵: ہڈیاں' ۶: خون' ۷: جلد یعنی کھال' یہ سب سات ہوئے، ان ساتوں اجزاء کے شکریہ میں سات فرض رکھے گئے' ہر ایک چیز کا شکریہ ایک فرض۔

کیا بعید ہے کہ اللہ کے نبی انے سات کھجور کھانے کی تاثیر یہ بیان فرمائی کہ انسان کا جسم سات اشیاء سے بنا ہے' ہر شئی کے بدلہ میں ایک کھجور۔

سات عدد کے متعلق علامہ ابن قیمؒ کی تحریر

کتب کثیرہ کے مصنف حافظ ابن قیم جوزیؒ سات کے عدد کی حکمت بیان فرماتے ہوئے رقمطراز ہیں:

''رہ گئی سات عدد کی بات تو اس کو حساب اور شریعت دونوں میں خاص مقام حاصل ہے' خدا تعالیٰ نے سات آسمان بنائے' سات زمین پیدا کیں' ہفتے کے سات دن مقرر فرمائے' انسان کی اپنی تخلیق سات مرحلوں میں ہوئی' خدا تعالیٰ نے اپنے گھر کا طواف اپنے بندوں کے ذمہ سات چکروں سے شروع کیا' سعی بین الصفا والمروۃ کے چکر بھی سات مرتبہ شروع کئے' عیدین کی تکبیریں سات ہیں' سات برس کی عمر میں بچوں کو نماز پڑھنے کی ترغیب دلانے کا حکم ہوا' حدیث میں ہے:

''مروهم بالصلاة وهم سبع سنين''۔

یعنی اپنے بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز پڑھنے کا حکم دو۔

پیغمبر خدا ﷺ نے اپنے مرض میں سات مشکیزہ پانی سے غسل کرانے کے لئے فرمایا: خدا نے قوم عاد پر طوفان سات رات تک جاری رکھا۔

رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی کہ: خدائے پاک! میری مدد فرما ایسے سات سے جیسے سات حضرت یوسف علیہ السلام کو عطا فرمائے تھے۔

خدا کی طرف سے صدقہ کا ثواب جو صدقہ دینے والوں کو ملے گا سات بالیوں سے (جو ایک دانہ سے اُگتی ہیں جن میں سو سو دانے ہوں) تشبیہ دی' اور وہ

خواب جو حضرت یوسف علیہ السلام نے دیکھا اس میں سات بالیاں ہی نظر آئی تھیں اور جن سالوں میں کاشت نہایت عمدہ ہوئی، وہ سات سال تھے اور صدقہ کا اجر سات سو گنا تک اور اس سے بھی زائد۔ سات کے ضرب کے ساتھ ملے گا۔

اس سے اندازہ ہوا کہ سات کے عدد میں ایسی خاصیت ہے جو دوسرے عدد کو حاصل نہیں، اس میں عدد کی ساری خصوصیات مجتمع ہیں، اور اطباء کو سات کے عدد سے خاص ربط ہے۔

خصوصیت سے ایام بحران میں بقراط کا مقولہ ہے کہ دنیا کی ہر چیز سات اجزاء پر مشتمل ہے۔

ستارے سات، ایام سات، بچہ کی طفولیت کی عمر سات، پھر صبی چودہ سال، پھر مراہق، پھر جوان، پھر کہولت، پھر شیخ پھر ہرم اور خدائے پاک ہی کو اس عدد کے مقرر کرنے کی حکمت معلوم ہے، اس کا وہی مطلب ہے جو ہم نے سمجھایا، اس کے علاوہ کوئی معنی ہے اور اس عدد کا نفع خاص اس چھوہارے کے سلسلے میں جو اس ارض مقدس کا ہو اور اس علاقے کا جو جادو اور زہر سے دفاع کرتا ہے، اس کے اثرات اس کے کھانے کے بعد روک دیئے جاتے ہیں۔

کھجور کے اس خواص کو اگر بقراط و جالینوس وغیرہ اطباء بیان کرتے تو اطباء کی جماعت آنکھ بند کر کے تسلیم کر لیتی اور اس پر اس طرح یقین کرتی جیسے نکلتے آفتاب پر یقین رکھتی ہے، حالانکہ یہ اطباء خواہ کسی درجہ کے عاقل ہوں وہ جو کچھ بھی کہتے ہیں وہ ان کی رسا عقل اور اٹکل یا گمان ہوتا ہے۔

ہمارا پیغمبر جس کی ہر بات یقینی اور قطعی اور کھلی دلیل وحی الٰہی ہو، اس کا قبول و تسلیم کرنا تو بہر حال ان اطباء سے زیادہ حسن قبولیت کا مستحق ہے، نہ کہ اعتراض کا

مقام ہے اور زہر کی دافع دوائیں کبھی بالکیفیت اثر انداز ہوتی ہیں، بعض بالخاصیۃ اثر انداز ہوتی ہیں۔

عجوہ میں شفاء

"عن عائشۃؓ ان رسول اللّٰہ اقال ان فی العجوۃ شفاء وانھا تریاق اول البکرۃ".

ترجمہ: "حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللّٰہ انے فرمایا" عالیہ کی عجوہ کھجوروں میں شفاء ہے اور وہ زہر وغیرہ کے لئے تریاق کی خاصیت رکھتی ہیں، جب کہ اس کو دن کے ابتدائی حصہ میں (یعنی نہار منہ کھایا جائے)۔"

عالیہ کی عجوہ میں شفا

مدینہ منورہ کے اطراف قبا کی جانب جو علاقہ بلندی پر واقع ہے، وہ عالیہ یا عوالی کہلاتا ہے، اسی مناسبت سے ان اطراف میں جتنے گاؤں اور دیہات ہیں، ان سب کو عالیہ یا عوالی کہتے ہیں، اسی سمت میں نجد کا علاقہ ہے، اور اس کے مقابل سمت میں جو علاقہ ہے وہ نشیبی ہے اور اس کو سافلہ کہا جاتا ہے۔

اس سمت میں "تہامہ" کا علاقہ ہے، اس زمانہ میں عالیہ یا عوالی کا سب سے نزدیک والا گاؤں مدینہ سے تین یا چار میل اور سب سے دور والا گاؤں سات یا آٹھ میل کے فاصلہ پر واقع تھا۔

"عالیہ کی عجوہ میں شفا ہے" کا مطلب یا تو یہ ہے کہ دوسری جگہوں کی عجوہ

کھجوروں کی بہ نسبت عالیہ کی عجوہ کھجوروں میں زیادہ شفا ہے' یا اس سے حدیث سابق کے مطلق مفہوم کی تقیید مراد ہے یعنی پچھلی حدیث میں مطلق عجوہ کھجور کی جو تاثیر وخاصیت بیان کی گئی ہے' اس کو اس حدیث' کے ذریعہ واضح فرمادیا گیا ہے کہ مذکورہ تاثیر وخاصیت عالیہ کی عجوہ کھجوروں میں ہوتی ہے۔

تریاق ''ت'' کے پیش اور زبر دونوں کے ساتھ آتا ہے' وہ مشہور دوا ہے جو دافع زہر وغیرہ ہوتی ہے۔

عجوہ میں دوران سر سے شفا

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ عجوہ کھجوروں کو دوران سر (جو بہت مشہور مرض ہے) کے لئے استعمال کرنے کا حکم فرمایا کرتی تھیں

عجوہ کی دائمی خاصیت

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ عجوہ کی یہ خصوصیات صرف زمانہ مبارک نبویہ کے ساتھ ہی مقید نہیں' بلکہ عمومی اور دوامی ہیں

قلب کے مرض کی شفا عجوہ کے ذریعہ

"عن سعدؓ قال مرضت مرضاً اتانی النبی ﷺ یعودنی فوضع یده بین ثدیی حتی وجدت بردها فی فؤادی وقال انك رجل مفئود ائت الحارث بن کلدةؓ اخا ثقیف فانه رجل یتطبب فلیاخذ سبع تمرات من عجوة المدینة فلیجئ هن بنواهن ثم لیلدك بهن".

ترجمہ: ''حضرت سعدؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں شدید بیمار ہوا، آپ ﷺ میری عیادت کے لئے تشریف لائے اور آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک میری چھاتیوں کے درمیان رکھا اور اتنی دیر تک رکھا کہ میں نے اپنے قلب میں آپ ﷺ کے دست مبارک کی خنکی (ٹھنڈک) محسوس کی، اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: تم کو قلب کی شکایت ہے، جاؤ حارث بن کلدہؓ کے پاس جا کر اپنا علاج کراؤ جو بنو ثقیف کا بھائی ہے اور وہ طبیب ہے، پس اسے چاہئے کہ مدینہ طیبہ کی سات کھجوریں لے کر اور انہیں ان کی گھٹلیوں سمیت پی لے اور ان کا مالیدہ سا بنا کر تمہارے منہ میں ڈالے''۔

عجوہ میں جنون سے شفا ہے

''قال رسول اللہ ﷺ العجوۃ من الجنۃ وھی شفاء من الجنۃ''.

ترجمہ: ''آپ ﷺ نے فرمایا: عجوہ جنت سے ہے اور اس میں جنون سے شفا ہے''۔

عجوہ جنت کی کھجور ہے

''عن ابی ھریرۃؓ قال: قال رسول اللہ ﷺ العجوۃ من الجنۃ وما فیھا شفاء من السم والکماۃ من المن وماء ھا شفاء للعین''.

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عجوہ جنت کی

کھجور ہے اور اس میں زہر سے شفاء ہے اور کمۃ (کھنبی) من (کی ایک قسم) اور اس کا پانی آنکھ کے لئے شفاء ہے''۔

مفہوم حدیث

''عجوہ جنت کی کھجور ہے'' کا مطلب یا تو یہ ہے کہ عجوہ کی اصل جنت سے آئی ہے' یا یہ کہ جنت میں جو کھجور ہوگی وہ عجوہ ہے اور یا یہ کہ عجوہ ایسی سودمند اور راحت بخش کھجور ہے گویا وہ جنت کا میوہ ہے' زیادہ صحیح مطلب پہلا ہی ہے۔

عجوہ جنت کا میوہ ہے

ایک روایت میں ہے کہ "العجوة من فاكهة الجنة" یعنی عجوہ جنت کا میوہ ہے' ان روایات میں عجوہ کی برکت اور اس کی منفعت میں مبالغہ مقصود ہے کہ عجوہ جنت کا میوہ ہے اور جنت کا کھانا تعب و تکلیف کو دور کرتا ہے۔

علامہ ابن قیم جوزی اسی حدیث کو نقل فرما کر تحریر فرماتے ہیں: بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس عجوہ سے مراد مدینہ منورہ کی عجوہ کھجوریں ہیں جو وہاں کی کھجور کی ایک عمدہ قسم ہے' حجازی کھجوروں میں سب سے عمدہ اور مفید ترین کھجور ہے' یہ کھجور کی اعلیٰ قسم ہے' انتہائی لذیذ اور مزیدار ہوتی ہے' جسم اور قوت کے لئے موزوں ہے' تمام کھجوروں سے زیادہ رس دار لذیذ اور عمدہ ہوتی ہے۔

جنت کی تین چیزیں

زمین پر تین چیزیں جنت کی ہیں

حضرت ابوہریرہؓ کی روایت میں ہے:

"لیس من الجنة فی الارض شئی الا ثلاثة اشیاء :غرس العجوة، والحجر، واواق تنزل فی الفرات کل یوم برکة من الجنة".

ترجمہ: "زمین پر جنت کی چیزوں میں سے تین چیزوں کے علاوہ کچھ نہیں: ۱: عجوہ کھجور کا پودا (درخت) ۲: حجر اسود، ۳: اور وہ برکت کی مقدار کثیر جو روزانہ جنت سے دریائے فرات پر اترتی ہے"۔

عجوہ جنت کا میوہ ہے، اس کے متعلق مختلف روایتیں ہیں

، ایک روایت میں "العجوة من فاکهة الجنة" عجوہ جنت کا میوہ ہے

، ایک روایت میں ہے: "العجوة والصخرة والشجرة من الجنة اور (بیت المقدس کا) پتھر (چٹان) اور (بیعت رضوان والا) درخت جنت سے ہیں۔

حدیث کا مفہوم

علامہ عبدالرؤف مناوی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

"یہ عجوہ شکل وصورت ونام میں جنت کے عجوہ کے مشابہ ہے، لذت اور مزہ میں مشابہ نہیں، اس لئے کہ جنت کا کھانا دنیوی طعام کے مشابہ نہیں۔"

عجوہ حضور ﷺ کا محبوب پھل

"عن ابن عباسؓ کان احب التمر الی رسول اللہ العجوۃ".

"حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ تمر کی تمام قسموں میں محبوب ترین رسول اللہ ﷺ کے نزدیک عجوہ تھی"۔

حوالہ جات

۱ بخاری، کتاب الطب باب الدواء بالعجوۃ للسحر،

۲۔ مرقاۃ ج:۸،ص:۴۷۱

۳۔ کھجوروں کے اقسام میں سے صیحانی بھی ہے، کہا جاتا ہے کہ ایک باغ میں حبیب کبریا ﷺ کا گذر ہوا تو اس کھجور کے ایک درخت نے آپ ﷺ کی رسالت و نبوت کی گواہی دی، اس کا پھل صیحانی کہلاتا ہے (تاریخ المدینۃ المنورۃ ص:۸۷)

۴- مظاہر حق جدید ج:۴، ص:۵۹

۵- فیض القدیر ج:۴، ص:۵۹۴ تحت رقم الحدیث ۸۷۶۵

۶- مظاہر حق ج:۴، ص:۵۹

۷- فتح الباری ج:۱۰، ص:۲۹۱

۸- مسلم، کتاب الاشربۃ، باب فضل تمر المدینۃ

۹- معراج المؤمنین ص:۲۲

۱۰- طب نبوی ص:۱۹۹ (اردو عمومی ایڈیشن)

۱۱- مسلم، کتاب الاشربۃ، باب فضل تمر المدینۃ

۱۲- مظاہر حق، ج:۴، ص:۶۹، مرقاۃ، ج:۸، ص:۵۷۱

۱۳- جذب القلوب ص:۹۲ بحوالہ تاریخ المدینۃ المنورۃ ص:۷۷

۱۴- فتح الباری ج:۱۰، ص:۲۹۱

۱۵- ترجمان السنۃ ج:۴' ص:۵۳۱ ابوداؤد کتاب الطب باب فی تمر العجوۃ

۱۶- ابن ماجۃ' ابواب الطب' باب الکمۃ والعجوۃ

۱۷- مشکوٰۃ' کتاب الاطعمۃ' فصل ثانی کی آخری حدیث' ترمذی' کتاب الطب' باب ما جاء فی الکمۃ والعجوۃ

۱۸- مظاہر حق ج:۴' ص:۶۱۱

۱۹- مرقاۃ ج:۸' ص:۲۹۱

۲۰- طب نبوی (اردو) ص:۵۲۶

۲۱- کنز العمال ج:۲۱' ص:۶۱۲ رقم الحدیث ۶۳۷۴۳' فیض القدیر ج:۵' ص:۵۸۴ رقم الحدیث ۸۶۶۷

۲۲- فیض القدیر ج:۴' ص:۵۹۴ رقم الحدیث ۸۷۶۵

۲۳- ایضا رقم الحدیث ۹۷۶۵

۲۴- بعض حضرات نے صخرہ کا ترجمہ صخرہ کھجور سے کیا ہے یعنی عجوہ اور صخرہ دونوں جنت کی کھجوروں میں سے ہیں (تاریخ مدینۃ المنورۃ ص:۷۷)

۲۵- فیض القدیر ج:۴' ص:۵۹۴

۲۶- فیض القدیر ج:۵' ص:۵۰۱ رقم الحدیث ۲۰۵۶

ادارے کی دیگر کتب